

NOT TO BE ISSUED

وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْ فِي الدِّينِ

بہ مجلد معاملات فقہ حنفی مرتبہ عدالت دارالاسلام اسلامبول معروض

نسخہ شریفیہ ۳۱۰ ہجری اور مسم بہ



الاسد الفاشم والجرالواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی نے ترتیب کیا

محمد سجاد دکن مطبع انجمن خوان الصفا ص ۱۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَلَيْسَ الْحِكْمَةُ بِالزَّيْنَةِ ۚ
وَالْوَسَاءُ وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَنْ
يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُعْقِمْهُ فِي الدِّينِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى
مَنْ يُعِيبُ اللَّهُ نَعَالَه رَسُولًا يَزَكِيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ كَمَا دَعَا اللَّهُ تَعَالَى لَأَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا اللَّهُمَّ فَقِّهْ فِي الدِّينِ وَعِلْمِهِ التَّوِيلَ وَعِلْمِ اللَّهِ وَاصْحَابِهِ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ مِنْ أَقْدَى بَابِهِمْ أَهْدِ إِلَى سَوَاءِ
الْبَيْتِ أَوْ حَضَرَ ظِلَ اللَّهِ نِظَامِ الْمَلِكِ أَصْفَهَاءَ مَحْبُوبِ عَلَيْهِ شَاهِدِ بَادِشَاهِ
وَكُنْ كَا أَقْبَالَ أَيْسَ كَمَالِ بِرْشَ كَسَبَ جَابِرُ أَكَا بَكَا سِرْهُ وَقِبَا سِرْهُ كُونْ مِنْ
أَوْجِثْ شَعَارِ عَمْرٍ وَبِنْ كَلْشُمِ تَعْلَبِي كَسَ حَضَرَ ظِلَ اللَّهِ كَسَ لَسَ نَزْرُونَ مِنْ لُطْنِمْ

رثا المجد قد علمت معد
اد ابلغ الفطام لتاصبی
نطاعن دونه حتی سینا
تخله الجبابر ساجدینا

نظم مترجم

امیر العادیات عدون ضیحا
امیر المسعد سجن عنمرا
اغرن صیحة واثرن نفعا
واوربن النطی قوسطن جمعا
ویجری حکمہ فی کل یوم
وقد ثبت السخاوة فی امیر
وقد یعطی ویامر کل فرد
ویملا ذیل راجع عطباء
ینور نورہ طبقات ارض
الھے ابقدا ابد انجبر
ویجری خیرہ ابد اولیعی

دارالاسلام اسلامبول میں یہ کتاب مجلہ معاملات فقہ حنفی میں مرتب ہو کر
شایع ہوئی اور چونکہ ترتیب مسائل نہایت عمدہ طور پر اسلئے مرغوب طبائع ہوئی
حضرت نعل اللہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ وحصانہ کے مدین
میں نے اس مجلہ کا ترجمہ کیا اور بنام نامی شریعت محبوبہ اسکا نام رکھا اور چونکہ

یہ تیسرے ہجری ہے اسلئے اسکا نام مانی النسخہ شریعیہ ہوا

مولوی محمد حسن خالص صاحب دام ظلہ العالی رکن مجلس عالیہ عدالت کی خدمت میں

اصلاح کے لئے گذرنا خبابؓ، صحیح بخاری غایت اوسکو درست کیا اور بنظر سرری
 خباب مولوی شریف احسن صاحب نے بھی ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا اب سب بزرگوں کی حدت
 سمجھ گذارش ہے کہ اس ترجمہ میں اگر خطا پائیں تو معاف اور اصلاح فرمائیں کہ میں
 سب صاحبوں کا دعا گو ہوں **حَکَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدَّارِیْنِ حَکْمًا**

امور واجب العرص

۱۔ اول یہ کتاب مجلہ فقہ حنفی ہے اوسمیں وہ مسائل ہیں جو صرف معاملات متعلق ہیں
 اور ترجمہ سب مسائل موافق اصول اور فروع کے ہیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں
 ۲۔ دوم۔ اوسکا ترجمہ زبان اردو و مروجہ روزمرہ صرف مضبوط اصل مقصود کیا گیا ہے
 رعایت اوسکے الفاظ کی اور اوسکے معنی کی تحفین کی گئی ہے۔

۳۔ سوم۔ شروع میں جو چند قواعد عامہ لکھے گئے ہیں اور انکی تطبیق مولف کرتا ہے کہ
 ہر مادہ ہر حال مادہ قواعد عامہ کا کیا ہے۔ اور اگر کسی کی تطبیق اولت تحفین کی تو
 مترجم نے تطبیق کی ہے اور جو کسی کی تطبیق تحفین کی گئی تو ضرورت اور انکی تطبیق کی
 نہیں پائی گئی۔

چہارم جو عبارت کہ در بیان ایسی دو خطوں کے () ہے ترجمہ نے بعض
 تشریح و بضرورت تفسیر زیادہ کی ہے۔

پنجم بعض الفاظ ایسے ہیں کہ اصطلاح میں مروج ہیں وہ لغت عربی تحفین میں اس لئے
 حسب موقع اور موافق دعا کے ترجمہ کیا گیا مثلاً فابریقات اور کینہ اور رجوح وغیرہ

ششم عقارین سکے کو کہتے ہیں مگر مولف بجای مکان ہو سکے کے ہتہال کرتا ہے۔
 ہفتم اور چہر گراس زمانے میں اکثر صاحبوں کو علم فقہ اور تفسیر نہیں آئی اور لکھتے
 مروجہ ہندوستان پر جو زبان اردو میں ترجمہ ہوئی ہیں بہت التفات اور توجہ ہو۔
 وَذَلِكَ مَبْلَغُ حُرْمَةِ الْعِلْمِ اَللّٰهُ تَعَالٰی فَصَلِّ وَقُوْتَ غَايَةِ فَرَمَانِے
 اور مسلمان بھی بہم پونچے تو انشاء اللہ تعالیٰ بے استیصال مسائل جو مبرے خیال
 میں ہیں ایک نسخہ ایسا مرتب کیا جائیگا کہ عدالت کی کارروائی اور کارگزاری کے

لئے ضابطہ اور قاعدہ ہو سکے گا۔

ہشتم اور اس ترجمہ کی تصحیح اور تطبیق نسخہ مجملہ

جدید سے کی گئی اور جو اصل مقصود ہی وہی

ترجمہ کیا گیا ہے اسلئے امرزائد ممبرک

اور جو امرکہ مفید ہی وہ زیادہ

کہا گیا۔

فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ
فَكَلَّ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعُلَمَاءُ أَمْتٌ كَأَيُّهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ
أَصْحَابُ كَالْبُحُورِ بِأَيْدِيهِمْ أَهْتَدِمْ
لِخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ وَرَحْمَةُ

اعلم ان اهلنا العلماء رحمته وفضلنا الذنوب في هذه الامة نعمة كريمة ورواية عظيمة وله سر سفياد وكره العالم وسمى عنه الجاهلون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم
 فضه جاس است مسائل شرعیہ
 مقدمہ
 عبادت و معاملات کہ برین
 احکام شرعی مترتب شود
 اسمین دو مقاله ہین
 پہلا مقاله
 مسائل متعلق بہ تجارت
 مسائل طہارت و صلوٰۃ و صوم
 و حج و زکات است و تخریج و تعلیل
 معاملات متعلق بہ بیع
 سچ و درہن و اجارہ و حدود
 و غیبات و غیر آن

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان میں۔

(ماودہ ۱) علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہیں فقہ کہتے ہیں اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہی (یعنی اونکا نتیجہ آخرت میں ہونے والا ہے) اونکو عبادات کہتے ہیں اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا میں ہی (یعنی اونکا اثر اور نتیجہ دنیا ہی میں ثابت ہوتا ہے) وہ یا تو مناسکات ہیں (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مهر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہیں کہ جن میں حقوق پیدا ہوتے ہیں اور یا اعتقادات ہیں (یعنی وہ مقدمات کہ جنکا نتیجہ سزا یا بدنی ہے) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے پیرا رہ گیا ہے

[illegible]

کہ اس عالم کا انتظام اور سوقت تک قائم رہے کہ اوس نے اپنے علم میں ٹھہرایا ہو اور یہ جب تک متصور ہو کہ نوع انسانی قائم ہو اور انسان اپنے توالد و تناسل میں لہزدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہو تاکہ افراد انسانی معدوم نہ ہو جاوین اور اپنے امو صنعت اور کسب میں غذا اور لباس اور کھر کا محتاج ہو اور بھی امور پیشہ و حرفہ آپس کے، و دہی اور شرکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے

(یعنی اپنے اہل و عیال اور اقارب کے ساتھ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہے) تو یہ ممکن نہیں ہو کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کر سکے بلکہ آبادی اور آبادی پھیلنے کے لیے بالضرور مدد دہی اور شرکت کا محتاج ہوگا اور حال یہ ہو کہ ہر شخص اپنے مزاج کے موافق طلب کرتا ہو اور مخالف پر غضب کرتا ہو تو واسطے اس بات کے کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قائم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہیں تو قوانین شرعیہ کے حاجت مند ہوے جو ازدواج مرد و زن کے لیے مؤید ہوں اور انکو علم فقہ میں قسم مناکحات کہتے ہین اور جو آبادی کے لیے مدد بخشین مثل مدد دہی اور شرکت کے اور انکو قسم معاملات کہتے ہین اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی

قرار پذیر اور قائم ہووے اور اونسے نتیجہ سزا و بدنی لازم آئے اور انکو قسم عقوبات کہتے ہین اور یہ کتاب مجملہ جو تالیف کی گئی ہے اس میں صرف معاملات کے وہ مسائل ہین

جو کمزیر و توقع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا ہو اور اس مجملہ کتابوں پر ور کتابوں کو بابوں پر اور بابوں کو فصلوں پر تقسیم کیا گیا اور ابواب و فصول میں

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

و مسائل فرعیہ ذکر ہو گئے جن پر محکمین میں عمل ہو رہا ہے کہ فقہاء و محدثین نے
ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کلیہ اور مضابطہ مقرر کیا ہے کہ جس پر بہت مسائل
متفرق ہیں کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے لیے دلائل مقرر ہیں کہ ان کے سمجھنے سے
مسائل کے ساتھ مناسبت اور موافقت ہو جاتی ہے اور بوسیۃ ان کے مسائل
ذہن میں قرار پذیر ہوتے ہیں مثلاً یہ ہے قاعدہ کلیہ جمع ہو کر مقابلہ ثانیہ میں
بیان کیے گئے اور اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہیں کہ او سمین کچھ مسائل مشتبی
بھی ہو سکتے ہیں لیکن ان کا کلیہ اور عام ہونا خلل پذیر نہیں ہو سکتا ہے
کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مختص او مفید ہوتے ہیں۔

مقالہ دوسرا مستقی میں

لیفٹ مین منٹا کر ان کا حق
کراچی ریڈیو سٹیشن

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہیں یعنی جو حکم کہ کسی
امر پر جاری ہو وہ اس کے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو مادہ ۱۲۰)

(مادہ ۳) عقود میں اعتبار مقاصد اور معانی کا ہے نہ صرف الفاظ اور عبارت
سے بلکہ ان کے معنی سے بھی ہے۔

(مادہ ۴) شک سے اور یقینی زائل نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً کہ ہونے کے ڈھیر
لاکھ لاکھ ایک دفعہ کے لئے تو تمام کو نہیں کہنا جائز ہوگا۔

(مادہ ۵) اصل یہ ہے کہ ہر شے جس حال پر تھی اسی حال پر رہے۔ مثلاً
مشتري سے کسی کو بیچ دیا ہوئے اور پاش بدعی ہو گیا۔ بیچ بھر ہوئی تو حکم
سے ہر شے کی حالت وہی رہے جس طرح کہ بیچ بھر گیا اور حالت پر رہے اور اس کے

من ۹۹ کل معزز
خس میں ارق معاہدہ
میں سے بھی جڑ کر نا
بہتر ہے کہ میں مشتري
سے بھی خود در غلط
میں سے بھی خود در غلط

من ۹۹ کل معزز
خس میں ارق معاہدہ
میں سے بھی جڑ کر نا
بہتر ہے کہ میں مشتري
سے بھی خود در غلط
میں سے بھی خود در غلط

(مادہ ۶) قیدی اپنی قدامت پر رہے۔ (ویکھو مادہ ۱۲۲۴)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہیں ہو سکتا ہے۔ (ویجو مادہ ۱۲۱۴)

(ماوہ ۸) ذمہ کاری رہنا اصل ہے یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال

نفلت کیا تو شہادت کا قول معین ہو گا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لا سکتا ہے۔

(مادہ ۹) صفات عارضہ میں اصل عدم ہی مثلاً مضارب اور ربّ ال نے وجود

منفعت میں اختلاف کیا تو مضارب کا قول مستبرہ ہی اور رب المال ثبوت
صحت معلوم ہو جائے گا۔
منفعت برگزیدہ لاسکتا ہے۔

(ماوہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے میں ثابت ہو جاوے جیتک کہ اسکا

خلاف پایا نہ جاوے سے ثابت رہے گا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا

مالک ہو تو یہ حکم ہو گا کہ اوسکی ملک باقی ہی جب تک اسکا زایل کرنوالا پایا نہ جاوے۔

(ماوراء از) اصل یہ ہے کہ امر نو حادث وقت قریب سے مطلق کیا جاتا ہے

مثلاً جب اختتام واقع ہو ایک امر نو حادث کے زمانے میں تو وقت قریب

اوسکو متعلق نہیں ہے جب تک کہ اوسکا تعلق زمانہ بعید سے ثابت نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۲) اصل یہ ہو کہ ہر کلام میں معنی حقیقی لیے جاتے ہیں مثلاً کہا

کہ یہ گھر نیکو ہے تو یہ اقرار ملک ہی نہ خوار سکونت کا۔

(۱۳۰۵) دلالت النص کا صراحۃً النص کے مقابلہ میں اعتبار نہیں ہے (دیکھو مادہ ۷۲)

مشعل علم اصول

دوسرا حکم یہ ہے کہ جو شخص اپنے مال کا حکم دے گا وہ اس کے مال کا مالک ہوگا۔

(مادہ ۱۴) جس شخص نے انہیں واراد ہو کر عین ان کے نام سے ان کے لئے انہیں

(مادہ ۵۸) اگر ایک مقدمہ ایسا ہو جس میں قیاسی دلیل سے ثابت ہو کہ ایک شخص نے کسی اور شخص کو قتل کیا ہے تو اس شخص کو موت کی سزا دی جائے گی۔

میاس پر نہیں ہو سکتا ہے۔

[illegible]

(ماونہ ۱) شفق سے اسامی مبداء نمود - سے اور تختی نمود - بہت تیز اور

شکلی باعث دست اور فرض اور حوالہ اور جواب و غیرہ جوابی

اصل بر بنی بن اور قبہ زینتیں اور خجوات اکیلا متعین ہوتا ہے

ہن امی قاسمہ سے مسکتا ہوں۔

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر نیک ہو یا دوسرے اوسمین وسعت یا باقی۔ پر ہے۔

کسی امر میں مسکنہ واقع ہو وہ لوگوں میں کثرت اور استقامت دیتا ہے

دیکھو (۳۷-۷)

سکتا ہے۔

کے کہ نظر پر آج وہ طاریاں نہیں ہیں بلکہ خود ان پر کیا غور ہو کہ سوچیں کہ ان کے اندر کیا ضرورت ہو چکی ہے۔ (ماہ ۲۰۰۵ء) ضرورت ان کے ساتھ ہے۔ متنازعہ کیا جا سکتی ہے۔

(۲۱۵۶) ضرورت محظور اور ممنوع کو سماج کرتی ہے۔ مفروض اگر قرض

مذہب کے توادسکا مال اپنے قرض میں لینا جائز ہے۔ ۱۱

ضرورت پر بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو نمبر ۲۰۲)

۴ احکم عدا ربکم وحبکم لکم فیما بینکم
۸ احکم ساداتکم وحبکم لکم فیما بینکم
۵ احکم عدا ربکم وحبکم لکم فیما بینکم

الحکم مقتضای اصل مثل و لایق نفس و موجب حکم دیگر نفس مندرج

(مادہ ۲۲) جو اگر کہ عدل سے جائز ہے، ہر مال حذر زایل ہو جاتا ہے۔
قریب کی نفاذ سے بچاؤ کیلئے۔ ہر وہ جو جاوے جائز نہیں۔

(مادہ ۲۳) مانع از زایل ہونا ہے تو امر موسع پر موجود ہو جاتا ہے (دیکھو مادہ ۹۹)

(مادہ ۱۰۱) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زایل نہیں ہوتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۲)

(۱۲۸۸) (۱۳۱۳) =

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے نذر خاص کا تحمل کر سکتے ہیں اور اسی لئے
بلید، حامل منالہ کے منع کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۵۰۲) نذر نذر۔ نہ نذر نہ بدلہ ایل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دوسرا دیکھتے ہو وین تو نصف اختیار کرتے ہیں اور شہید کو
ترک کر دیتے ہیں۔ (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۹) جو شرک آسان ہے قول کیا جاتا ہے نہ وہ شرک بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۳۰) فساد اگر یا نصف حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی

و دعت مستوع سے مانگتا ہے اور سدا جائز ہے کہ ندیر سے اور انکار کر دے)

(مادہ ۳۱) بیک ممکن ہو نذر دور کیا جاوے (اسکے مثال مادہ ۱۱۰ میں گزر گئی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص نذر نہ ضرورت کے ہی اور اسی لئے اہل بخاری

جب قرض بہت ہو گیا تو بیع بالوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اسکو جائز کیا

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق یا اہل کرنا جائز نہیں ہے مثلاً اگر کھجور

شہادت میں دوسرے شخص کہہنا کھایوسے تو اسکی منیت بالضرورت پائیگی
(مادہ ۳۴) جس جرم کا لفظ حرام سے اسکا دینا بھی حرام ہی (مثلاً آردو
زیور پہنا حرام ہے اسکا مرد کچھ کو بھی پہنانا حرام ہے)

(مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہی اسکی طلب اور خواہش ہی حرام ہے۔
مثلاً زنا کہ اسکی خواہش مثل فعل حرام ہے
مگر جو رحم علیہ کے ارادہ فعل وضع حل ایسا کہ مومن کے لیے عمل کا ارادہ کو مرد وضع حل جس کے لیے
(مادہ ۳۶) عادت ایک حاکم ہی ہے عادت عام ہو یا خاص حکم سے مستثنیٰ
کرنے کے لئے حاکم نیچے دلیل ہوئی ہے۔ (دیکھو مادہ ۵۰۹)

(مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگیں تو وہ حجتہ جب العمل
ہو جاتی ہے شایع و شرا میں جو بدت بیان نہیں ہوئی تو وہ بدت کہ بازار
مردف ہی لیا جیگی۔
خیار رڈا بیانیہ

(مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت کے متنبع ہو وہ محققیت پر مبنی قسم
سمجھا جاوے گا۔ (ان دو نو مادوں کا ایک ہی مضمون ہے۔)

مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا بھی تغیر ہو سکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلا
عادت نہ تھا اب مقرب ہو گیا تو اسے بغیر اصل میں بدت ہے) (مثلاً آید کہ کرم و عادت
عادت تجارتی یا عادت
(مادہ ۴۰) معنی تحقیقی بخلاف عادت ترک ہو سکتے ہیں۔ (دیکھو مادہ ۱۴۸)

(مادہ ۴۱) عادت کا اعتبار شدت یا غلبہ پر ہے۔

(مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اسکا اعتبار ہی نہ مادی کا۔

(مادہ ۳۵) جو امر کہ عرف میں معروف ہو گیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہوگا
(مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون میں معروف ہو ہو وہ اومنین بجائے

مشروط و شرط کے ہے۔

(مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹھیک ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگا
طاعات الشریعہ

(مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہو اور دوسرا اس کے
لئے مقتضی ہو تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا
مقتضی ہو اور حق مرہن اس کا مانع ہو تو حبت تک مرہن مرہن کے

قبضہ میں ہو یا منہن بیع ہو سکتا ہے
ایسی چیزیں جو منہن ہیں بیع ہو سکتی ہیں یا نہ ہو سکتی ہیں اس کے حکم میں بھی تابع ہے۔
(مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اس کے حکم میں بھی تابع ہے۔

مثلاً حل والے مادہ اگر بچے جاوے تو حل بھی اس کے ساتھ ہوگا۔
(مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہیں ہو سکتا ہے یعنی حل بے
اپنے مالک نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہو تو جو چیزیں کہ اس کے لئے
ضرور ہیں سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہو تو راستہ
دیگرہ کا بھی مالک ہوگا۔

(مادہ ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہو تو فرع بھی جاتی رہتی ہو مثلاً گھر ملک
میں نہ رہا تو اس کے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نہ رہا (دیکھو مادہ ۷۸۰)

(مادہ ۵۱) جو حق کہ ساقط ہوگی مثل معدوم بچہ نہیں پیدا ہو سکتا ہے

(دیکھو مادہ ۸۷۳ و ۵۵۸ و ۱۵۶۴)

(مادہ ۵۲) جب اصل شے زایل ہوگی تو جو چیز کہ اس کے ضمن میں ہے

زایل ہوگی (دیکھو مادہ ۱۵۶۶)

(مادہ ۵۳) جب اصل زایل ہو جاتی ہے تو بالضرور اس کے بدل پر

رجوع ہوتی ہے۔

(مادہ ۵۴) توابع میں ایسی چیز ذکی حاجت پڑتی ہے کہ اس کے غیر

ذکی حاجت نہیں ہے۔ مثلاً ^{مثلاً} مستری نے اپنی بائع کو وکیل کیا کہ بیع پر قبضہ کرے تو جائز نہ ہوگا اور اگر مستری نے بائع کو تحیلہ دیا کہ غلہ مارے

اور زمین بھر دے اور بائع نے غلہ مارا زمین بھر دیا تو بیع مستری کا

قبضہ منظور ہوگا۔

(مادہ ۵۵) ابتدائین جو چیز جائز نہ ہو سے وراثت میں جائز ہو سکتی ہے

مثلاً یہ حصہ مشترک کا جائز نہیں ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین بھہ کر دیا

اور پھر اوسمین کوئی اور بھی حق دار نکلا تو باقی حصہ کا یہ باطل نہ ہوگا

غیر مستحق

اگرچہ یہ حصہ باقی بھی مشترک ہے۔

(مادہ ۵۶) نسبت شروع کے حسنہ کار سہل ہے۔

(مادہ ۵۷) ترک بدون قبضہ کے کابل نہیں ہوتا ہے مثلاً یہ غیر قبضہ کے

مستحق

مستحق

کہ یہ اوس سوال کا جواب ہی نیسے کوئی امر جو سوال میں تصدیق کے لئے مذکور ہوا در او کے تصدیق کرے تو گویا اوس سوال کا اقرار کیا ^{اللہ را کہ تو گویا اوی کا اللہ کا} (ماوہ ۶۷) سکتا یعنی خاموش پر کوئی قول نہ لگایا جائے گا غرض ^{اللہ را کہ تو گویا اوی کا اللہ کا} وعدہ ضرورۃ یعنی جب ضرورت واقع ہو تو کہیں گے کہ اے ایسی بات کہی اگرچہ وہ سکتا رہا۔

(مادہ ۶۸) جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اس کی دلیل کا
 اس کے قایم مقام ہوگی کہ اس کے ظاہر حال پر حکم ہو سکے گا (دیکھو مادہ ۶۸)
 (مادہ ۶۹) خط و خط سے ^{کلام} دیکھو (مادہ ۶۰۶)

بہارِ محبت
رحمتِ متعدد
نامِ محبوب
بہارِ محبت
نامِ محبوب

۴
 بات میں قیاس و شرط ہے
 ریت میں ہی حکم ہی ریت میں
 ابر غرض ہے اگرچہ کہ بیان
 خیر و شر کا ریا مانہ ہے
 یہ میں خطا کا رادلی کہنے
 میں ادا خطا ہے

اسی کا دعوت ہے
مع اور کیسے جس طرح
بظہر -

حاکم ہیں ہونا
۔۔۔ حدوں کے لئے اراکے جا

صحیح ہے کیونکہ یہ احتمال اور وارثوں کے حوالان کے لئے کیا ہوگا
بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

(مادہ ۷۴) توہم کا اعتبار نہیں ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۳ و ۱۷۴۱)
(مادہ ۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعا نیہ ثابت ہے۔

(مادہ ۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کرنا منکر پر لازم ہے۔

(مادہ ۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے

اور قسم سے اصل دعویٰ باقی رہتا ہے۔

(مادہ ۷۸) گواہ حجتہ تعدیہ ہے (کہ سواء مدعا علیہ کے اور بھی

حکم جاری ہو سکتا ہے) مثلاً گواہوں سے ثابت ہو کہ زید عمر و کا بیٹا

ہے تو زید او کے باپ وغیرہ بھی وارث ہو سکتا ہے اور اقرا بھی

قاصرہ ہے۔ (مثلاً عمر و نے اقرا کی کہ زید میرا بھائی ہے تو فقط عمر و

حصہ میں شریک ہوگا اور او کی بھائی وغیرہ کا وارث اور شریک نہیں ہوگا

(دیکھو مادہ ۱۶۴۲)۔

(مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۷۸)

(مادہ ۸۰) اگر قحطین تناقض ہو تو وہ قحطہ حجتہ نہ ہوگی یعنی شادی جو بی

شہادت سے بھر جائے تو وہ شہادت حجتہ نہیں لیکن اور تناقض سے

فیصلہ میں خلل نہ ہوگا اگر قبل تناقض فیصلہ ہو گیا ہو یعنی فیصلہ مستوجبی

فیصلہ قطعی ہے جو یہاں اس پر لکھا ہے۔

العینہ علی المدعی والتمیز علی
شہاد لانا مدعی و لانا مدعی
نہایت میں مدعی و مدعی قسم دار
جو منکر ہے از لکھنؤ لکھنؤ
مدعی کا اقرار ثابت ہے
حلف لانا مستوفی ذمہ ہے

اگر کسی شخص پر حاکم اقرا
اور مدعی مدعی ہو تو
حالانکہ وہ دو دو نمائند
اور حجت قاصرہ ہے

فیصلہ قاصرہ ہے
حق قضی کا اس پر لکھا ہے
اگر حاکم بہر لکھنؤ بہر
کے نام کو لکھا ہے
فیصلہ جاری رہا ہے
زیر حاکم لکھنؤ لکھنؤ
انہما فقط لکھنؤ

مشار وومرا

• محکمہ ریسرچ و سٹائزنگ گا۔

ہوگا اور شاہد و گواہ جو حکوم بہ دیا ہے اس کے تحت
 (مادہ ۸۱) سرکاری برکات ہوتی ہیں اور اصل شرط یہ نہیں
 ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں زید کے قرض کا بھوکا ہوں
 ضامن و کفیل ہوں اور بیکراؤسکا شکری پس اس شخص پر ذرعوہ
 زیلا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷) (۸۷)

زید لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۲)۔
 جو امر شرط پر متعلق ہے ثبوت شرط ثابت ہوتا ہے۔
 (مادہ ۸۲) جو امر شرط پر رعایت کر کے
 (مادہ ۸۳) جب تک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کر کے
 (مادہ ۸۴) جب تک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کر کے

(ماوہ ۸۳) جب تک کہ ممکن ہو شرط کی رو سے یہ شرط ہو جائے گی۔
 (ماوہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط معلق ہو لازم ہو جائے گا۔
 شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہ چیز میرے ہاتھ پر دے اگر وہ قیمت
 نہ دے گا تو میں دو ٹنگا پس اگر مشتری نے دیوی تو شخص مقرر بہ نسب اس کے وعدہ
 مشروط و معلق کی قیمت لازم ہوگی۔

شرط و متعلق کی قیمت لازم ہوگی۔
(ما وہ ۵۵) خراج (اجرت) خان سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ایک
شخص ایک چیز اپنے استعمال میں لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے
اوپر نہمان ہی لازم آتا ہے تو اس صورت میں خراج یعنی اجرت استعمال
اوپر لازم نہ آوے گا۔ مسئلہ ایک شخص نے بخاریب گھوڑا خریدا اور چند
دن سوار ہوتا رہا اور بخاریب واپس کیا اس صورت میں قیمت جو بیانی
دیئے تھے واپس لے لیگا اور نہ دیئے تھے تو اب کچھ نہ لے گا اور اگر اتفاقاً اس کے

سوار ہونے سے گھوڑا مرنے کا تو قیمت خریدار پر لازم آئے تو اس صورت
 میں منسراج لازم نہیں آتا ہے۔

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دو نوجمع نہیں ہو سکتے ہیں (دیکھو مادہ ۵۵)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھ لازم ہے یعنی جو شخص نفع کا

مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی محل ہوگا۔ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نفع بقدر نفع اور نفع بقدر نفع (دیکھو مادہ ۵۰۴)

(۵۰۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶) (۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اور اسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوپر نہ اس
 حکم کیا ہو جب تک کہ فاعل پر جبر نہ ہو۔

(مادہ ۹۰) فعل اوپر لگایا جاتا ہے جو اسکا ترکب ہو نہ اوپر جو اسکا

اگر ایک شخص نے راہ عام میں کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا
 جانور کنوی میں ڈال دیا تو یہ شخص پکڑا جائیگا نہ کنوا کھودنے والا

(دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعاً جائز ہو اور اسکے سبب ضمان لازم نہیں آتا ہے

مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک میں کنوا کھودا اور اس میں کسی کا
 جانور گر گیا تو کنوے والے پر کچھ تاوان نہیں ہے۔

(مادہ ۹۲) ترکب فعل اگرچہ غلط ہو تو ضمان دینا (دیکھو مادہ ۷۱۹)

یہ ارکیتیں بدعتیں ہیں جو کھودنے والے کو ضرر پہنچا دے اور اس کے لئے اس کا ضمان
 نہ ہو۔ یہاں پر یہ ہے کہ اگرچہ شرعاً منع ہے مگر اگرچہ شرعاً منع ہے مگر اگرچہ شرعاً منع ہے

(مادہ ۹۳) جو شخص کہ کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمانت نہ لے گا

(دیکھو مادہ ۶۰۳)

(مادہ ۹۴) جو بائی یا بیگانہ کسی رسانی معاف ہو (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو قلم و بنا کہ تک غیرین تصرف کری مابل اور لغو کر

(مادہ ۹۶) کسی کو یہ ہر چیز نہیں ہے کہ تک غیرین بدون اس کے

حکم کے تصرف کرے۔ (دیکھو مادہ ۹۷) (دیکھو مادہ ۹۸)

(مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہیں کہ بے و شرعی کسی مال سے لے سکے۔

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو لویا اس شے کی

ذات بدل گئی۔

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے طلب کرے تو

وہ محسوس رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹی کو اسلئے مار ڈالا

مگر اسے سبب قتل کا ہر سے محسوس نہ ہوگا۔ (دیکھو مادہ ۱۰۰)

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کر چکا پھر اس کے بعد

اس کی کوشش باطل ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۰۳) (دیکھو مادہ ۱۰۴)

تہاب پہلی بیج بیان میں اوین یکم مقدمہ ہر اویشا بین

مقدمہ میں وہ اصطلاحات فقہیہ میں جو بیج سے متعلق ہیں۔

سابقہ

(ماوہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہوا تھا
ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے۔

(ماوہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو

وہ قبول ہی اور اوہن سے عقد تمام ہو جاتی ہے (قبول کا کلام ثانی

ہی جوابی کلام اول کے جواب میں صادر ہوتا ہے) ^{عقد تمام ہوتا ہے}
(ماوہ ۱۰۳) عاقدین کا آپس میں ایک امر پر التماس اور پیمانہ کر لینا

عقدی جوابی و قبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(ماوہ ۱۰۴) ایجاب و قبول کو آپس میں ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہو

سے جواثر ہوتا ہے اس کو انعقاد کہتے ہیں (یعنی ایک شخص مالک

جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(ماوہ ۱۰۵) مال کو بدلے مال کے برصاے یا بی لینا بیع ہی اور بیع

ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہیں ہوتی

(ماوہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد

اور نافذ اور موقوف۔

(ماوہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد ہی جو منعقد نہیں ہوتی ہے وہ بیع باطل ہے۔

(ماوہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعاً جائز اور مشروع موزونات میں بھی اور

وصف میں بھی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلاً تو مشروع ہو اور ماغنیاً لہ بیع نہ ہو
 اور میں فساد ہوا اسکو بیع فاسد کہتے ہیں اور اسکی راستا تو یہ ہے کہ بیع
 (مادہ ۱۱۰) اور بیع کہ اولاً ہی مشروع نہ ہو وہ بیع اطلالی کہانگاری
 ساتوین باب میں ہوگا)

(مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ جس میں حق غیر ملکی اور وہ بیع منقولی
 (مادہ ۱۱۲) فضولی وہ شخص جس نے کہ غیر کے حق میں بیع اجازت تصرف
 (مادہ ۱۱۳) جس بیع میں حق غیر ملکی اور وہ بیع نافذی اور اس کے دو قسم
 ہیں لازم اور غیر لازم۔

(مادہ ۱۱۴) جس میں خیارات وغیرہ ہوں وہ بیع نافذ لازم ہے۔

(مادہ ۱۱۵) اور جس میں خیاری ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے۔
 (مادہ ۱۱۶) دونو عاقدوں میں کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جائز یا نہیں

یا منسوخ کرین اسکو اختیار کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع میں یہ شرط ہو کہ جب بائع ثابت واپس کر دی تو
 مشتری جنس اس کر دی اسکو بیع بالوٹا کہتے ہیں اور اس میں تین صورتیں
 ہیں یہ بیع جائز بھی کیونکہ طرفین نفع لینے کے بالواسطہ متبادل محال ہیں
 اور یہ بیع فاسد بھی کیونکہ طرفین بروقت منسوخ عقد کے مختار ہیں

اور یہ عقد رہن بھی ہے کیونکہ مشترکویہ قدرت نہیں ہے جس کو کسی اور کے

بانتھ بیع سکے۔ بحر جہادہ کلید ۳۲ یا ۳۱

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستقلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفاء کی
 جسمین با بیع یہ شرط کرے کہ میں یہ مال یا حوت اور مکرایہ لوگنا۔ (یہ
 قسم اور کتابوں میں نہیں پائی گئی اور یہ صورت جو بیان کے گئی ہے اور وہ
 قواعد فقہ کے بیع فاسدی۔

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات بیع کے چار قسم ایک بیع مال بمقابلہ

قیمت کے یہ قسم جو بہت مشہور ہے اس کو بیع کہتے ہیں دو قسم بیع صرف
 سویم بیع مقایضہ چار قسم بیع سلم۔

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیع تین۔

(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جس کو جس کے بدلے بیع تین اور کسی

جانب نقد نہ ہو۔

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیش کے اور فی الحال دینا اور جس سے بعد

ایک مدت کے لینا۔

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہے جو اصل صفت یعنی کاریگریوں کے

جاتی ہو سو کارگر و صانع اور مشتری استصناع اور شئی مصنوع ہے۔

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا کارکن مالک ہویشے ہو یا نفع ہو وہ مالک ہے۔

صانع مثل باغ مستصنع مثل مشتری مصرع مثل صانع استصناع عقد کتب

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسانی طبیعت مایل ہو اور اس کو اپنی جانت کے لئے ذخیرہ کر سکے اس کو مال کہتے ہیں منقول ہو یا غیر منقول۔

(مادہ ۱۲۷) مال قیمتی کے دو معنی ہیں ایک وہ مال کہ جس سے

نفع لیا جاوے دویم مال محرز (جس کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہو) مثلاً مچھلی کہ دریا میں ہے منقوم نہیں ہے اور جب اس کو پکڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا تو اب منقوم ہو گئے۔

(مادہ ۱۲۸) مال منقول وہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے

مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور مائیں اور تولنے کے خیرین
(اور غلام اور لونڈے) اور عیش و حوی جزئی سے مخلوق جو دنیا میں رہے جو نہ بھاتا تو

(مادہ ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جگہ سے دوسری جگہ
اور جو جہاں پر رہے وہاں سے متعلق نہ ہو مثلاً جملہ درخت و پھول و زمین و عمارت و غیر منقول
جس کے مثل مکانات اور زمین جو عمارت پر ہے ہیں۔

(مادہ ۱۳۰) نقد جو نقد کی صیغہ ہو سونا اور چاندی بر لو لاج
یا عددہ و غیرہ و غیرہ و غیرہ
(مادہ ۱۳۱) عین جو جمع عرض کی ہے اور تر بھی متحرک ہے صرف
متاع اور قماش کو کہتے ہیں نقد و اوجیوانات اور کیلانت
اور موزونات پر نہیں بولتے ہیں۔

(مادہ ۱۳۲) مقدرات وہ ہیں کہ مال کے پانسی اور تولنے اور
گنتے اور گزنے کے ماننے سے اس کی مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جائے۔

(مادہ ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جائے

(مادہ ۱۳۵) ہادی جو گنے جائے۔

(مادہ ۱۳۶) ذریعہ جو گنے ماپے جاوے۔

(مادہ ۱۳۷) محدود جبکہ حد اور اطراف متعین ہو سکیں۔

(مادہ ۱۳۸) منشاء وہ جس میں حصہ مشترک ہوں

(مادہ ۱۳۹) حصہ منشاء وہ جسے مشترک کی ہر چیز میں بھیلایا ہوا

(مادہ ۱۴۰) جس چیز کے افراد میں باعتبار عرض کے تفاوت

فاحش نہ ہو جس سے مثلاً انسان جنس کے اسکے افراد مرد و خد میں فرق ہے

(مادہ ۱۴۱) بیع خراف و مجاز فہ وہ جس میں بیع مجموعہ برسان

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر میں ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر میں سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق السیل پانی اور بدر روا اور پر مالہ کے جاری ہو سکا

حق جو گھر میں سے باہر کو نکلے۔ اور اولیٰ کا پانی جو باہر کے طرف گری

(مادہ ۱۴۵) شئی وہ شے جسے کسی کا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت

معتد بہ کے بازار میں ملتا ہو جیسے غلہ بڑا اور چھوٹا

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز جس کی جسا مثل نہوا را اگر ہو تو قیمت میں

بہت نفاذت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عدویات وہ چیزیں کہ شمار ہو کر یکین اور ان کی قیمت
فرق نہ ہو انکو مثلیات بھی کہتے ہیں (مثلاً انڈی سستہ پارہ)
(مادہ ۱۴۸) عدویات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت میں فرق ہی کو کہتے
ہیں (مثلاً بکریاں)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادیہ المال بالمال ہی اور ایجاب و قبول کو بھی
کہتے ہیں کیونکہ یہ مبادلہ مذکور پر دلالت کرتے ہیں۔
(مادہ ۱۵۰) بیع محل بیع ہے۔

(مادہ ۱۵۱) بیع جو چیز کہتی ہے جسے جو اصل مال بیع میں متعین
ہوتا ہے اور وہ ہی معاملہ بیع میں مقصود ہی کیونکہ اتعلق اور سود میں مال
سے ہوتا ہے اور زر میں تو مبادلہ کا وسیلہ ہے۔

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ بیع کے بدلے دیا جاتا ہے اور وہ ہر نام
ہوتا ہے

(مادہ ۱۵۳) ثمن منہی جو عاقدین آپس میں وقت بیع کے برضامند قیمت
متعین کر لیوں خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا دوس سے کم ہو یا دوس سے زیادہ
(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہی قیمت وہ ہے جو بازار میں جانچنے والے
اور آنکھنے والے مول کہیں)

بعد میں ہر دھن سہی نام شریعت میں لکھا ہے زیادہ کرے یا بیع کم کرے جاری ہے مثل ہر

(ماوہ ۱۵۵) سُٹن جو چکر کہ بوض من کے بجے (بے مسیح)

(ماوہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لئے کوئی وقت عین ٹہرنا۔

(ماوہ ۱۵۷) تقیط او اویٹن تباریق اور باوقات بے قیطہ قسط اور

(ماوہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراجم جو نقد موجود نہون

یا مثلاً در اسہم اور گھون کا ذمہ موجود تو ہی بر صیگ کہ کن کر یا تول کر دبا

اور اکیرین سب دین سے (دین جو معاملہ مع وغیرہ سے ذمہ پر لازم اور

(ماوہ ۱۵۹) عین جو شے مع وغیرہ میں عین اور شخص کرین مثلاً گھر

اور گھوڑی اور کرسی اور ذمہ گھون کا اور ذمہ در اسہم کا۔

(ماوہ ۱۶۰) باع جو بیچے - بے بچے والا

(ماوہ ۱۶۱) شتری جو خریدے - بے خریدنے والا

(ماوہ ۱۶۲) متبایان باع اور شتری عاقدین (اور متعاقدين) بھی

(ماوہ ۱۶۳) عقیع جو ہو چکی ہو اور سکا زایل کرنا آقا لہ ہی

(ماوہ ۱۶۴) التغریر مع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت میں اوسین

ہو۔ (دہو کا دین) غرہ تریندو کا زرب

(ماوہ ۱۶۵) میوان حصہ و فی کی قیمت میں اور دسوان حصہ حیوان

قیمت میں اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت میں یا زیادہ زمین فاحش ہے۔

(ماوہ ۱۶۶) جو چکر کہ کوئی اسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہ ہو قدیم تصور کیا

پہلا باب اون سیل کا ذکر جو عقیدہ سے متعلق ہیں اور
اس میں بائع فضل میں۔

فصل اول جو امویع کے رکن سے متعلق ہیں۔
(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب و قبول سے منع ہوئی ہے۔

(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح میں جو دو لفظ بیع کے لئے مستعمل ہوئے ہیں
ایجاب و قبول ہے۔

(مادہ ۱۶۹) ایجاب و قبول دو نواضحی کے صیغہ ہوتے ہیں مثلاً میں نے
بچا اور میں نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے ایجاب ہی اور جو لفظ چوکہ قبول ہے

مثلاً بائع کہے میں نے بچا اور مشتری کہے میں نے مول لیا تو قول بائع
ایجاب ہی اور قول مشتری قبول ہی۔ اور اگر مشتری اول کہو کہ میں نے
خریدا اور بائع کہے میں نے بچا تو قول مشتری ایجاب ہی اور قول بائع قبول ہی

اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہیں
مثلاً بائع کہے کہ میں نے عطا کیا یا مالک کیا اور مشتری کہو میں نے لیا یا لیت

ہو یا راضی ہوا اور بیع بھی بیع منع ہو جاتی ہے۔ نہ لفظ ہر سے منع نہ لفظ کچھ
(مادہ ۱۷۰) جینہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منع ہو جاتا

ہی مثلاً اب بچتا ہوں یا اب مول لیتا ہوں اور اگر صرف استقبال مراد ہی تو
بیع منع نہیں ہو سکتی ہے۔

(ماوہ ۱۰۱) جس نے استیصال فقہ و عدہ ہی مثلاً چون کا یا خیر
اس سے انعقاد نہیں ہو سکتا ہے۔

(ماوہ ۱۰۲) بیعہ امر سے بیع منعقد نہیں ہوتی ہی مثلاً بیعہ
یا خرید لے مگر جب کہ باقضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری
بایع سے کہا کہ یہ مال اتنے درم کو میرے ماتہ بیعہ سے بایع نے کہا
کہ میں نے بے بجا بیع ہوگی۔ اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہ مال
اتنے کو لیکر مشتری نے کہا کہ میں بے لیا پر بایع نے کہا کہ لیلو یا
کہا اللہ برکت دے تو بیع ہوگی کیونکہ یہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہیں
(ماوہ ۱۰۳) جیسا ایجاب و قبول ہو تا ہی ویسا ہی بذریعہ
وکالت کے ہو سکتا ہے۔

(ماوہ ۱۰۴) جو اشارہ گو نگہ کے لئے مقرر ہیں اونے گو نگہ کا بجا

و قبول ہو تا ہی۔ مگر اگر
مگر گو نگہ کے علاوہ اشارہ سے منعقد نہیں ہو سکتا
(ماوہ ۱۰۵) چونکہ یہ ثابت ہے کہ ایجاب و قبول ہر ضامندی طریق

ہو تا ہی اگر کوئی فعل ایسا ہو کہ تراخی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہو جاوے گی
اسکو بیع بالتعاطی کہتے ہیں اگر لفظاً ایجاب و قبول ہو مثلاً مشتری نے
بان یا تمی کو کچھ پیسہ دی اور اس نے کچھ روٹی او سکود می تو یہ بیع منعقد
ہوگی یا مشتری نے کچھ پیسہ بایع کو دیدی اور ایک بنجر سپاہ اوٹھا

بائع جب رہا یا مشتری نے پانچ دینار گہون والے کو دیکر کہا کہ ایک
 تہ گہون سکتے کو دینا ہی بائع بول لایک دینار کو مشتری جب ہو گیا اور
 گہون طلب کی بائع نے کہا نکل دو نجایع منعقد ہو گئی اگرچہ ایجاب قبول
 ہوا۔ اور بائع کل کے روز اسی بہاؤ سے گہون دیکھا اگرچہ کل دیر دینار کو
 ایک تہ ہو گیا۔ اور ایسے ہی اسکے برعکس بھی ہو گا یعنی جب سستے
 ہو جاوین تب بھی مشتری اسی بہاؤ سے لیگا۔ اور ایسا ہی کہ اگر
 قصاصی کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب سے بھر کیا گوشت کاٹ دے
 اوسنے اسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولد یا مشتری لے لیگا اور اؤ
 حیہ اختیار ہو گا کہ نہ لے سکے۔ (مد ایک رطل اور ثلث رطل میں جسدہ
 کہ اؤ می اپنے دو نو ماتعہ بھلا کر لے سکے اسی لئے اؤ سکود کہتے ہیں)
 (مادہ ۱۷۶) اگر بیع میں تبدل من کے لئے تکرار ہو مثلاً بائع نے کہا
 کہ من میں زیادہ کر دیا مشتری نے اؤ سکود کہا کہ کچھ کم کرو تو جو قول کہ آخر ہو گا
 اؤ سبریع منعقد ہو گی۔

فصل دوم اس میں کہ قبول و ایجاب پہن موافق ہووین۔

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے قبول اؤ سکے مطابق ہونا چاہیئے
 من میں زیادہ و کم نہ بیع میں زیادہ و کم نہ اؤ سکے خلاف مثلاً بائع
 کہا کہ یہ تہان ایک سو قرش کو میں نے بچا تو مشتری اسی میں قبول کر سکتا ہے۔

نہ یہ کہ کل تہاں یا نصف تہاں پچاس قرش کو۔ اور اگر بائع نے کہا کہ یہ دو گھوڑے تین ہزار قرش کو میں نے بیچے جیسے کہ مشتری تین ہزار کو و نو گھوڑے لیوے نہ یہ کہ ایک گھوڑہ و تین ہزار قرش کو (مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ايجاب و قبول میں ضمناً مذکور ہوگی تو یہ موقتہ ضمنی کافی ہوگی مثلاً بائع کہہ کہ یہ مال ایک ہزار قرش کو میں نے بیچا مشتری بولا کہ میں نے ڈیڑ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دو کو کا اتفاق ہو گیا اور بیع منعقد ہوگی۔ اگر اس صورت میں بائع اسی مجلس میں پانچ سو بھی قبول کر لے تو ڈیڑ ہزار پر بیع ہو کر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا۔ اور مشتری اگر مشتری نے کہا کہ میں نے ایک ہزار قرش کو یہ مال مول لیا اور بائع بولا کہ آٹھ سو قرش کو میں نے پچا تو آٹھ سو قرش پر بیع منعقد ہوگی اور دوسو قرش مشتری کم دے گا۔

(مادہ ۱۷۹) چند چیزوں کے لئے جو ایک ہی صفحہ میں ايجاب کیا گیا ہو ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہو دے یا نہ ہو تو یہ مشتری کل اشیاء پر بموض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہ کہ ایک ایک چیز کو اس کی قیمت جو بیان ہوئی ہو لے سکے کیونکہ تفریق صفحہ لازم آتا ہے مثلاً بائع نے کہا کہ یہ دو گھوڑے تین ہزار کو میں نے بیچے یہ گھوڑا دو ہزار قرش کا ہے اور دوسرا ایک ہزار کا یا یہ دو نو ڈیڑ ڈیڑ ہزار کے ہیں تو نو نو گھوڑے تین ہزار

قرش کو لینگا نہ یہ کہ ایک ایک ہزار کو اور دوسرا وہ ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تھا جدا جدا قبول کیونکر ہو سکتا ہی اور ایسی ہی اگر بائع نے کہا کہ میں نے یہ تین تہاں بھی کہ ہر ایک کی قیمت ایک ایک سو قرش ہی شریفاً کہا کہ ایک تہاں سو قرش کو نہیں لیا یا دو تہاں دو سو قرش کو نہیں لئے تو بیع نہوگی۔

(ماوہ ۱۸۰) اگر چند اشیاء کی قیمت جدا جدا بیان ہو و اور ہر شے کے لئے ایجاب بھی جدا جدا کیا تو ہر ایک شے کے لئے قبول بھی جدا جدا ہو سکتا ہی اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہو سکی گی مثلاً کہا کہ یہ شے ایک ہزار کو میں بھی اور یہ دوسری شے دو ہزار کو میں۔ نیچے بھی اب مشتری جبکہ چاہی اور اسکی قیمت سے لے سکتا ہی (صفقہ ہاتھ پر ہاتھ مارنیکو کہتے ہیں اور عرب میں دستور تھا کہ جب کوئی معاملہ کرتے تھے تو آپس میں ہاتھ مارتے تھے کہ یہ معاملہ طے ہو گیا اور اس سے کوئی نہ پرے گا اسلئے اب بجائے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہی۔

(ماوہ ۱۸۱) اور حاجی کو جہاں عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہوئے مجلس بیع کہتے ہیں۔

(ماوہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جب تک کہ اس مجلس میں قبول صادر ہو

اور مجلس دراز رہی ایجاب کہنے والے کو اختیار مہر کہ ایسے ایجابے قائم رہی یا نہیں ہے۔ مثلاً ایک نے کہا کہ میں نے بیچا یا کہا کہ میں نے بیچ لیا اور فوراً دوسرے نے یہ نہ کہا کہ میں نے لیا یا بیچ یا بلکہ بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع منقطع ہوگی اگر مجلس بہت دیر تک رہی۔

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع میں ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہو جائیگا اور اسکے بعد جو قبول واقع ہوا اسکا اعتبار نہیں مثلاً ایک نے کہا کہ میں نے بیچا یا کہا کہ میں نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کام یا کسی اور کلام کے ساتھ مشغول ہوا کہ بیع سے اسکو علاقہ نہیں تو ایجاب باطل ہو گیا اور اسکے بعد قبول کا اعتبار نہیں اگر مجلس تمام نہ ہو۔

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بیع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا اور اسی مجلس میں دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہوگی مثلاً بیع نے کہا کہ میں نے یہ متاع بیچے پھر اس سے پھر گیا اب مشتری نے کہ میں نے یہ متاع خریدی تو بیع نہوگی۔

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع میں ایک بار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہ ہوا کہ اس نے دوبارہ ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہو جائیگا مثلاً بیع نے

کہا کہ یہ نہ ایک ویش کو پیش کی اور ابھی قبول نہوا تھا کہ بائع
 کہا کہ میں نے ایک ویش پیش کی تو ايجاب اول لغو متصور ہوگا اور
 قبول ايجاب ثانی پر ہو سکے گا۔

فصل چہارم جو بیع کہ شرط واقع ہوا اسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع میں کئے جائے اگر موافق اور متعلق
 عقد کے ہوتو بیع صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بائع نے یہ شرط کی
 کہ جب تک قیمت نہ لون کا بیع نہ ہوگا تو یہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجمد مقضی
 عقد کے ہے۔

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے صحیح ہے اور شرط بھی معتبر
 مثلاً بائع نے یہ شرط کی کہ مشتری اپنی اذنان خیرا اسکے پاس گرو دی کرے
 یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دے تو یہ صحیح ہے اور یہ شرط تسلیم قیمت کے
 لئے موید ہے جو مقتضای عقد ہے

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بایع میں متعارف اور مشہور ہوا اسکا شرط کرنا
 صحیح ہے مثلاً مشتری نے کہا کہ میں نے یہ پوستیں اس شرط پر خریدا
 کہ اسکو استر لگا دی یا قفل خریدا کہ کیواٹین لگا دی یا کپڑہ لیا کہ اسکو پونہ
 لگا دے تو بیع صحیح ہوگی اور بائع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا۔
 (مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرین کا کچھ فائدہ نہیں ہے تو بیع

میرے حق اور شرط لغوی مثلاً یہ کہا کہ یہ گھوڑا اس شرط پر بیچا کہ کسی اور کے
 ہاتھ نہ چمکے یا اس کو چراگاہ میں چھوڑ دینا تو بیع صحیح اور شرط لغوی ہے۔
 واصل فیہ بیع کے بیان میں۔

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہے کہ برضا مندی بیع منسوخ کر دیں۔

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ايجاب وقول سے ہوتا ہے مثلاً
 ایک نے کہا کہ میں نے بیع کو اقالہ کیا یا منسوخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ میں
 قبول کیا یا کسی نے یہ کہا کہ بیع کا محکوم اقالہ کر دے اور دوسرا بولا کہ میں نے
 بیع کر دیا ہے۔

کر دیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع منسوخ ہو گئی۔
 (مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قائم مقام ايجاب قبول کے ہے۔

صحیح ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۹۳) جب بیع میں مجلس ایک ہونا لازم ہے ویسا ہی اقالہ میں
 لازم ہے یعنی لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ايجاب میں کیا جائے اگر اسی
 مجلس میں بعد ايجاب کے قبول سے پہلے کسی نے انہیں سے ایسا کام یا کلام
 کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ايجاب کے قبول سے پہلے مجلس رخصت
 ہوئی تو اب اقالہ نہ ہوگا اور قبول لغو ہوگا۔

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہ ہے کہ بیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر بیع
 ہو گئی تو اقالہ صحیح نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۹۵) اگر بیع کچھ تلف ہوئی تو باقی میں اقالہ بمقدار اسے قیمت پر صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین مع زراعت خریدا اور کچھ زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین اور باقی زراعت میں بقدر قیمت اقالہ ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہو جانا اقالہ کو منع نہیں کرتا ہی البتہ قیمت متعین نہیں ہوتی جو بروپہ کہ مشتمل ہے دیا تھا اگر نہ تو اسے اس کے عوض دی سکتا ہے۔

باب دوم جو مسائل کہ بیع کے ساتھ متعلق ہیں اور اس میں فصلیں پہلی فصل بیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان میں۔

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ بیع موجود ہو ورنہ۔

(مادہ ۱۹۸) لازم ہے کہ بیع ایسی ہو کہ بائع اس کے دیدینے پر قدرت رکھتا ہو۔

۲۰۹

(مادہ ۱۹۹) لازم ہے کہ بیع مال متقوم یعنی قیمتی ہو۔

خریدار مرد یا نہ ہو محل بیع نہیں

(مادہ ۲۰۰) لازم ہے کہ بیع مشتری کو معلوم ہو۔

(مادہ ۲۰۱) بیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہوں کہ اور

بخران سے اس کو تمیز ہو جاوے جب بیع معلوم ہو جاتی ہے مثلاً اپنے گھوڑے

کو اپنے اسے) چچی یا کوئی زمین اس کے حدود بیان کر کے چچی تو

منع معلوم ہو گئی اور منع صحیح ہو گئی۔

انامہ - ۲۰۲) جب مجلس بیعین منع موجود ہو تو صرف اشارہ او کے طرف کافی ہے مثلاً بیاع نے کہا یہ جانور میں نے بچا اور مشتری او کو دیکھ رہا ہے اور بولا کہ میں نے یہ جانور مول لے لیا بیع صحیح ہے۔

(۲۰۳-۵۵) یہی کافی ہے کہ بیع مشتری کو معلوم ہو وہی تو کچھ ضرورت

نہیں ہے کہ مع کا بیان اور اس کی تعریف کسی اور وجہ سے کیا ہوے

(مادہ - ۲۰۴) جب بیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہو گئی یعنی بائع نے سامان
موجود مجلس کے طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے یہ سامان بچا اور مشتری نے
قبول کر لیا تو بائع پر لازم ہے کہ وہ ہی سامان مبینہ مشتری کو دیدیوی اور ہر ایک کو
اختیار نہیں ہے کہ اور سامان اسی کے جنس کا دیوی۔

فصل دوم بیان اون خیر و نیکو کہ انکی بیع جائز می اور اون خیر و نیکو کہ انکی بیع جائز نہیں ہے -

(ماوہ-۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہے اور جو پہل کہ ابھی ظاہر نہیں ہوا اس کی بھی بیع باطل ہے۔

(ما ۵۰-۴۰) اگر درخت پر تمام پھل ایک ہی بار نمودار ہو گئے خواہ قابل کھانے کے ہوں یا نہ ہوں اون کی بیع صحیح ہے۔

(ما و ۵-۲۰۷) جو بھل کہ ایک ہی بار نمودار نہیں ہوئے ہیں بلکہ محصور ہی محصور

منو دار ہوتے ہیں مثلاً میوہ اور پھول اور پتا اور ترکاریاں تو بے ثمر ہوتے
 منو دار ہوتے انکی بیج مع اوکی جو منو دار ہوتے ہیں گے ایک ہی ضیقین صحیح
 (ماوہ-۲۰۸) جب تکومی چیز بھی اور اسکی جنس بیان کر دی اور پھر ظاہر
 کہ بیج اور جنس کی ہی تو بیج باطل ہی مثلاً شیشہ بہہ لکیر کا کہ وہ الماس ہی تو بیج باطل
 (ماوہ-۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ باطل اور اسکے دیدنی بر قدرت نہ لکھا ہو اسکی
 بیج باطل ہی مثلاً کشتی دریا میں ڈوب گئی اور اسکو نکال نہیں سکتے ہیں یا لوہا
 جالوز بھاگ گیا کہ اسکو بڑے اور دینے بر قدرت نہیں ہے۔

(ماوہ-۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اسکو مال نہیں جانتے ہیں اسکا خرید و فروخت
 باطل ہی مثلاً مردار جالوز اور یا آزاد آدمی۔

(ماوہ-۲۱۱) جو مال کہ قیمتی ہو اسکی بیج باطل ہی۔

(ماوہ-۲۱۲) ایسی چیز کے ساتھ خرید یا کہ قیمتی ہو دے بیج فاسد ہی۔

(ماوہ-۲۱۳) بھول کی بیج فاسد ہی مثلاً باغ نے کہا کہ جتنے چیزیں ملک

ہیں سب میں تے پھن اور مشتری نے کہا کہ میں نے خریدیں پر وہ ان
 چیزوں کو پھنچا تا بھی نہیں ہی تو بیج فاسد ہی۔

(ماوہ-۲۱۴) حصہ شریک معلوم کا تجا بدون جدا کر نیکی صحیح ہی مثلاً زمین

میں سے تہائی یا آدہ ۔۔۔ یا دسواں حصہ گو نقیم ہو کر جدا ہوا ہو

(ماوہ-۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ شریک و معلوم بچا صحیح ہے

(مادہ - ۲۱۶) حق مرد اور حق شرب اور حق میل زمین کے ساتھ یک سکتے ہیں اور پانی نالے کے ساتھ یک سکتا ہے۔

فصل سوم جو مسائل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہیں۔

(مادہ - ۲۱۷) جیسا بیع موزونات اور کمکات اور عدویات اور مذروعات تو لے اور مانے اور گرنے سے مانے سے صحیح ہے ایسا ہی اندازہ اور اسٹل بریجی جائیزی مثلاً گھون۔ یا انگور کا ڈھیر اندازہ اور اسٹل سے چایا کوئی سامان

اندازہ اور اسٹل سے کرایہ یا دوسری جائیداد کا کر لے گیا یہ بیع صحیح ہے۔

(مادہ - ۲۱۸) اگر اس شرط پر چاکہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ

یا تول و بیع صحیح ہے اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہ ہو۔

(مادہ - ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا یک سکے او سکا استثنائاً جائیزی مثلاً خوشہ انگور

جو تنہا بیچے جاتے ہیں یہ بھی جائیزی کہ ایک دخت کے سب انگور اس شرط پر

بچیں کہ دو چار سیر او ستمین سے نکال لیں گے۔

(مادہ - ۲۲۰) محدودات کی بیع ایک ہی ضیقہ میں باوجود بیان قیمت ہر فرد

اور ہر قسم کی جائیزی مثلاً ایک ڈھیر گھون کا یا (۴۰) صاع لکڑیوں کی ایک شتی

یا ایک ریو بکریوں کا یا ایک طاقتہ باتات کا اس بیان پر کہ ایک ماپ گھون کی

یا ایک سو رطل لکڑی کی یا ایک بکری کی یا ایک گز باتات کی یہ قیمت ہے

(صاع قریب پانچ سیر کے ہے اور قریب آدہ سیر کے ہے)۔

(ماوہ ۲۲۱) جیسا زین گز اور جیسے ماب کرکب سکتی تو ایسی ہی فقط حدود پنا
 ربح خرچ ہر سو ۳۰۰ فٹ طول جس کے اگر گریڈ ہی ہو کر بھی بک سکتی ہے

(ماوہ ۲۲۲-۵) جس مقدار پر بیع ہوگی اسی کا اعتبار ہی نہ اوس کے سوا

(ماوہ ۲۲۳-۵) کمالات اور عداوتات متعارفہ اور وہ موزونات کہ جن کے تہو

تہوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہو سکتا ہی حلیہ کے مقدار بیان کر کے بیچ تو صحیح

ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کریں یا ہر ہر کیل اور عداوت اور رطل کی قیمت بیان ہو

وقت تسلیم کے اگر بیع پوری ہی تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان رہا تو مشتری چاہے

بیع منسوخ کر دی یا حقدار موجود ہی اوس کی قیمت پر لیوی اور اگر زیادہ سخلے تو زیادتی بائع

وہ لیکگا مثلاً بائع نے کہا کہ یہ گھیون بچاس کیل میں پانچ سو قرش کو یا بچاس کیل میں

اور ہر کیل دس قرش کو ہی اور وقت تسلیم بھی بچاس کیل سخلے بیع لازم ہوگی اور اگر مشتری

کیل ہون تو مشتری چاہے بیع منسوخ کرے اور چاہے چار سو بچاس قرش کو خرید لے اور اگر

یہ بچس کیل ہون تو پانچ کیل زیادتی بائع کے ہیں اور ایسی ہی اگر ایک سوانڈی اس پان

سب سے کہ یہ بچاس قرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی سخلے تو بیع لازم ہے

اور اگر نوئی میں تو مشتری چاہے بیع منسوخ کرے یا چاہے نوئی انڈے پتیا لیس قرش کو لے

اور اگر ایک سو دس میں تو دس بائع کے ہیں اور ایسی ہی ایک منگ گھی کی چچی

اس میں سو رطل گھی ہی اسی قاس پر جو ذکر ہوا ہے بائع لیکگا

(ماوہ ۲۲۴-۵) اور اگر غور و ن ایسی ہے کہ اس کے کمرے سے نقصان

ضرر ہوتا ہے اور کسی سورتوں کے مقدار اور قیمت بھی جان کی گئی تو کل پر جمع ہوگی اگر وقت تسلیم کامل ہو تو فیہا اور اگر ناقص ہو تو مشتری کو اختیار ہو کہ بیع منسوخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لے لے اور ایسی ہی اگر زیادتی ہو تو اسی قیمت پر سب منسوخ کرے یا بیع کو واپس لے کر حق نہیں ہو مثلاً الماس کا ٹکینہ بیع قبرا بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑھے چار قیراط ہون مشتری اتنی ہی قیمت پر لے یا بیع منسوخ کرے اور اگر ساڑھی پانچ قیراط ہون تو بھی اسی قیمت پر لے لے اور بیع کو نہ خستہ یا منسوخ ہوگا اور نہ آدھا قیراط و اس لئے سیکنگا کیوں کہ الماس کو نوڑنے سے ضرر ہوتا ہے (قیراط ہر جگہ مختلف ہے) مکہ میں دو یا تین کا چوبیس

حصہ ہے اور عراق میں پانچ حصہ ہے)

(۵۵۰-۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شے ہو کہ اس کے ٹوٹے کر دیتے ضرر ہوتا ہے اور اس کی مقدار اور اس کی اجزاء اور تمام کی قیمت اور نقصان بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زیادتی ہو تو مشتری کو اختیار ہو کہ یا منسوخ کرے یا یہ سب ناقص ہو یا زیادتی اس حساب سے ہو کہ اس کے اجزاء اور تمام کی قیمت کی تفصیل جان کی گئی مثلاً ایک چادر تانے کی اس میں کہ یہ پانچ رطل ہے اور ہر رطل چالیس منسوخ ہوئے اور وقت تسلیم کے ساتھ چار رطل نکلے تو مشتری ایک سو اسی قرش دے کر لے لے یا ساڑھی پانچ رطل نکلے تو دو سو بیس قرش دے کر لے لے اور یا دو سو دو تون میں مشتری پانچ منسوخ کر دے

(ماوہ - ۲۲۶) اگر گزے ماہنی کے چیرین پہچے جائیں جیسی زمین اور لباس اور اشیاء ساہرہ (مثلاً چوبینہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہرگز کی قیمت اور تفضیل بیان کی گئی تو ان دو صورتوں میں حکم ادا و موزونہ جاری ہوگا کہ جب کے کڑے کرنے میں ضرر ہی اور جو متاع اور اور اشیاء کے کڑے کرنے میں ضرر نہیں ہوتا ہی مثلاً بات اور کپڑہ مثل مکدات کے و مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بچا گیا اور وہ بچاؤ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ کل بیع کل قیمت پر لیوے یا بیع منسوخ کر دی اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری لیگا اور ایسی ہی ایک تہاں کپڑہ اس بیان پر کہ ایک قبایں سکتی ہی اور وہ آٹھ گز ہے چار سو قرش کو بچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع منسوخ کر دی یا سات گز کو اسی قیمت پر لیلیو ہی اور اگر نو گز نکلا تب ہی مشتری اسی قیمت پر لیگا اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہی اور ہرگز و قرش کو ہی بچا گیا ہر وہ بچاؤ گز نکلا یا ایک سو پانچ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی چاہی بیع منسوخ کر دی اور چاہی کھاؤ گز نو سو چاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار چاس قرش کو لے لیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہی جو بقائے لئے یہ کہہ کر بچا گیا کہ وہ آٹھ گز ہی ایک گز پچاس قرش کو ہی اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع منسوخ کر دی یا نو گز چار سو قرش کو لے یا سات گز تین سو

پچاس ترش کو لے اور ابھی ایک طاقتور بنات کا اس پان پر کہ ڈیڑھ سو گز
ساتھ سات ہزار قرش کو بچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس ترش ہو اب ایک سو
پچاس گز نکلا تو مشتری چاہی بیع منسوخ کر دی یا ایک سو چالیس گز سات ہزار
قرش کو لے لیں اور جو زیادہ نکلا تو بقا زیادہ ہو وہ بائع لے لے گا

(ماوہ - ۲۲۷) اگر عدویات متفاوتہ ہے جائیں اور ب مجموع کی قیمت
پان کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہو اگر
کم یا زیادہ نکلی تو بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریو کا ریوڑ (منڈا) پچاس رس بکریو کا
ہزار قرش کو من اگر پوری نکلتے تو بیع صحیح و لازم ہو اور اگر کم یا زیادہ نکلتے تو
بیع فاسد ہوگی۔

(ماوہ - ۲۲۸) اگر عدویات متفاوتہ اس شرم سے بچے کہ مجموع کے ساتھ
اور ایک ایک کی قیمت پان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہو اور اگر
کم نکلی تو مشتری چاہی تو بیع منسوخ کرے اور چاہی مقدار موجود و مقدار غائِب کے
قیمت کے لیں اور اگر زیادہ بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریوں کا
اس پان پر کہ پچاس رس میں اور ہر رس پچاس ترش کو ہی اس بیع پچاس رس
نکھو تو مشتری کو اختیار چاہی بیع منسوخ کرے یا ساتری یا بیس سو قرش کو
لے لیں اور اگر کم رس نکلتے تو بیع فاسد ہوگی۔

(ماوہ - ۲۲۹) ان سب صورتوں میں اگر مشتری کو یہ علم ہو گیا ہو کہ

معکم ہی اور اوسے قبضہ بھی کر لیا تو قبضہ کے بعد اسکو اختیار نسخ نہیں ہے
فصل چارم جو چیزیں کہ بے ذکر ریج بیج میں داخل ہوتی ہیں
 اور جو کچھ کہ داخل نہیں ہوتے ہیں۔

(مادہ ۲۳۰) باعتبار عرفِ شہر کہ جو کچھ کہ بیج میں شامل ہوتے ہیں
 وہ سب بے ذکر داخل بیج ہونگے مثلاً حویلی بھی جائے تو باورِ پختانہ اور پانانہ
 بھی بے ذکر داخل بیج ہوگا اور باغچہ زیتون کا پچھا حاصے تو درخت زیتون
 بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورِ پختانہ اور پانانہ حویلی کے متعلقات ہیں
 اور باغچہ زیتون اوس میں کو کہتے ہیں جس میں درخت زیتون کے ہوں اور جس
 زمین میں درخت ہوں اسکو باغچہ زیتون نہیں کہتے ہیں۔

(مادہ ۲۳۱) جو چیز کہ بیج کا بزرگنا یا تاجی کہ اوس سے جدا نہیں ہو سکتا
 اور بیج بے اوسکے بی کار ہی بالضرور بیج میں بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے
 ساتھ اوسکی کچی کا اور دوددالی گائی کے ساتھ جو بفرش دوددالی گئی ہے
 اوسکے بچہ کا دودہ پیئے والا ہی بیج میں داخل ہونا ضروری گو ذکر نہ ہو
 کیونکہ قفل بے کچی کے کام کا نہیں ہے اور گائی بے بچہ کے دودہ نہ لگی۔

(مادہ ۲۳۲) بیج میں جو چیزیں بے ہوسے اور جڑے ہوسے ہوتے ہیں
 وہ بے ذکر اور بی تصریح بیج میں داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھ قفل جو کیوڑوں
 میں جڑا ہوا ہو یا آؤ خزانہ پانی کا اور چان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور

چمن، ہویلی کے حدود بن داخل و اور جو درخت کہ واسطہ سایہ و عجرہ
میران میں لگائے گئے ہیں اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پرانے
باب کے لئے ہو یہ سب بیج سے جدا نہیں ہیں بے ذکر اور بے تصریح
داخل بیج ہوئے

(ماود - ۳۳۳) جو چیزیں کہ بیج کے ساتھ شامل ہیں اور نہ اس کے
ساتھ متصل خبری ہو۔ ہیں اور نہ اس کا خبر گئے جاتے ہیں اور نہ شہر کی
عادۃ اور عرف میں شامل بیج ہیں وہ بے ذکر داخل بیج ہونگے مثلاً
حواشیا اور آداب منقولہ اشغال کے لئے ہیں کہ جہاں جابین لے جاتے ہیں
صند بن اور کرسی اور تخت ہویلی کے بیج میں بے ذکر داخل نہ ہوں گے اور اسے
بی لمیون اور بھولوں کے پورہ اور وہ درخت جو بہار بھولوں کے لئے جہاں ہیں
لے جاتے ہیں اور نہ اس کو ہماری عرف میں نصب کرتے ہیں (اور ہنگو
بند و ستون بن کو نڈو میں لگاتے ہیں) بے ذکر صریح داخل بیج ہوں گی
جہاں زمین اور درخت کے بیج میں بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہو اور پھل
داخل ہوگا پر لگام گھوڑی کا اور مہار اور کیل اونٹ کی اور جو چیزیں کہ عرف
اور عادت میں داخل بیج ہوتی ہیں بے ذکر داخل ہوں گے (مگر بند و ستون
میں لگام داخل نہیں اور مہار اور کیل داخل ہے۔
(ماود - ۳۳۴) جو چیز کہ بیج میں تابع ہو اس کا شن میں کہ حق نہیں ہے مثلاً

اونٹ پر ابھی قبضہ نہوا اور چلید چوری گئی تو قیمتیں سے موار کی قیمت وضع ہوئی
(ماوہ ۲۳۵) عقد میں وقت بیع کے الفاظ عام نہ لور ہوتے ہیں تو بیع
اشیاء مثلاً شامل ہوتے ہیں مثلاً مکان کے بیع میں بیع کا حقوق کا کہا تو اس میں
حق المرور وحق الشرب وحق المسلب داخل ہیں۔

(ماوہ ۲۳۶-۵) بیع کے بعد ابھی قبضہ نہونے پایا تھا کہ بیع میں کچھ زیادتی
ہوگی مثلاً گھوڑی سے بچہ دیا یا باغ میں پھل آیا اور ترکاریاں لگیں تو یہ
بیع بیع کے ساتھ مشتری کے ملک میں داخل ہونگے ^{مسجد} ^{مسجد}
باب سوم وہ مسائل جو قیمت سے متعلق ہیں۔ اوّلین فصل میں
فصل اول قیمت کی اوصاف اور احوال کے بیان میں۔

(ماوہ ۲۳۷-۵) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کر لینا لازم ہے بے ذکر اور بے
تقریر قیمت کے بیع فاسد ہے۔ قابل بیع

(ماوہ ۲۳۸-۵) یہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہو۔

(ماوہ ۲۳۹-۵) جب شے موجودی مشاہدہ اور اشارے سے علم حاصل ہو
اور جب غایب ہو تو مقدار اور وصف کہنا ضروری ہے۔

(ماوہ ۲۴۰-۵) جب نہر میں کئی طرح کے دنیا رہا جاری ہیں اگر قیمت

کوئی قسم خاص نہ ہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم درہم کا بھی ہے۔
(ماوہ ۲۴۱-۵) اگر بیع چند قرش برہوی اور کئی طرح کے درہم اور دنیا

۷۰۰۔ بیوٹھری جسمین سے جاہی اوتنے قرش کی قیمت کا حساب کر کے ادا
کرو۔۔۔ اور بایع کو بیانی خاص قسم نہیں لے سکتا ہے۔

(ماوہ - ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہو تو
وہی دنیا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرسی
یا ربامجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کر لیا ہے وہی دنیا ہوگا۔

(ماوہ - ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ من متعین کر لیا تو بھی متعین نہیں
ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بایع کو دیکھ لیا اور پہلو کو دوسرے
کام میں لیکر اور سونا مجیدی اوسے قسم کا ادا کر دیا تو بایع لیلیگا اور جو
تھا اوسے کے ادا کرنے پر جبر ہوگا۔

(ماوہ - ۲۴۴) اگر کسی من کے اخراج بھی جاری ہیں (مثلاً اٹھنی چونی
دوانی) تو مشتری جب عادت اور عرف بلد کے دیکھتا ہے۔ مثلاً بلد اسلام
بول میں ریال کے اخراج نہیں ہیں و مان آدما اور چوہتہا ریال نمودی کیگا۔

فصل دوم بیع کے وہ مسائل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہیں۔

(ماوہ - ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اسکی قسط بندی کرنا بیع مجسم

(ماوہ - ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی میں مدت کا معلوم اور مبین
ہونا ضروری۔

(ماوہ - ۲۴۷) جب تاخیر من پر بیع منعقد ہوئی کہ فلان دن یا فلان

یا فلان سال یا فلان وقت بر دین گے جو عاقدین کو معلوم ہے مثلاً روزِ شنبہ
یا روزِ نوروز تو بیع صحیح ہے۔

(ماوہ ۲۴۸-۵) اور اگر مدت معین نہ ہو مثلاً بارش بر قیمت دین تو بیع ناجائز

(ماوہ ۲۴۹-۵) اگر قرض میں مدت معین نہ ہو تو ایک مہینہ سے زیادہ مدت
نہ لین گے۔

(ماوہ ۲۵۰-۵) شروع مدت اور شروع قسط حسب شمار ہوگی کہ بیع شتری کو
دنیسکے مثلاً بایع نے عقد کر ایک سال کے بعد بیع شتری کو دی اور بیع بنا خیر
مدت یک سال منعقد ہوئی تھی بایع اب بعد یک سال کے روز تسلیم سے اور بعد
سال کے روز عقد سے من طلب کرے گا۔

ماوہ ۲۵۱-۵ بیع مطلق بے مدت بن قیمت فوراً ادا ہونی چاہئے
اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق میں اس قدر مدت اور اس قدر قسط بنی ہو تو
تو اتنی مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک سجد بے مہینہ
فوراً قیمت دیوی اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو یا مدت یا قسط یا مہینہ
یا ایک مہینہ ہو جائے گا۔

باب چہ ارم عقد کے بعد قیمت اور بیع میں معروف گئے
اس میں دو فصل ہیں فصل اول عقد کے اور فصل دوم بیع کے
باب کا قیمت میں اور بیع میں قسط کو نہ لکھیا

(۲۵۲۵ و ۲۵۲۶) بایع بعد عقد فطرہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہے کہ اپنے قرض خواہ کو شتری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے۔

(ما ۵۳۵) ایسے ہی شتری بھی قرضہ کرنے سے پہلے مع دو گنہ ہاتھ

یہ سکا تو مگر بشرطیکہ بیع زمین و در نہ منقولات میں ایسا نہیں کر سکتا ہے۔
 وفضل و دیگر عقد سے بعد بیع اور وصیت میں کم یا زیادہ کر سکتا بیان

(۲۵۴۵) بائع کو حتمی قرار ہے کہ بیع میں کچھ زیادہ کر دیا تو اگر مشتری

اوسى مجلس میں کہ جسین زیادتی کی گئی ہ زیادتی کو قبول کر لیو تو اس کا فی

اوس سے متعلق ہوگی اور اس کو وہ طلب کرے گا اور بائع کو اس زیادتی پر اگر

نہ امت ہو دی تو کچھ فائدہ ہو گا۔ اور اگر مجلس یادتی بنیاد بنوے اور بدادوں سے

قبول کیا تو اسکا اعتبار نہیں ہی مثلاً بائع نے منسل ترپوزج کر مشتری سے کہا کہ

مین نے مانج تر نور اور بھی آؤ مین زیادہ کر دے یعنی پچیس تر نور منسل و تر نور

دے اور مشتری نے اوسی مجلس میں زیادتی کو قبول کر لیا تو تجھیں تو بیس فرس کو

لیگا اور اگر اس مجلس میں قبول کیا تو کچھ اعتبار قبول کا ہوگا اور باقی سے

جبرائیل دلائیے۔

(۱۶۰۵-۲۵۵) اور اسمی عتق کے بعد شہر کی قیمت میں کچھ زیادہ

اور بائیسویں جلسہ زیادت میں قبول کر لیا تو جامعہ و مذاہب مشرقی

لیگا اور مشتری کو نہ امنہ سے کچھ فائدہ نہ ہو گا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو

ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دو سو قرش زیادہ کنی بائع نے اگر اس مجلس
دو سو قرش کی زیادتی قبول کی ہے تو بائع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر
مجلس زامیت میں قبول کنیا تو بائع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور
دو سو قرش زیادہ نہ لیگا۔

۱۷۵-۲۵۶) اور ایسی ہی بعد عقد کے بائع قیمت میں کم کر سکتا ہے اور
مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھ مال بچا اور بعد اس کے بیس قرش کم کر دے
تو بائع مشتری سے اسی قرش لے گا نہ زیادہ۔

(۱۷۵-۳۵۷) اور یہ زیادہ نہ کرنا یا کم کرنا بائع کا
قیمت میں سے گو بعد عقد کے ہی مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد مع
اس زیادتی اور کمی کے واقع ہو ہی ہے۔

۱۷۵-۳۵۸) جو زیادتی کہ بائع نے بیع میں کی ہے اس کے اصل عقد کے
میں قیمت لگائی جائیگی مثلاً آٹھ ترہیزوں میں قرش کو چکر بھر دو ترہیز اور بھی
زیادہ دے گویا دس ترہیزوں میں قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تھا کہ دو ترہیز
ملف ہو گئے تو اب مشتری آٹھ ترہیز آٹھ قرش لے گا اور بائع اس سے زیادہ
قیمت نہ لے سکیگا۔ اور ایسی ہی اگر بائع نے ایک ہزار گز زمین میں ہزار قرش کو
بچکر ایک سو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس میں زیادہ کو قبول
کر لیا۔ اب شیخ یہ کہ جو شفعہ چاہے اس سے زیادہ نہ لے سکتا۔

قرش کو لگا۔

(مادہ ۲۵۹ - ۲۵۸) اور ایسی مشتری اگر قیمت میں زیادہ کر لگا تو کل بیعے اصل اور زیادہ بیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کئے اور پہرہ زمین اس کے اصل حقدار کو دلا جائے گئی تو بائع سارے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہ زیادتی قیمت کی عافیت کے حق میں ہے شیفع اگر لگا تو دس ہزار کو لگا اور بائع شیفع سے باپتو قرش زیادہ نہ لگا۔

(مادہ ۲۶۰ - ۲۵۹) بائع جو قیمت کم کر دی تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس ہزار قرش کو زمین بچکر ایک ہزار قرش کم کر دیں تو شیفع نو ہزار قرش کو زمین لگا۔ (مادہ ۲۶۱ - ۲۶۰) بائع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کر دی تو اس کے حق میں صحیح ہے کہ وہ بیعہ ہرچہ جائزہ نہ لگائے۔
بر شیفع کل قیمت دیکر لگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بچھی اور معاف کر دی تو شیفع دس ہزار کو بیہ زمین لگا نہ مفت۔

(زیادتی قیمت میں مشتری جب کر سکتا ہے کہ اصل بیع قائم ہو ورنہ نہیں اور اس قیاس پر اگر عورت زندہ ہو تو مرد مہر زیادہ کر سکتا ہے اور اگر مر گئی تو مہر میں زیادتی نہیں ہو سکتی۔)

باب پنجم تسلیم اور تسلیم کے بیان میں۔ اوسمین جہ فصل میں
فصل اول تسلیم اور تسلیم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان میں۔

تسلیم بائع کے جانب سے اور تسلیم مشتری کے جانب ہوتا ہے۔
 (۵۷۲-۲۶۲) اگرچہ بیع میں قبضہ شرط نہیں پرچہ بیع پوری منعقد ہو جاوے
 لازم ہے کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بائع بیع مشتری کو دیوے۔
 (۵۷۳-۲۶۳) جب بائع بیع خالی کر دیوے تو یہ ہی تسلیم یا اور خالی
 کر دینے کی یہ صورت ہے کہ بائع مشتری کو اجازت دیدے کہ بیع برقبضہ
 کر لے۔ اور کوئی امر تسلیم کا مانع بھی نہیں ہوتا۔
 (۵۷۴-۲۶۴) جب بیع مشتری کو تسلیم ہوگئی تو اس کا قبضہ ثابت ہوگیا۔
 (۵۷۵-۲۶۵) چونکہ بیع مختلف ہوتی ہے اسلئے ہر ایک بیع کی صورت تسلیم
 علیحدہ ہے۔

(۵۷۶-۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پرچہ بائع نے مشتری کو اذن دیدیا کہ
 دیکھ کر سے تو یہ ہی تسلیم ہے۔
 (۵۷۷-۲۶۷) جب زمین میں کھیتی کھڑی ہے بائع سے زمین جبراً خالی کر
 کہ کھیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے۔
 (۵۷۸-۲۶۸) جب بھل دار درخت بیچے جاوے تو بائع کو کہیں کہ پل
 اڑنا رلوا درخت خالی کر کے مشتری کو دیدیو۔
 (۵۷۹-۲۶۹) اگر بھل ہی بیچے جاوے تو بائع کا مشتری کو یہ کہنا
 کہ بھل اڑنا رلوا تسلیم ہے۔

(ما ۵-۲۴۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل نہو مثلاً حویلی اگر مشتری اسکے اندر موجود ہی تو بائع کا یہ کہدینا کہ میں نے تجھ کو تسلیم کر دیا ہے ^{ملاحظہ فرمائیے} اور اگر مشتری اسکے اندر نہیں ہے مگر اسکے پاس ہے کہ فوراً دروازہ بند کر سکتا ہے اور قفل لگا سکتا ہے تو بائع اتنا کہدینا کہ گہرینے سمجھو و پڑا کافی ہے اور اگر اسکے پاس نہیں ہے تو اتنا زمانہ اگر گزر جاو کہ مشتری وہاں تک جا کر داخل کر سکتا تھا کافی ہے۔ ^{بلال سلیم علیہ السلام بدات خود ملا قبضہ مشتری بند}

(ما ۵-۲۴۱) بائع نے اگر مشتری کو کونھی گھر کی دیدی تو مشتری کا قبضہ ہو گیا۔

(ما ۵-۲۴۲) حیوان کا سرمایہ کان یا رسی جو اسکے گلے میں ہے پکڑ لیا کافی ہے اور اگر حیوان ایسی جگہ پر کہ مشتری نے وقت اوپر قابض ہو سکتا ہے اور بائع نے اسکو دکھلایا اور قبضہ کا اون دیدیا تو یہ بھی قبضہ (ما ۵-۲۴۳) کیلاٹ کو پا پکڑا اور موزونات کو قول کر مشتری اس طرف میں جبر دینا کہ اسکے لئے مشتری نے تیار رکھا ہے قبضہ ہے۔ ^{نہیں ہے} (ما ۵-۲۴۴) سامان مشتری کے ہاتھ میں دیدیا یا اسکے پاس رکھا یا اسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدیا قبضہ کے لئے کافی ہے۔

(ما ۵-۲۴۵) اگر بہت چیزیں صندوق میں ہیں یا ایسی جامین ہیں کہ اوپر قفل لگ سکتا ہے تو کونھی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہے مثلاً گیسٹ

انبار اور کتابوں کا صندوق جو جلد بیچے گئے ہیں کھنی دینا اور اجازت دینا ہے
(ما ۵-۲۷۶) بیع مشتری کا قبضہ دیکھ کر منع ٹکرے تو یہ ہے قبضہ
کی اجازت ہے سکتا سر لہ اقبال

(ما ۵-۲۷۷) بے اجازت بیع کے مشتری قبضہ نہیں کر سکتا جب تک
کہ قیمت ادا نہ کرے۔ اور اگر بے اجازت قبضہ کر بھی لیا اور اس کے قبضہ
میں بیع تلف ہوگی یا اوسمین کچھ عیب پیدا ہو گیا تو یہ ہی قبضہ مقصور ہوگا۔

فصل ثانی اسمین وہ مادہ ہیں کہ جن میں بیع کے روکنے کا بیع

(ما ۵-۲۷۸) جس بیع میں قیمت کے لئے کوئی مدت نہ پڑی ہو اور
فی الحال دینا ہو تو بیع جب تک کہ کل قیمت نہ لیلیوے ^{بیع شرط} بیع روک سکتا ہے
(ما ۵-۲۷۹) اگر بے اشیا بیچے ہیں اور ہر ایک کی قیمت بیان ہو

یا نہ ہو جب تک کل قیمت نہ لیلیوے تب تک کل بیع بیع روک سکتا ہے۔

(ما ۵-۲۸۰) اگر مشتری قیمت کے عوض کوئی چیز بیع کے پاس گرو کر
یا کسی کو ضامن دیوے تب بھی بیع بیع روک سکتا ہے۔

(ما ۵-۲۸۱) اگر بیع نے قیمت لینے سے پہلے بیع مشتری کو دیدی تو
اچھا حق ساقط کر دیا اب یہ اس کو اختیار نہیں ہے کہ بیع مشتری سے واپس

کر لیں اور قیمت لینے تک اس کو روکے رکھے۔ ^{اگر روکے جائیں گے} مشتری کا ہاتھ ہوتا ہے
(ما ۵-۲۸۲) اگر بیع نے مشتری کو یہ کہہ دیا کہ زر قیمت دو میر کو دیدے

اور مشتری نے قبول کر لیا تو اب بایع کا حق زایل ہو گیا اور بیع مشتری کو فوراً دیدیوے گا۔

(مادہ ۲۸۳) اگر کوئی شخص بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہ حق نہیں کہ بیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو بڑی ہے قیمت لے سکیگا

(مادہ ۲۸۴) اور ایسے ہی اگر اوٹا بیع بے مدت ہوئی تھی اور بہر مدت سے عقد کے اندر جو اس عقد پر بیع ہو گیا ہے اس کے

فصل سوم - تسلیم کی جا رہی کے بیان میں (کہ بایع مشتری کو بیع لے گا)

(مادہ ۲۸۵) عقد مطلق اس بات کی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس گاہ

بیع موجود ہی وہاں ہی دیوے مثلاً ملکہ اسلام بول میں تکفور طاعی کے گئیوں خریدے جو وہاں ہی موجود ہیں پس مشتری تکفور طاعی میں جائے

گئیوں لیکانہ یہ کہ بایع اسلام بول میں پونچا دیوے۔

(مادہ ۲۸۶) اگر مشتری وقت بیع کے سلام نہیں کہ بیع کہاں ہی کر لیا بیع

سلام ہوا کہ فلان جائے ہے پس مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول کرے اور جس جاکہ بیع اب موجود ہی وہاں جاکر لیلیوے۔

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہو کہ بایع بیع فلان جائے پونچا کرے تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہاں پونچا دیوے۔

فصل چہارم بیع کے پونچا نیکی شقت اور اس کے لوازم کے بیان

(مادہ ۲۸۸) زرخشن کا تون اور گنا اور پکنا مشتری کے ذمہ ہے
اور اسکی اجرت مشتری دیکھنا بایع -

(مادہ ۲۸۹-۵) بیع مکیدات کا کیل کرنا اور موزونات کا تون بایع
ہے اسکی اجرت بایع دیکھنا مشتری -

(مادہ ۲۹۰-۵) جو چیز کہ مجازۃ بیع ہوئی اس کے اوپر جو خرچ ہو گا وہ مشتری
پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا۔

اور ایسی ہی گہیوں جو مجازۃ ہو کھلیاں میں نکالنا اور ملا کر لجانا مشتری پر ہے
(مادہ ۲۹۱-۵) اور کٹڑی وغیرہ جا بوندوں پر ملا کر لٹاسے ہیں اور کٹڑی
کے گیتھ تک بونچنا موافق عادت اور عرفا ہر بلد کی ہے -

(مادہ ۲۹۲-۵) اسناد اعد وثیقہ اور سالوں کا لکھنا مشتری کے ذمہ ہے
بیع پر شہادت اور گواہی محکمہ میں بایع لایگا۔

فصل نمبر ۳ اس میں جو مادہ ہیں اون میں بیع کے ہلاک اور تلف ہو سکتا ہے
(مادہ ۲۹۳-۵) ابھی مشتری کا قبضہ نہ ہوا تھا کہ بایع کے ماتھے میں بیع
تلف ہو گئی تو بایع کا مال تلف ہو گا مشتری کا -

(مادہ ۲۹۴-۵) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوئی تو مشتری کا مال
تلف ہو گا بایع کا -

(مادہ ۲۹۵-۵) مشتری نے بیع پر قبضہ تو کر لیا مگر قیمت ادا نہ کی تھی مگر

بائع کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بیع والے کے لیے بلکہ مثل حوالہ قرض خواہوں کے
وام مساوی (سرسن) کا حق دار ہوگا۔

(۲۹۶-۲۹۷) مشتری پہلے اس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے

مفسس ہو کر مر گیا تو بائع بیع اپنے قبضہ میں رکھ کر اس کے ترکہ میں تمام قیمت

لیگا اور حاکم بیع چپ کر تمام قیمت بائع کی ادا کروا دیگا۔ اور اگر بیع

اوستے کو نہ بلکہ کہ مشتری نے خریدی تھی بلکہ کم کو بلکہ تو یہ قیمت بائع علیکر

بایکا دعویٰ اس کے ترکہ میں مثل اور قرض خواہوں کے بدام مساوی

(سرسن) کرے گا۔ اور اگر زیادہ کو بلکہ تو اپنی قیمت بائع لیگا اور باقی

اس کے اور قرض خواہوں کا حق ہے۔

(۲۹۷-۲۹۸) بائع نے قیمت لے لی اور بیع نہ دیا اور مر گیا مشتری

اپنے بیع لے لیگا کہ بیع بائع کے ہاتھ میں امانت تھی اور قرض خواہوں

اوس میں کچھ حق محفوظ ہے۔

فصل ششم خریدنے کے لئے یاد دیکھنے کے لئے حوالہ

لیا جاوے

(۲۹۸-۲۹۹) مشتری نے خریدنے کے ارادہ ایک چیز پر قبضہ کر لیا

اور قیمت کا بھی ذکر کیا اور مشتری کے قبضہ میں جا کر تلف ہو گئی اگر قیمت

ہی تو اس کی قیمت اور مثالی ہی تو اس کی مثل مشتری پر لازم ہوگی اور اگر

مثل غدر وغیرہ

بے ذکر قیمت مشتری کچھ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتھ میں امانت
 ہو اگر تلف ہوا تو مشتری کچھ نہ دیگا مثلاً بائع نے کہا کہ یہ گھوڑا ہزار
 قرش کو ہی تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لے لینا وہ لے آیا اور مرگیا تو گھوڑے کی
 قیمت مشتری دیگا۔ اور اگر بائع نے کہا کہ یہ گھوڑا لیجاؤ مگر پسند نہ آئے
 تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مرگیا اب مشتری کچھ نہ دیگا کہ یہ گھوڑا ادا کے
 ہاتھ میں امانت آیا تھا۔

(مادہ ۲۹۹) اگر کوئی چیز صرف دیکھنے کے لئے لائے کہ آپ ادا کو
 دیکھیں بادوسرے کو دکھائیں گے نو بے نقدی اگر وہ چیز تلف ہوگئی
 تو کچھ دینا نہ پڑے گا کیونکہ وہ چھڑاؤ سکی پاس امانت تھی۔

باب ششم خیارات کے بیان میں۔ اوہمین سات فصل میں
فصل اول خیارات کے بیان میں۔

(مادہ ۳۰۰) ہر شخص کو بائع ہو یا مشتری یہ جائز ہے کہ انہی اپنے لئے
 یہ شرط کر لیں کہ ہم کو اتنی مدت کا اختیار ہو۔ کہ ہم بیع قائم رکھیں یا منسوخ
 کر دیں ادا کو اختیار شرط کہتے ہیں۔ (لیکن مذہب حنفی مفتویہ یہ ہے کہ تین دن
 زیادہ کا اختیار نہیں ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا اختیار مقرر کیا جاوے اسی مدت میں منسوخ
 ہو کر بیع منسوخ کر دیں۔

(مادہ ۳۰۲) جب بیع کا منسوخ کر لیا اور اس کا قیام رکھنا قبول سے ہوتا ہے
و یسا ہی فعل سے بھی ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۳۰۳) اجازت قولی یہ ہو کہ ایسے لفظ برتن جو رضامندی
اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کریں مثلاً کہے کہ میں راضی ہوا اور
میں نے بیع جائز کی۔ اور منسوخ قولی یہ ہو کہ... نقد کہو جو مارضامندی پر
دلالت کریں مثلاً میں نے بیع منسوخ کی یا بیع ترک کی۔

(مادہ ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہو کہ ایسا کرے جو اجازت اور
رضامندی پر دلالت کرے۔ اور منسوخ فعلی وہ ہو کہ ایسا کام کرے جو منسوخ و
رضا پر دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار و رد ایسا تصرف کرے جیسا
اپنی ملک میں کرتے ہیں کہ بیع کے لئے پیش کرے یا کرے یا کرے یا کرے
اس سے بیع جائز اور لازم ہوگی اور اگر بائع صاحب خیار بیع میں مالک
تصرف کرے تو بیع منسوخ ہوگی (یا مشتری صاحب خیار بیع واپس نہ کرے یا نہ کرے
واپس مانگ لے تو یہ منسوخ پر دلالت کرتا ہے) یا صاحب خیار زرضن کا
اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دے تو یہ فعل جائز بیع ہے۔

(مادہ ۳۰۵) یا وجود گزر جانے مدت سے کہ نہ منسوخ ہوا اور نہ حوا
بیع تو بیع جائز اور لازم ہوگی۔

(مادہ ۳۰۶) یہ خیار شہر طمیراٹ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر بائع صاحب

مدت خیابین مرگیا تو مشتری مالک ہو جاویں یا بیع کے وارثوں کو کچھ حق نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو بیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثوں کو حق منسوخ واسترداد نہوگا۔

(ماوہ - ۷۰۷) اگر دونوں کو اختیار ہی اور کسی ایک نے منسوخ کر دیا تو بیع منسوخ ہوگی اور اگر ایک نے بیع جائز کر لی تو اسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسرا کا اختیار مدت خیابین تک باقی رہیگا۔

(ماوہ - ۷۰۸) اگر بیع نے اپنے لئے اختیار کیا تو بیع یا بیع کی ملک میں خارج نہوگی اوسکی ملک ہی۔ اب اگر مشتری نے قبضہ کر لیا اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو جو من کہ اس میں ٹھہرا تھا دنیا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو اوسکی قیمت اوسدن بازار میں اوتھی کہ جب دن مشتری نے اوس پر قبضہ کیا تھا۔ (ماوہ - ۷۰۹) مشتری نے اگر اپنے لئے اختیار کیا تو بیع یا بیع کی ملک میں منسوخ اب اگر مشتری قابض ہو گیا اور تلف ہوگئی تو مشتری من دیگا جو اس میں تھا۔

فصل دوم خیابین وصف کے بیان میں۔

(ماوہ - ۷۱۰) اگر ایک مال میں ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ باعث رغبت اور خریداری کا ہوا۔ اب اگر بیع میں وہ وصف نہ پایا گیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع منسوخ کرے یا کل من پر جو ٹھہرایا لیلیوے اور اوسکو خیار وصف کہتے ہیں۔ مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دو دو دیتی ہے اور ہر بہہ معلوم

کہ وہ دودھ والی نہیں ہے یا رات کے وقت گینہ بچا کہ یہ سبز رنگ
 ہے اور وہ زرد نکلا تو ان دونوں صورت میں مشترک اختیار ہے
 (مادہ-۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب خیار
 وصف مرگیا تو اس کے وارث کو بھی وہ اختیار ہے۔
 (مادہ-۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر بیع میں مال کا نقص
 کرے تو اس کا خیار باطل ہو گیا۔

فصل سوم خیار نقد کے بیان میں۔

(مادہ-۳۱۳) اگر یہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زر میں دینگے
 تو صحیح ہے اور اس کو خیار نقد کہتے ہیں۔

(مادہ-۳۱۴) اگر وقت معین تک زر میں ادا نہ ہوگا تو بیع فاسد ہوگی
 (مادہ-۳۱۵) اگر مشتری اس صورت میں مدت کر اندر مرگیا تو بیع

باطل ہوگی۔

فصل چارم خیاراتعین کے بیان میں۔

(مادہ-۳۱۶) جب بیک چیز کی قیمت جدا بیان ہوئی اور یہ شرط

ہوئی کہ مشتری ان میں سے جو چیز چاہی لیوے یا بائع جو چیز چاہی دے تو

صحیح ہے اس کو خیاراتعین کہتے ہیں۔

(مادہ-۳۱۷) خیاراتعین میں تعین لازم ہے۔

(مادہ ۳۱۸) خیار حقین والے کو لازم ہے کہ جو خریدت متعینہ کے انقضاء پر لینا پر متعین کر لے۔

(مادہ ۳۱۹) خیار حقین بھی میراث ہوتا ہے یعنی جیسے مشتری خیار حقین والے پر انقضاء مدت کے بعد چر کیا جاتا ہے کہ ان اشیاء میں سے ایک شے متعین کر کے اس کی قیمت ادا کرے جو اس کے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اس مدت میں مشتری مر گیا تو اس کے وارث پر چر ہوگا کہ اسی مدت میں ایک چیز متعین کر کے اس کی قیمت ادا کر دے۔

فصل پنجم خیار الرویہ کے بیان میں۔

(مادہ ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھی خرید لے تو اس کو اختیار ہے کہ جب چاہے بیع منسوخ کرے یا قبول کرے اس کو خیار روتہ کہتے ہیں۔

(مادہ ۳۲۱) خیار روتہ میراث نہیں ہے اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مر گیا بیع تمام ہو گئی اور وارث کو اب خیار نہیں رہا۔

(مادہ ۳۲۲) بائع کو خیار روتہ نہیں ہے اگر ان کا مال مورد وثق ہو جائے یا بچا تو اس کو اختیار نہیں ہے کہ دیکھنے کے بعد بیع منسوخ کر سکے۔

(مادہ ۳۲۳) اس بحث میں اتنا ہی دیکھ لینا اور واقف ہونا کافی ہے کہ مقصود اصلی معلوم ہو جائے مثلاً صرف نقش اور نگار کا جو کسی کپڑے وغیرہ پر لگائے ہوئے ہیں دیکھ لینا کافی ہوتا ہے اور کسی جگہ صرف دل کا دیکھنا کافی

ہوتا ہی مثلاً جازم وغیرہ پر نقش اور اسکا دلدار ہونا دکھایا جاتا ہو اور جو
 بکری بکھرنے کے لئے لیجاتی ہو اسکی تہن دیکھی جاتی ہو اور جو بکری کہ
 گوشت کھانے کے لئے لیجاتی ہو اسکی کمر اور جو ٹرٹھول لیتے ہو اور
 کھانے اور پیسے کے خریدین چکھ لیتے ہو۔ یہ باتیں اگر مشتری کر لین
 رویت تمام ہو گئی اور بیع منعقد کامل ہو گئی اب مشتری کو کچھ اختیار نہیں با۔
 (مادہ ۴۲۴) جن خریدوں میں نمونہ کے دیکھنے کا دستور اور امتین
 نمونہ دیکھنا کافی ہے۔

(مادہ ۴۲۵-۴۲۵) اگر نمونہ کے خلاف شکلے تو مشتری کو اختیار ہے کہ
 چاہی لیوے چاہی پھر دیو جیسے گیون اور گھی اور تیل درود خرید
 کہ ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہو مثلاً شطرنجی اور بات وغیرہ
 اگر نمونہ سے کم شکلے تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہی لیوے یا نہ لیوے
 (مادہ ۴۲۶) جو بیلی اور گھر وغیرہ زمین کے لینے میں ہر مراٹھری کا
 دیکھنا ضروری پر جان ایک ہی طور پر گھر بنائے جاتے ہوں تو فقط ایک
 ہی کوٹھری کا دیکھنا کافی ہوگا۔

(مادہ ۴۲۷) بہت مختلف خریدیں جو ایک ہی صفحہ میں پہنچنے کی
 ہیں ہر ایک کا دیکھنا ضروری ہے۔
 (مادہ ۴۲۸) مختلف اور متفاوت اشیاء جو مول لین اور کچھ

۴۴
اور کچھ نہ دیکھیں پراکٹو بھی دیکھا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ سب لیوے
یا سب واپس کر دی یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ جنکو دیکھا تھا وہ تو لہو اور
جنکو پہلے نہ دیکھا اب پسیر دے۔

(ماوہ ۵۲۹) اندہی کے بھی خرید و سرخست بیع و گریب لوی خیر
اس طرح خریدی کہ اس کا وصف معلوم نہ ہو کہ مثلاً ایک حویلی خریدی اور
اس کا حال اس کے روبرو بیان نہوا پھر جب بیان ہوا تو اس کو اختیار
کہ لیوے یا نہ لیوے۔

(ماوہ ۳۰۵) اندہی کے روبرو کسی خیر کا سبب حال بیان ہو گیا اور
خرید لی اب اس کو اختیار نہیں رہا۔

(ماوہ ۳۱۳) اندہی نے گہڑ ٹولنے کی خبر ٹٹول لی اور سونکھنے کی خبر
سو نکھلی اور چھپنے کی خبر چھپے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہے۔

(ماوہ ۳۲۵) اگر بارادہ خریداری ایک خیر دیکھی اور نہ خریدے
پھر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہے پر دیکھا کہ پہلے سے کچھ متغیر ہو گئی ہے
تو اس کو اب اختیار ہے۔

(ماوہ ۳۳۳) وکیل یا بشر اور وکیل بالقض کا دیکھ لینا موکل کا دیکھ لینا

(ماوہ ۳۴۷) جس شخص کو مشتری نے بھیجا کہ بائع سے بیع مانگ
لاوی اس کو رسول کہتے ہیں اس کا دیکھ لینا کافی ہوگا۔

(ماوہ ۳۵-۳۳) مشتری نے جو شے دیکھے خریدے اور اوسمین مانگنا
تصرف کر دیا تو اب مشتری کو اختیار نہیں رہا۔

فصل ششم خیار العیب کے بیان میں۔

(ماوہ ۳۶-۳۴) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہ ذکر ہے کہ بیع عیب سے

پاک ہے یا عیب دار ہے اور یا صحیح و سالم ہے یہ حکم ہے کہ بیع سالم اور بیع عیب

(ماوہ ۳۷-۳۵) ایک شے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو

مشتری کو اختیار ہے کہ پھیر دے یا اوس قیمت پر لے لے اور یہ ہو گا کہ اس

عیب کے عوض کچھ قیمت کم کر دی اسکو خیار عیب کہتے ہیں۔

(ماوہ ۳۸-۳۶) جس چیز سے تاجرون کو پر گھٹے اور جا بھنے والوں

قیمت گھٹ جاتی ہے اسکو عیب کہتے ہیں۔

(ماوہ ۳۹-۳۷) جو عیب بیع میں کہ بائع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہے۔

(ماوہ ۴۰-۳۸) جو عیب کہ بیع میں قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا

وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے۔

(ماوہ ۴۱-۳۹) بائع نے ذکر کر دیا کہ بیع میں اتنے عیب ہیں اور مشتری

باوجود اسکی خرید لیا تو مشتری کو اب اختیار نہیں رہا۔

(ماوہ ۴۲-۴۰) اگر بائع نے یہ کہہ کر بچا کہ جتنے عیب بیع میں ظاہر ہوں

اوس سے بری ہوں تو اب مشتری کو اختیار نہیں رہا۔

(ما ۵۳۳) اگر مشتری نے جمع عیوب قبول کر لیا تو پھر اسکا دعویٰ
 خیا عیب کا باقی نہیں رہتا مثلاً اوسنے گھوڑا لیا کہ اسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوئی ہے
 اور ٹانگہ بھی پڑا اور ابھی عیب میں تو اب اسکو صلاحیت نالاش کنہی
 (ما ۵۳۴) مشتری کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوئی اور اسنے
 بیع میں تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہ رضا بالعیب
 اب اسکو اختیار عیب نہ رہا۔

(ما ۵۳۵) اگر مشتری کے پاس بیع میں عیب پیدا ہوا اور اب
 بیع میں عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری رد کر سیکے گا بلکہ عیب قدیم کے
 سبب سے جو نقصان قیمت میں آیا ہو و تبا یاع سے پھیر لے گا۔ مثلاً
 مشتری نے تہان لیکر چادر وغیرہ بنائی اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو
 باع سے نقصان قیمت لے لیگا۔

(ما ۵۳۶) نقصان قیمت جانچنے اور انکٹنے والوں کے کہنے سے
 معلوم ہوتا ہے جو بے طمع اور بے غرض ہوں پہلے اسکا انکوائیا جائے کہ یہ
 تہان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تھا اور اب جو یہ عیب قدیم
 تو کیا قیمت کا ہے ان دونوں کے تفاوت میں جو نسبت ہو اس حساب سے
 اصل ثمن میں سے مشتری کو باع سے واپس دلوائینگے مثلاً ایک تہان مشتری
 ساٹھ قرش کو لیا اور کتر دایا اور یہ معلوم ہوا کہ اس میں عیب قدیم بھی تھا

اب آئینے والوں نے کہا کہ اصل تہان ساٹھ قرش کو تھا اور اس عیب
قدیم کے سبب سے بنی تالیس قرش کا ہی تو مشتری بند راہ قرش بائع سے
لے لیگا اور اگر اوھون نے اصل تہان انسٹی قرش کا اور عیب قدیم سے

ساٹھ کا بتلایا ان دونوں میں بیس قرش کا فرق ہی جو انسٹی قرش کا
ربع ہی پس ساٹھ قرش زرشن میں سے ایک ربع یعنی بند راہ قرش
مشتری بائع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور
عیب دار کی قیمت چالیس قرش تباے اور فرق دو ٹوین دس قرش
جو پچاس قرش کا پانچواں حصہ ہی پس مشتری پانچواں حصہ بارہ قرش بائع سے

(ما ۵ ۴۷) بیس ایک عیب مشتری کے یہاں پیدا ہوا تو بائع سے
عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کی یہاں پیدا
ہوا تھا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ بائع کو عیب قدیم واپس
دیوے مثلاً کھورہ جو بیمار ہوا تھا اچھا ہو گیا۔

(ما ۵ ۴۸) یا جو یکہ مشتری کی یہاں عیب پیدا ہوا بائع راضی ہو گیا
کہ جب کو عیب قدیم اور عیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار ہو گیا
اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری باوجودیکہ
عیب قدیم تھا اور اسکے یہاں بھی عیب پیدا ہوا تو صرف مالکانہ کیا
مثلاً چھ الا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ اپنے اس تصرف سے
بچ گیا تھا اور نہ اس کا کوئی نقصان

بائع کو واپس لینے سے روک دیا کہ بائع یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اپنا کپڑا کترا ہوا لے سکتا تھا تنہی کیونچہ یا اب نقصان میں کیون دون۔ مگر اسمین شرط یہ ہے کہ کوئی اور امر مانع نہ ہو کہ بائع نہ لے سکے۔
 (مادہ ۳۴۹) اگر مشتری نے کوئی چیز زیادہ کر دی مثلاً کپڑہ سلوا یا یازگوا یا یا زین میں درخت لگوا دی تو بعیب قدیم واپس نہ کر سکیگا۔
 (مادہ ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بائع بعیب قدیم اور عیب حادثہ پر راضی ہو گیا اور چاہا کہ قیمت جو مشتری نے سلوایا یا زگوا لیا مشتری کے لئے لیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا۔ پس اگر مشتری نے بیچ ڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بائع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا۔

(مادہ ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ میں خریدی اور باجی قبضہ ہوا کہ بعض میں عیب ظاہر ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل عوض کل من لیوے یا یکل واپس کرے یہ نہ ہوگا کہ عیب دار واپس کرے اور بے عیب عوض اسکی قیمت کے لیوے اور اگر قبضہ کر چکا تھا کہ بعض میں عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اسکی قیمت کے لے سکیگا پھر یہ جب جائز ہے کہ عیب دار کو جدا کرنے میں ضرر ہو۔ اور بے رضامندی بائع کے سب بیع واپس نہ کر سکیگا۔ مثلاً دو ٹوپیاں چالیس قرش کو لین

قبضہ سے پہلے ایک بن عیب نکلا تو دونوں واپس دیگا۔ اور قبضہ کے بعد بن عیب نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اس کی قیمت پر لگا اور دونوں بے مرضی بائع کے واپس نہ دیگا اور اگر جدا جدا کرنے میں ضرر ہو یا مثلاً جوڑا جوتے کا تو اب جوڑا واپس کر کے اپنی قیمت واپس لیگا۔

(مادہ ۳۵۲) ایک جنس میں سے کچھ خریدا اور قبضہ کیا مثلاً مکیت میں سے یا موزونات میں سے اور اس میں سے بھی کچھ عیب دار نکلا اور کچھ بے عیب تو اختیار کر کے سب لیوے یا سب واپس کر دی

(مادہ ۳۵۳) اگر گہیوں اور جو وغیرہ غلہ میں مٹی ملی ہو یا اگر تھوڑی عادت کے موافق تو بیج صحیح ہو اور اتنی بیج ہو کہ لوگوں کے نزدیک عیب گنا جاتا ہو تو مشتری کو اختیار ہے لیوے یا واپس کر دی۔

(مادہ ۳۵۴) اندے اور اخروٹ اور جوان کے مانند ہیں اگر ان میں کچھ خراب نکلے مگر اتنی کہ عادی میں بہت نہ گنے جائیں مثلاً ایک سو تین دس تین اندے خراب ہیں تو معاف ہوں گے۔ اور اگر بہت ہوں مثلاً ایک سو تین دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا۔

(مادہ ۳۵۵) اگر بیج ایسی نکلی کہ اس سے کچھ انفعال نہیں ہو سکتا تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری لے لیگا۔ مثلاً اخروٹ اور اندے سب خراب نکلے اور ان سے کچھ نہیں ہو

فصل ہفتم غبن اور دھوکا دینے کا بیان -

(مادہ ۳۵۶) بیع میں اگر غبن فحش ہو پھر دھوکا ہو تو مشتری جو غبن ہوا اس سے بیع منسوخ کر کے گاہک کو چاہے کہ مال یتیم ہو ورنہ تو بیع منسوخ ہو گا اور یہ ہی حکم مال وقف اور مالیت امدل کا ہے یتیم مستحق ہر مسئلہ میں (مادہ ۳۵۷) اگر ثانیہ ہو کہ غبن کیا اور وہ دھوکا دینے والا ہو تو بیع منسوخ کر سکتا ہے۔

(مادہ ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دھوکے میں آیا اور غبن فحش وارث دعویٰ غبن نہ کرے گا کہ یہ دعویٰ دھوکائی میراث نہیں ہوتا۔ (مادہ ۳۵۹) مشتری کو علم ہو کہ غبن فحش اور دھوکا ہے تو اگر وہ تصرف مالکانہ کیا تو اس کا امتیاز اور حق دعویٰ ساقط ہو گیا۔ (مادہ ۳۶۰) اگر بیع حبس غبن اور دھوکا ہو اہلک ہو گئی یا زمین پر مشتری نے گھر بنا لیا تو اب بیع منسوخ نہیں کر سکتا ہے۔

باب ساتواں بیع کے اقسام اور ان کے احکام کا بیان -
اس میں چھ فصل ہیں -

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان -

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ رکن بیع صادر ہو جو اہل ہو یعنی عقل مند اور تمیز دار ہو یا اس کے طرف نسبت نا بالغ بخل خرد یا تر عقل نہ ہو

کر جوین قابل اوسکے حکم کے۔
 ۲۳۳ مادہ ۲۳۳۔ اعلیٰ درجے کے ایک زمین خلیں و باطل ہے۔ جیسا
 مچھون کی۔

۲۳۴ مادہ ۲۳۴۔ جو شخص نے ایک بیع اوپر بیع ہو وہ موجود ہو
 اور انہی کے بیچ ترمی و ترمی کے اور مال قبیح بھی ہو۔ پس جو
 کہ وہ دوسری یا اوسکے دینے پر قدرت نہ ہو۔ یا وہ مال قیمتی نہ ہو۔
 بیع باطل ہوگی۔

۲۳۵ مادہ ۲۳۵۔ باعتبار انعقاد و صدق بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض
 و صدق اس لیے کہ بیع شروع نہیں ہو سکتی۔ مثلاً بیع معلوم ہونے
 کے پہلے (۲۳۵) بیع نہ کر کے ایک گھوڑا بے یقین بچا۔
 یا قیمت میں خلل ہو (مثلاً یہ بیان ہوا کہ روپیہ چالی ہے یا چلتی
 مطلق روپیہ کا نام لیا) اس صورت میں بیع فاسد ہوگی
 (۲۳۶ مادہ ۲۳۶) بیع کے جاری ہونے کی یہ شرط ہے کہ بیع کا مالک
 ہو یا مالک کا وکیل ہو۔ یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو۔ اور بیع میں
 حق غیر بھی نہ ہو۔

(۲۳۷ مادہ ۲۳۷) اگر مشتری کا بیع فاسد میں قبضہ ہو جائے تو بیع جائز ہوگی
 اور مشتری بیع میں اس وقت تصرف کر سکتا ہے۔

(مادہ ۶۷) جب بیع میں کوئی خیار یا اجاؤت بیع لارم ہوگی
 (مادہ ۶۸) جس بیع میں کتب غیر متعلق ہو مثلاً بیع افضولی
 اور بیع مرسون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہے۔
فصل دوم بیع کے قسموں کے احکام کے بیان میں۔
 (مادہ ۶۹) بیع منعقد کا یہ حکم ہے کہ مشتری بیع کا مالک ہو جائے گا۔
 مالک ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایده نہیں ہوتا ہے اگر مشتری
 نے بائع کی اجازت سے قبضہ کیا بیع مشتری کے قبضہ میں امانت
 رہتی اگر بے لحدی ہلاک ہوئی تو مشتری ضمان ندیگا۔

(مادہ ۷۱) بیع فاسد میں بعد قبضہ کے اگر بائع نے اجازت
 دی مشتری مالک ہو جائیگا۔ اگر بیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو
 اس پر ضمان آسکا۔ یعنی اگر بیع مثلی ہو تو اس پر مثل کا دنیا لارم
 ہوگا۔ اگر قیمتی ہو تو اس کی قیمت دیگا کہ حسب قبضہ کیا تھا۔

(مادہ ۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرادو نو کو جائز ہے۔ مگر جب مشتری
 قبضہ میں ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسری کے ہاتھ بیچ دی یا کسی کو
 ہبہ یا مشتری نے اپنا کچھ مال دھیمین ٹڑا دیا۔ مثلاً حویلی کی تعمیر کی
 یا زمین میں دھت لگائی یا ایسا تصرف کیا کہ بیع کا نام بدل گیا مثلاً

گیہوں کو پکرا کر دیا تو اب حق نسخ باطل ہو گیا۔

(مادہ ۳۷۳) بیع فاسد جب نسخ ہو جائے۔ اور بائع ثمن لیچکا تو مشتری جب تک کہ اپنا ثمن واپس لے لے کر روک رکھے گا۔

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہے۔
(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہو دی تو کسی کو یہ اختیار نہیں ہے

کہ اس سے پہچھا جائے۔

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جو کو اختیار ہو کہ اس کو حق نسخ

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف میں جب اجازت ہو جائے تو حکم بیع کی مفید ہے

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی میں جب مالک نے یا ادسکے وکیل یا ادسکے

وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع نسخ ہوگی۔ اور اجازت

کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ بائع اور مشتری اور اجازت دینے والا

اور بیع سب موجود و قائم ہوں۔ اگر ایک بھی انہیں سے ہلاک ہو گیا تو اجازت

صحیح نہ ہوگی۔

(مادہ ۳۷۹) بیع متعاضد میں دو نوچرین مع تصور کی جاتی ہیں کہ اول

میں بیع کی شرائط کا اعتبار ہوگا۔ اگر تسلیم میں نزاع واقع ہو تو بائع

مشتری کو مشتری بائع کو معاً مال ادا کریں۔

فصل سوم بیع سلم کا بیان۔

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے یہی مشتری یا بیع کو کہتے کہ من نے ایک ذرا قرش تجھ کو سلم (پیشگی) دے گا ایک سو کس گہوں دے گا۔ اور اس سے قبول کر لیا بیع سلم منعقد ہوگی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیاء میں منعقد ہوتی ہے جو بمقدار اور وصف سے متعین ہو سکیں مثلاً جید (کھرا) ہونا اور خسیس یعنی (کھوٹا) ہونا۔
۳۸۲ مادہ کیلکلات اور موزونات اور گرنے سے ماپنی کی چیزوں کے

کیل اور وزن اور گرنے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات تقاریر کی مقدار جسے گنتے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اور اسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیے۔

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور جازم اور فرش یہ سب گرنے سے ماپنے کے چیزیں ہیں انکے واسطے طول اور عرض اور دل اور یہ کہ کس طرف سے ماپ جائے اور کہاں یہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لئے جنس کا بیان ہونا شرط ہے مثلاً گہوں یا چاول یا کھجور۔ اور اسکی نوعیت بھی شرط ہے مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جب کو ہمارے عرف میں بعل کہتے ہیں۔ یا نہر اور چشمہ وغیرہ

پانی دیا گیا ہو کہ جسکو سے کہتے ہیں اور بیان وصف بھی شرطی مثلاً
جید ہون یا جنس اور مقدار قیمت کی اور بیع کی معلوم ہو۔ اور یہ کہ
کب اور کس جگہ بھونچا دی بیان ہونا ضروری۔

ر م ا د ۵ ۷ ۸ ۹) اور سلم کے باقی رہنے کی یہ شرط ہے کہ مجلس عقد میں
قیمت ادا کر دی جاوے۔ اگر بے ادائے قیمت دونوں نے بڑھا
کی تو بیع سلم منسوخ ہوگئی۔

فصل چارم استصناع کے بیان میں۔

ر م ا د ۵ ۷ ۸ ۹) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلاں

پیراتنے قرش کے عوض بنادے اور اوسے قبول کر لیا تو یہ بیع استصناع

منعقد ہوگئی مثلاً مشتری نے اپنا پاؤں موچی کو دکھلایا اور کہا کہ جوڑا

جو یہ تھا سختی اتنے قرش کو بنادے۔ اور موچی نے قبول کر لیا یا بڑی سے

یہ کہا کہ مجھکو ایک ڈونگیا یا کشتی بنادے اور اوسکا طول اور عرض اور

سب وصف بیان کر دیا اور بڑائی نے بھی اوس بات کو قبول کر لیا تو

بیع استصناع منعقد ہوگئی۔ یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی مینہ و تین بنادو کہ

ہر ایک کی قیمت اتنی قرش ہوگی۔ اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان

کر دے کارخانے والے نے قبول کر لیا۔ بیع استصناع ہوگئی۔

ر م ا د ۵ ۷ ۸ ۹) جن چیزوں میں کہ استصناع جاری ہو اوس میں استصناع

ہوگا جس میں کہ استیضاع جاری نہیں ہو اور مدت بھی بیان ہوئی تو یہ بیع مسلم ہوگی
اوسکی سب شرطوں کا لحاظ کیا جائیگا اور اگر مدت بھی بیان نہ ہو تو بھی بیع
استیضاع تصور ہوگی۔

(مادہ ۳۹۰) بیع استیضاع میں اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف
اور تریف کرونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۹۱) استیضاع میں وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہیں ہے
(مادہ ۳۹۲) جب بیع استیضاع منعقد ہو چکی تو ہر کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ
کہ اوسے پھر جائے۔ ہر مصنوع اگر موافق اوس اوصاف کے نہ ہو جو بیان ہو
تھے مسقن کو اختیار ہی کہ چاہے لے یا نہ لے۔

فصل پنجم بیع مریض کے احکام۔

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت میں کچھ مال ایک ارث
کے ماتمہ بچا تو یہ بیع سب وارثوں کی اجازت پر موقوف رہے گی۔ اوسکے
مرنے کے بعد سب نے اگر اجازت دی تو بیع جائز ہو ورنہ نہیں۔

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنی مرض موت میں کسی اجنبی کے ماتمہ کو
بخشنے کا عوض چھوڑ دیا تو یہ بیع صحیح ہے۔ ارٹھن مثل یعنی اس صبی خیر
میت اسی قدر ہو سکتی ہے اور ارٹھن مثل سے کم ہر بیع اور بیع مشتری کو
پیدا تو یہ محال ہے اس سے ملت مال کا اعتبار ہوگا اگر ملت مال لے لے ہو

قیمت پوری ہو جائے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ قضا ناقص ہو کر اگر دے
 اور وارثوں کو دیدے اگر اس نے پورا کر دیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین
 فسخ کر دیں گے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑھ ہزار
 قرش کی ہے اس نے اپنے مرض موت میں ایک اجنبی کے ہاتھ جو وارث محض ہے
 ایک ہزار کو بیچی اور اس کو قبضہ بھی دیدیا اور مر گیا۔ اور اس حویلی کی مال
 مالیت کا ثلث یعنی پانسو قرش باقی رہے تو یہ بیع صحیح ہے وارث
 فسخ نہیں کر سکتے۔ اور اگر بعض نے پانسو قرش کو سبھی کہ یہ محابات کا
 نصف ہے تو وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اس کے
 مورث نے محاباة دے طلب کریں اگر اس نے دیدے تو میت کا ترکہ ہر
 وارث کو اس کا نصف یعنی پونہ پچاس اور اگر اس نے ندی تو مابین بیع فسخ
 کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محاباة قیمت سے کم کو بیہنا ہے)
 (۳۹۵۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت میں اپنا مال من و ثمن سے
 کم کو بیچا۔ اور قرضدار مر گیا کہ اس کا سب ترکہ قرض میں گھرا ہوا ہے تو سب
 قرض خواہ مشتری سے من و ثمن پورا کرانگے اور نہ کہ میں داخل کرینگے اگر مشتری
 من و ثمن پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے

فصل ششم بیع بالوفا کے بیان میں

(۳۹۶۵) جیسا بائع کو جائیز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی بیع واپس لے

ایسے ہی مشتری بھی بیع واپس نہ لے کر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے
(ماوہ ۳۹۷) بیع بالوفاء کے بائع و مشتری کو جائز بخین ہے کہ بیع
دوسرے کے ہاتھ بیچ سکے۔

(ماوہ ۳۹۸) بیع بالوفاء کے بائع و مشتری اگر بیعہ شرط کہ لیں کہ بیع کے
نفع میں سے کسی قدر بائع بھی لے گا تو بیع صحیح ہے۔ مثلاً دو وزن اسپر راضی ہو گئے
کہ انکو رکھ نفع دو وزن کو نصف نصف لئے صحیح ہے، اور شہر کا پورا کا پورا بیع
(ماوہ ۳۹۹) بیع بالوفاء میں قیمت مال کی اتنی ہی ہے کہ بیعنا مشتری
فرض بائع پر ہے اور مشتری کے پاس بیع ہا کہ ہو گئی تو مشتری تو بیع سے ساقط ہو گیا
(ماوہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور تفریق سرکاری زیادہ اور بیع مشتری
پاس ملت ہو گئی تو بمقدار قیمت کے بیع بائع کے ذمہ سے ساقط ہے، اب مشتری
اپنا باقی فرض بائع سے لے لے گا۔

(ماوہ ۴۰۱) قیمت مال کو یہ ہے کہ مشتری کو بیعہ شرط کے
بیع ملت ہو گئی تو بیع امر ہے نہ یہ کہ بیعہ شرط کے بیع مشتری بائع ہو گیا
اگر مشتری کی بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے

(ماوہ ۴۰۲) اگر بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے بیعہ شرط کے

(ماوہ ۴۰۳) جب کہ بیع بالوفاء میں مشتری اپنا فرض پورا نہ کرے کیونکہ اور فرض
خواہ بیع اپنی فرض میں بخین ہو سکے ہیں۔

کتاب دوم اجارہ بیان میں اور اوس میں ایک مقدمہ و راہنہ باتیں

مقدمین وہ اصطلاحات فقہ میں جو اجارہ سے متعلق ہیں - ۲۱۰ ہیں
(مادہ ۴۰۴) 'اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہیں منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی گھر میں جو رہنے کا فائدہ حاصل کیا اوس کے بدلے جو دنیا ہو گا ایسا رکونی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہیں اور استیجار کہنی پزیر کرایہ لینے کو کہتے ہیں -

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت میں اجرت کے ہیں اور کبھی ایسا رکونی استعمال کیا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ کسی چیز کی منفعت کو بعض عرصہ میں -

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ اختیار شرطا اور چار عیب اور چار رویت سے خالی ہو لازم ہو جاتا ہے اور سکے فسخ کرنے کا بے غدر کی حکم اختیار معین ہے -

(مادہ ۴۰۷) اجارہ متجزہ کا (جو فورا جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے -

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ میں وقت عقد سے اعتبار معین ہوتا ہے بلکہ اوس وقت آئندہ بسے کہ آپس میں مقرر کیا گیا مثلاً مہینہ جولائی اتنے روپیہ کہ

اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آئندہ سے اس کا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۲۰۹) آجروہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اس کو سوج بھی کہتے ہیں (جسم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۲۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ

(مادہ ۲۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاو اس کو ماجور کہتے ہیں۔ اور سوج اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہیں۔

(مادہ ۲۱۲) مستاجر فیہ جو شئی کہ کسی کو اسلئے دین کہ اس میں اپنا کام کرے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب پلے والیکو کہیں بچانے کے لئے دیا۔

(مادہ ۲۱۳) امیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے

(مادہ ۲۱۴) اجرت یا اجرتی وہ کہ آئکنے والے اور جانچنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کر دیں۔

(مادہ ۲۱۵) اجرت یا اجرتی جو وقت عقدت پس میں مقرر کر لیا ہو۔

(مادہ ۲۱۶) جو کسی چیز کا نشل دیا جاوے اگر وہ نشل ہے یا اسکی قیمت

دیجاوے اگر وہ قیمت ہے اسکو ضمان کہتے ہیں۔

(مادہ ۲۱۷) مع اللہ استقلال (فایده لینے کے لئے جو چیز بنا دی گئی ہو)

جو چیز کرایہ دین کے لئے مقرر گئی ہے مثلاً سرائے اور حویلی اور حمام اور
دوکان کرایہ کے لئے خریدی گئی ہوں یا بناے گئے ہوں اور چیزیں مثلاً
کے سیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اس بات کی
دلیا ہے کہ یہ چیزیں کرایہ کی ہیں اور انہی واسطے کوئی نئے بنائی اور بچھ
لوگوں کو اطلاع دی کہ یہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ محض استعمال
ہوگی۔

(مادہ ۲۱۸) جو شخص آٹا کو نوکر کہے اسکو مستخرج کہتے ہیں۔
(مادہ ۲۱۹) آپس میں منفعہ تقسیم کرنے کو مہایات کہتے ہیں مثلاً
ایک حویلی میں ہر شریک ایک سال رہا کرے۔

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان میں

(مادہ ۲۲۰) اجارہ میں معقود علیہ منفعہ ہے (معقود علیہ چیز عقد ہو)
(مادہ ۲۲۱) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے۔ قسم اول
کہ جس میں فقط چیزیں سے منفعہ لینا مقصود ہوتا ہے اور یہ تین قسم ہے
ایک زمین اور حویلیوں کا کرایہ دینا۔ دوسرا سبباً مثلاً لباس اور
بتن کا کرایہ دینا تیسرا گھوڑا کرایہ سے دنیا قسم دوم وہ اجارہ
کہ جس میں کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہیں وہ ماجر اور گاجر
کہلاتا ہے مثلاً خدمتگاروں کا اور کام کرنے والوں کا اور حرفہ اور پیشہ

والو کا نو کر رکھنا جیسا ورزی سے کپڑا سلوانا استغناء ہے ایسی ہی اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے ۔

(ما و ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ فقط متاجر کے پاس کام کرے مثلاً خادم ماہوار دار ۔ دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر متاجر کا بھی کام کر سکتا ہے ۔ مثلاً پلا اوٹھانے والے یا ورزی یا دلال اور زنگریز اور کر ایسکی کرسی ، اسے اور گہان کی کشتی والے یہ سب اجیر مشترک ہیں کہ ایک شخص کے ساتھ مخصوص محضین ۔ بلکہ ہر شخص کا کام کر سکتے ہیں اگر یہ اجیر مشترک عقد کر لے کہ ایک مدت تک خاص متاجر کا کام کرے گا تو اس مدت کے سبب وہ اجیر خاص تصور ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص ہو جائے ہیں جب یہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک نہ اوٹھائینگے اور کسی کو کریاں ندینگے اور کسی اور کو مکان معین تک کشتی میں نہ بٹھائینگے ۔

(ما و ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نو کر رکھ سکتا ہے بہت آدمی بھی اسکو نو کر رکھ سکتے ہیں ۔ مثلاً ایک گاون کے سب لوگوں نے ایک شخص کو نو کر رکھا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو وہ ان سب کا اجیر خاص ہے اور اگر انہوں نے مجھ اجازت دی

کہ اور لوگوں کے بھی جائز ہوا یا کرے تو اس صورت میں اجیر مشترک ہو جائیگا
(ما ۲۵۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نہ کر دے مستحق جرت نہ ہوگا
(ما ۲۵۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا ادسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اس
زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہیں ہے
لہذا اسکو واجب ہے کہ اس مدت میں جو کام پیش آوے بجالا دے اگر
اس مدت میں کام نہ کرے گا تو مستحق جرت کا نہ ہوگا۔

(ما ۲۵۶) جو شخص کہ بعد ازاں ایک کام کے واسطے کوئی چیز لے
وہ وہی کام کرے یا وہ کام کرے جو مضرت اور تکلیف میں اس کے برابر یا اس سے
کم ہونہ بہ کہ اس سے مشقت میں زیادہ ہو مثلاً لو ہار نے ایک دوکان
لی تو وہ وہی کام کرے جو اس کے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے
دوکان لی تو وہ لو ہار کا کام اس میں نہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ مضرت ہوگی
(ما ۲۵۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹھکانیہ اور مقرر
کر لینا ضرور ہے۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا لیا وہ دوسرے کو لے
نہیں کرے کیونکہ اسلئے۔

(ما ۲۵۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب ہو تو اس
میں مقرر کرنا لغو ہے مثلاً گہر میں رہنا برابر اس سے خواہ مشاخر خود یا غیر کو رہے
(ما ۲۵۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کہ یہ دیکھتا ہو

خواہ وہ حصہ قابل قسمت ہو یا نہ ہو مگر اجنبی کو بھین دے سکتا ہے اور
ہدایات کی صورت میں اجنبی کو بھی دے سکتا ہے۔

(ماوہ ۳۰۵ م) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہو تو اجارہ میں
خلل نہ آوے گا مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کہ ایہ سے ^{میں نے کچھ عرصہ پہلے} دے دی اور نصف کا
مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو نصف ثانی میں اجارہ باقی رہے گا۔

(ماوہ ۳۱۵ م) دو شخص جو ایک چیز میں شریک ہوں کسی دوسرے کو وہ چیز
دے سکتے ہیں۔

(ماوہ ۳۲۵ م) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دے سکتا ہے
اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ ادا کرے تو دوسری سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جائے
جب تک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو۔

باب دوم

جو مسائل کہ اجرت سے متعلق ہیں۔ اس میں چار فصل ہیں۔ فصل اول
رکن اجارہ کے مسائل

(ماوہ ۳۳۵ م) اجارہ ایجاب اور قبول سے منسلک ہے منعقد ہوتا ہے

(ماوہ ۳۴۵ م) جو الفاظ کہ اجارہ میں استعمال کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں

و قبول ہے مثلاً میں نے اجارہ دے کر ایہ کو دیا۔ اور میں نے اجارہ لیا۔
اور میں نے قبول کیا۔

(ما ۲۳۵) جیسی بچہ صنفہ مانتی منعقد ہوتی ہے ویسا ہی اجارہ بھی اوصیفہ مستقبل سے اجارہ منعقد ہوگا مثلاً مالک نے کہا کہ میں اجارہ دو نکلاؤ دوسرے نے کہا کہ میں نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجھے اجارہ دے اوس نے کہا کہ میں نے دیا ان صورتوں میں منعقد ہوگا

(ما ۲۳۶) جیسا رو برد گفتگو سے اجارہ منعقد ہونا ہی ویسا ہر عہد کتابت سے بھی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہی جو مرد کتابت سے اجارہ تعاطی سے بھی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافروں کے فردگاہ میں گھوڑوں پر سوار ہونا اور لشکر گاہ میں کشنی پر جاسٹھنا اور کراہ کے گھوڑوں پر سوار ہونا بے گفتگو بھی جائز ہے اگر اجرت معلوم اور نہیں ہے فیہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(ما ۲۳۸) اجارہ میں خاموش رہنا قبول اور رضا مندی تصور ہے مثلاً ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب کزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھ قرش پر راضی ہو تو نہیں تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ میں راضی نہیں ہوں پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بھی پچاس قرش لگیا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بھی نہ نکلا تو اوس کو ساٹھ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ

رہا نواشتی فرس واجب الادا ہونگے اور اگر دونوں اپنے اپنے کلام کرنے
سے اور مساجد میں رہتارہ اجرت مل لازم ہوگی

(ماوہ ۳۹۳) اگر عقد کے بعد آپس میں گفتگو کرنے سے ایک نے کہا زیادہ کرو
ایک نے کہا کچھ کم کرو تو کلام انہیں پر اعذار ہوگا

(ماوہ ۳۴۰) اجارہ مضاف صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور

عمر ایک تھک کے اس کہنے سے کہ ابھی وقت بہر آیا ہے دوسرے کو فسخ کا اختیار نہیں
(ماوہ ۳۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہو جائے تو مالک کو یہاں خسار نہیں ہے

کہ کرایہ پر کچھ اور بڑا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی۔ مستبم اور وقفہ کی
زمین احرام سے کم کرایہ کو دے احارہ فاسد ہوگا اور اجارہ لازم آتا ہے

(ماوہ ۳۴۲) مساجد اور ازیات یا بہرہ ماحور کا الگ ہوگا تو اجارہ میں ہوگا

(ماوہ ۳۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد احارہ جائز نہیں ہو سکتا ہے

تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً دی کی کج بکواسطے یا ورچی ٹھہرایا گیا اور دولہ مر گیا

یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور اس کا

اگر ایک شخص کے دانت بن دردتھا طبع سے کہا کہ پیاس قمرشیں میرا دانت

کا لدے علاج سے پیلے درخانارہا تو اجارہ فسخ ہو گیا۔ اور ایسا ہی کچھ گرا

نا مار گئی تو اجارہ رائل ہوا۔ اگر مسدود ہو گیا تو اجارہ فسخ نہیں ہوگا

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جائز ہونے کی شرطیں

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہ شرط ہے کہ دو نوصارے عقل و
تمیز ہوں نہ محض نہ فائر العقل نہ صغیر
سولہ دفعہ دلی
شرط

(مادہ ۴۴۵) ایجاب و قبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا شرط ہے

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود ہی اس خیر بنیاد
کر سکے با اوس کا وکیل ہو یا دلی ہو یا وصی ہو

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہے

اگر اصل مالک بچہ ہی یا دیوانہ تو دلی اور وصی باجر مثل اجارہ دے سکتے ہیں

اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے جار شرط اور یہی ہیں کہ عاقدین کا زندہ

رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور مخصوص اجارہ (یعنی کرایہ) کا موجود

رہنا اگر اسباب برکرایہ لیا گیا اور اگر امنن کوئی ہی باقی رہا تو اجارہ

قائم رہیگا فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطوں کا بیان

(مادہ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضا مندی عاقدین کی شرط ہے

(مادہ ۴۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہے دو دو کا تو نہیں ہے ایک

دو ان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۴۵۰) زرا جیت کا معلوم ہونا شرط ہے

(مادہ ۴۵۱) منفعت یعنی معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہ ہو

(مادہ ۴۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہو جاتی ہے کہ حیولی

اور دوکان اور ان کے لئے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے
(مادہ ۳۵۳) اور گھوڑے کے کرایہ لینے میں اتنی باتیں لازم ہیں کہ پ
سوار ہو گئے یا جس کو چاہیں سوار کرینگے یا اسباب لاد کر لیاجینگے
اور مسافت کی مدت کا ذکر کرنا بھی ضرور ہی

(مادہ ۳۵۴) زمین کے کرایہ دینے میں یہ بیان ضرور ہی کہ کس کام
لئے اور کتنی مدت کے لئے پتے ہیں اگر زراعت کے لئے پتے ہیں تو یہ
بیاں ضرور ہی کہ کیا بوینگے یا اختیار ہی کہ جو چاہیں بوئیں

(مادہ ۳۵۵) اور اہل حرفہ کی فردوری کے لئے اصل کام اور اسکی
مقدار اور اسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگ ریز کو کپڑا دکھانا اور
رنگ بتلانا اور گہرا ہویا ہلکا ہو یہ ہی کہنا

(مادہ ۳۵۶) اور بوجہ اٹھانے کے لئے بوجہ دگملا دینا اور مسافت
کا بیان ضرور ہے کہ یہ بوجہ اتنی دور لیجنا ہے

(مادہ ۳۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ میں ہی
ہو ورنہ جو گھوڑا کہ ہلکا گیا وہ کرایہ نہیں دیا جاسکتا ہی
فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیاں

(مادہ ۳۵۸) جب کوئی شرط موجود نہ ہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً جو
یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہ ہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا

مخون ہو گیا تو اجارہ منسوخ نہ ہوتا

مادہ (۴۵۹) اجارہ باطل میں زراعت لازم نہیں ہو باہی گھیر تم اور وقف کے مال

اعراض لارم ہو گا اور مخون کے مال کا بھی یہی حکم ہے۔
مادہ (۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطیں نو موجود ہوں مگر صحت کوئی شرط نہ ہوں اور اجارہ

مادہ (۴۶۱) اجارہ فاسد بھی جاری ہوتا ہے مگر اعرت منل لازم ہوگی نہ وہ اجرت
کہ مقرر کئے گئے۔

مادہ (۴۶۲) کہی اجارہ فاسد اس ہی ہوتا ہے کہ اجرت مچھول ہو نو اس صورت میں

۱۔ مثل حقد ر مود لائے جاوی اور کہی اس سے ہوتا ہے کہ شرائط صحت

۲۔ جو زمین اس صورت میں اجرت مثل اعرت مقررہ ہی زائد نہ دلائیں گے۔

ابن عمیر اجرت بیان میں تین فصل میں فصل اول جبکہ بیان

مادہ (۴۶۳) جو زمین کہ بیع میں بدلہ ہو سکتی ہے وہ اجارہ میں بھی ہو سکتی ہے اور اجارہ

وہ خیر بھی ہو سکتی ہے جو زمین ہفتہ یا ماع جو کرایہ اور کرایہ گھر رہتی کو دایا گھوڑا سواری کے لئے دیا۔

مادہ (۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضروری ہے

مادہ (۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہی نو او سکاو صف اور او سکے معیار

بیان ہونا ضروری ہے اور یہ حکم ہے مکملات اور موزومات اور عدویات

مقارہ کا اور ایسی چیزوں کے اوٹھالچانی سے محنت ہوتی ہے اور خرچ

بھی لگتا ہے تو انکو زمین پوچھا دینا لازم ہے کہ جس جگہ شرط کی گئی ہے اور اگر کوئی

جگہ بیان نہیں ہوئی اور ماجر زمین ہی تو جہان زمین ہی وہیں حاضر کر دے اور اگر کوئے کام ماجر رہے تو ہم کی جائی پر پونہ پادی اور اگر ماجر کوئے اوٹھا کے لیجائی کے چیز ہے تو بھائی محمد حاضر کر دی اور اگر ایسی چیزیں ہیں کہ اوسکے اوٹھا لیجائے میں نہ محنت ہی اور نہ خرچ ہی تو وہاں پونہ پادیا جاوے

کہ جہان ماجر پسند کری۔
فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہے اور اجرت کیوں کر چاہیے

مادہ (۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہیں ہے۔

مادہ (۶۷) اگر مستاجر فی اجرت جلد دیدے تو ماجر اجرت کا مالک ہو گیا اور مستاجر واپس نہیں لے سکتا ہے۔

مادہ (۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہو گا اب اجارہ دیکھنا چاہئے

کہ کیا چیز ہی منفعت ہے یا کوئی کام ہے تو ان دونوں صورتوں میں مالک اور کارگیر جب تک کہ اجرت نہ لیلیوین شی ماجر نہ دیکھا اور کارگیر کام نہ کرے

بھی دونوں کو طلب اجرت پیگے جائز ہے اگر نہ یوی تو عقد اجارہ منسوخ کر سکتی ہیں۔

مادہ (۶۹) جب منفعت کے چلے تو فوراً اجرت دینا لازم ہو گا مثلاً گھوڑا کر لیا

کہ فلاں جائی تک چلا کر آئیں گے جب وہاں تک جا کر اس جائی تک واپس

چلے آئے کہ جہان سے جانا پڑا تھا فوراً اجرت دینا لازم ہو گا۔

مادہ (۷۰) جب اجارہ مقرر میں منفعت یعنی ہر قدر بہت حاصل ہوئی ہر منفعت

۔ لے تب بھی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گہ کرایہ لے کر اسنا قبضہ کر لیا
کرایہ لازم ہوگا گواوہین نہ رہے۔

مادہ (۱۷۴) اجارہ فاسدہ من منفعت یعنی پر قدرت ہین ہو سکتی ہے
اور لے حصول منفعت کرایہ دینا لازم نہ ہوگا۔

۱۰۱۰ (۱۷۵) بے عقد اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال میں لایا اور وہ جس
معدلاً استعمال میں ہے نوا جرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہیں یعنی معدلاً استعمال
بھی ہیں ہے اور صاحب مال نے اپنی خبر طلب بھیجے کے پر یہہ اوکو استعمال
کرتا رہا نوا جرت مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا نوا گویا
اجرت دینی پر راضی تھا۔

مادہ (۱۷۶) عاقدین جو شرط کریں تعجیل کی یا تاخیل کی سب معتبر ہو گے۔
مادہ (۱۷۷) اگر تاخیل یعنی ادائی اجرت کر لے کوئی مدت مقرر ہو گئی
نوا نوبتتا جو کو ماجر دیوی یا کارے گرا اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت
مقررہ پر اجرت ادا کیجاوے۔

مادہ (۱۷۸) اجارہ ملکہ میں اولاً آجرفے ماجر سماجر کو دیدی ہا کارگیر
انسا کام کر دے یعنی اوس اجارہ میں کہ کوئے شرط تاخیل اور تعجیل وغیر
نحوی ہو اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو۔

مادہ (۱۷۹) جس وقت تک ادایا جرت پھر ہے مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ

مؤاخرم ہے کہ انضامی زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے۔

مادہ (۷۷) لزوم اجرت کی لٹی مابور و بدینا شرط ہے یعنی جس وقت سی کہ شے مابور ستاجر کو پہنچ گئے اجرت ہی جب ہی سی لازم ہوگی تو تسلیم سی پہلے اگر کچھ زمانہ عقد کا گزرا تو اجرت لازم نہوگے۔

مادہ (۷۸) اگر شے مابور ایسے ہو گئی کہ اس سی انتفاع بالکل نہیں ہو سکتا نہ اےت سافط ہو گے مثلاً حمام گر گیا اور جب تک کہ تعمیر ہو وی نہا نا نہیں ہو سکتا ہے اس لٹی ان ایام کی اجرت لازم نہوگے اور ایسا ہی جب سی چکے کا بانی موقوف ہو گیا اسکی اجرت ہے موقوف ہو گئے پرستاجر نے چکے خانہ سی کچھ اور فائدہ سوا اٹا ہوا لےا تو اسکے اجرت اوپر لازم ہو گے۔

مادہ (۷۹) دوکان پر کرایہ لے کر قبضہ کیا اور چند دن تک کیسا د بازار رہی تو اتنی دنوں کا کرایہ دیگا یہ نہوگا کہ یہ کہی کہ دوکان بند ہو گئی اور میرا کام نہ چلا۔

مادہ (۸۰) کسی کرایہ لے اور سوار ہو کر کسی گھاٹ تک گیا اور اتنی مدت معینہ گزر گئے تو آئی تک جو مدت زاید ہو گئے اسکا اجر مثل دنا لازم ہوگا۔

مادہ (۸۱) ایک شخص فی اپنا گھر کسے کو بے کرایہ دیا کہ اسکے مرمت کرتی ہو

اور اس میں رہا کرو تو یہ عاریت ہی اور جو کچھ کہہ اوسکا خچ ہو گا وہ مرست میں شمار ہو گا اور جو سیلے والا کرایہ اتنی مدت کا نہ لے سکیگا۔

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت یعنی کے لے اپنی پاس روک سکتا ہی یا نہیں اس کے متعلق مادہ (۴۸۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ میں ہوتا ہی اگر اجرت ضرر نہیں ٹہرے ہی تو اپنی اجرت یعنی کے لے روک سکتا ہے مثلاً درز سے جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہیں دیکھتا ہی اگر وہ کپڑا درجی پاس تلف ہو جاوے تو مالک اوس سے ضمان نہ لیگا۔

مادہ (۴۸۳) وہ اجیر کہ اوس کے کام کا اثر نہیں ہوتا ہی مثلاً حملائی ملاح انکو یہ اختیار نہیں ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کی لئے روک سکیں اور اگر روک لیا اور تلف ہو گئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لےوے یعنی یہ دیکھیں کہ حال جس وقت پڑا اوٹھا کر لایا تو کیا قیمت ہی پس اپنی پاس اجرت حال کے دیکر وہ قیمت لیلوے اور یا یہ کہ حال پڑا اوٹھا کر نہیں لایا تو اوس وقت پڑ کے جو قیمت ہو گے وہ لیلوے اور اجرت ندیوے۔

باب چھارم جو مسائل کہ مدت اجارہ کی ساتھ متعلق ہیں +
مادہ (۴۸۴) مالک اپنا مال دوسری کو ایک مدت کی لئے اجازت دیکر
جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز مثلاً ایک سال۔

ماوہ ۵ (۴۱۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سی ہوتا ہی کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا۔

ماوہ ۵ (۴۱۶) اور اگر وقت عقد کی ذکر نہیں آتا تو وقت عقد سی اعتبار کیا جائیگا
 ماوہ ۵ (۴۱۷) جب بہ حائز ہی کہ ایک سال کی لئی زمین کرایہ دی جاوی اور
 برہمنی کا کرایہ مقرر ہوا بسا ہی بہ ہے حائز ہے کہ سال بھر کا کرایہ مقرر کیا جائے
 اور ماہوار مقرر نہو۔

ماوہ ۵ (۴۱۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینی کی لئی کرایہ تہہ پایا باز یادہ کی لئی نویہ
 اجارہ پایا نہ ہی اور اگر چہ کوئے مہینہ میں دن کا نہو تو بھی کرایہ پور مہینی کا دینا گلا
 ماوہ ۵ (۴۱۹) اگر ایک ہی مہینی کے لئی کرایہ لیا گیا اور کچھ دن گزر گئے تو باقی دن
 حورے اوسکا حساب نہیں دن کے اعتبار پر ہوگا۔

ماوہ ۵ (۴۲۰) اگر چند مہینوں کے لئی کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینی میں سی کچھ دن
 گزر چکی تھے تو اس مہینی کے مانی دن ماہ آئندہ کے کچھ دنوں کے ساتھ لگا کر
 ایک مہینہ میں دن کا گنا جائیگا اسی طرح پراخ مہینی کے جو دن باقی ہوں گے
 وہ نہیں دن کے اعتبار سے حساب کئی جائیں گے۔

ماوہ ۵ (۴۲۱) جب بہت مہینوں کے لئی کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینہ کم تھا
 یعنی اوسکے کچھ دن گزر چکے تھے اس دن لگائے گئے اسی طرح ہر مہینہ میں
 حساب ہونا رہے گا۔

مادہ (۴۹۲) جس کسی مہسی کے شروع یر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہسی شمار ہوئیں گے۔

مادہ (۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوسوقت کسا گیا کہ اوّل مہسی کے کچھ دن گزر چکی ہی تو آب یہہ باقی دل اور کیا رہ مہسی شمار کئے جاوئیں گے۔

مادہ (۴۹۴) اگر ایک قطعہ میں ماہیہ کے حساب سے کرایہ لی گئی اور مہسیو کا شمار معلوم نہیں کہ کتنی مہسی کے لئے ہی تو یہ عہد صحیح ہے مگر جب پہلا مہسی تمام ہوا تو دونوں کو اختیار ہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب میں اجارہ فسخ کریں پر جب یہ روز اول اور اوسکی شب دونوں گزر گئے تو اجارہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مہسی کے اندر ایک لی کہا کہ من نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہسیا تمام ہوگا اجارہ یہہ فسخ ہوگا اور اگر مہسی کے اندر کہا کہ ماہ آئندہ ہی میں نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ آئندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہسی کا یا راہ کا پیکے لے لیا تو اسکا اجارہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے۔

مادہ (۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرف شہر کے کام کرنا ہوگا۔

مادہ (۴۹۶) اگر ایک بڑی کوٹھارا کہ دس دن تک کام کرتا رہی تو روز عہد سے دس دن مقرر ہوئیں گے اور اگر موسم گرمی کا ہے تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوے گی کہ یہہ کو سے مہسی میں کونسے دن دن کام کریگا۔

ایہ امر وہاں کے رون کے موافق ہوگا ورنہ بہتین کے ضرور بشن ہے۔
باب پنجم خیار کی بیانی میں اور سمین میں فصل اول خیار شرط کی بیان
 مادہ (۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع میں جائز ہوتا ہے ویسا ہے اجارہ میں بھی جائز ہوگا
 اور اجارہ دہنی میں اور لینی میں ہر ایک کو با دو نو کو اختیار ہے کہ اتنی دن کے بعد
 جائز کرے یا نہ کرے۔

مادہ (۴۹۸) اختیار کے مدت میں اختیار والا چاہے منسوخ کرے یا جائز۔

مادہ (۴۹۹) جیسا (۵۰۰) و ۳۰۳ و ۳۰۴ میں بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا منسوخ اور
 جائز کرنا قولاً و فعلاً دونوں ہوتا ہے مثلاً آج جو صاحب حیار ہے مابور میں مالکانہ تصرف
 کری تو وہ منسوخ فعلی ہے اور مستاجر ملے مابور میں مستاجر نہ تصرف کیا تو یہ اجارہ فعلی ہے
 مادہ (۵۰۰) صاحب اختیار کے منسوخ اور اجازت سے پہلے مدت خیار گزر گئی تو وقتاً
 سافط ہو گیا اور اجارہ لازم ہو گیا۔

مادہ (۵۰۱) مدت حیار کی وقت عقد سے معتبر ہو گئے۔

مادہ (۵۰۲) حس و مت سے کسی حیار سافط ہوا جب ہی سے اجازت شروع ہو گئی

مادہ (۵۰۳) اگر زمین اس شرط پر کرایہ لے گئے کہ آج گزرتی یا اتنی دو ٹم ہے

دو ٹم مکر کو بولتی ہیں اور اس مقدار سے زائد بیکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ

مقررہ دینا لازم ہوگا جس تناجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ جا ہی اجارہ منسوخ کر دی۔

مادہ (۵۰۴) اگر زمین پائس حساب یر دی گئی کہ فی دو ٹم اتنی درم کو ہی تو کرایہ بحساب

دو نم دیا لارم آئیگا۔

مادہ (۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کے گئے ہے اور جس وقت پر اس کام کا بورڈر یا شرط کیا گیا ہے حایر ہے اور شرط معتبر ہو گئے مثلاً ایک شخص فی ورزی کو کٹر ادا کر آج ہے کتر کے سے دیوی یا ایک شخص نے اونٹ کر ابہ کسا کہ دس دن میں مکہ چھو چکا دے حایر ہے اور اگر نے اگر شرط پوری کر دی تو اجرت مقرر ہی لیگا ورنہ اجرت مل جو اجرت مقررہ سے زیادہ ہو دیا جائیگا۔

مادہ (۵۰۶) اجرت میں کم و بیشی ہونا حایر ہے کہ ایسے صورت میں اپنی اجرت اور ایسے صورت میں اونٹنی اجرت تو دو وجہ بیان ہو باقی اور یہ باعتبار کام کے اور مزدور کے اور بوجھ کے اور مسافت کی اور زمانے کے اور مکان کی اعتبار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اس سے بیگا ویسی ہے اجرت دیا جائیگا مثلاً درزے کو کہا کہ اگر باریک سیو گیا تو اتنی مرم اور اگر موٹا سیو گیا تو اتنی مرم دو ٹکاپس عیا کام کر گیا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان کی کہ اگر عطر فرو کر گیا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہا کا کام کر گیا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کر گیا اور سکا کر لیا گیا یا ایک بیل کرایہ لبا گئیہوں لاد گیا تو یہہ کرایہ ہے اور لوہا لاد گیا تو یہہ کرایہ جو چیر لاد کر لیا گیا اور سکا کرایہ یا بیگا یا کرایہ والی سے گہوڑا کرایہ لیا کہ چورنگی اتنا کرایہ اور اور نہ تک اتنا اور قلبہ تک اتنا اور ایسی ہے سرائی والی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دو ٹکاپس اور اس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ میں رہے گا

اوسکا کرایہ دیگا اور اسے درزی سے کہا کہ آج جب سیدی توبہ اجرت دوںگا اور
 ۴۰ دیگا توبہ اجرت دوںگا تو وہ جساکر دیگا ویسی اجرت بانگیا۔

فصل دوم اختیار رویت کی بیان میں

ماوہ (۵۰۷) مستاجر کو اختیار رویت حاصل ہے۔

ماوہ (۵۰۸) ماجور کا دیکھنا منافع کا دیکھنا ہے۔

ماوہ (۵۰۹) بی دیکھی اگر زمین کرایہ لی تو دیکھنی پرادسکو اختیار حاصل ہے۔

ماوہ (۵۱۰) کرایہ لینی سے پہلے گھر دیکھ چکا نہا تو اختیار باقی نہیں ہے مگر کر جانے سے
 ایسا متغیر ہو گیا کہ رہنا نہیں ہو سکتا ہے تو اختیار حاصل ہے۔

ماوہ (۵۱۱) جس کام میں چیز اور کارگیر کے بدلے سے اختلاف واقع ہوتا ہے اومیں
 چار رویت ضرور ہے مثلاً ایک شخص نے درزے سے یہہ چوکا یا کہ میراجبہ سی دے
 تو درزے کو کپڑا اور شال دیکھ کر اختیار ہوگا کہ قبول کری یا نسخ کری۔

ماوہ (۵۱۲) اور جس کام میں حیر کے بدلے سے فرق نہیں ہوتا ہے اوس میں اختیار رویت
 نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے ایک فردور سے کہا کہ پانچ من روئی کے نبولی کالہ سے
 تو دس درم اجرت لیگا اوسنی روئی نہیں دیکھی تو اوسکو اختیار رویت نہیں ہے۔

فصل سوم خیاریعوب کی بیان میں

ماوہ (۵۱۳) حبایع میں جبارعیب ویسا ہے اجارہ میں بھی ہے۔

ماوہ (۵۱۴) حبایع سی کہ منافع مقصود فوت ہو جائے یا خلل پذیر ہوں اوس اجارہ

اختیارِ فسخ ہوتا ہے مثلاً گھر کے گر حافی سے اور چکی کے پانے موقوف ہونے سے
منفعت مالکل زایل ہوتے ہے یا حبلے میں سے اسامکان کر کیا کہ رہنا نہیں
ہو سکتا ہے یا گھوڑے کے پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہو اگر جس سے
منافع میں خلل نہیں پڑتا ہے مثلاً حویلی میں ایک کوئٹہ گر گئے مگر برف یا
بارش سے محفوظ ہے یا گھوڑے کے ایال یا دم کٹ گئے نہ اس سے منافع
میں کچھ خلل نہیں ہو سکتا ہے تو اجارہ میں کچھ خلل ہوگا۔

ماوہ (۵۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہو گیا تو وہ ایسا ہے کہ کو
وقت عقد موجود تھا یعنی موجب خیار ہوگا۔

ماوہ (۵۶) اگر مستاجر فیہ میں عیب پیدا ہوا تو مستاجر کو اختیار ہے کہ عیب کو
استعمال میں لاوے اور کل اجرت دیوی یا اجارہ فسخ کرے۔

ماوہ (۵۷) اگر آحرنے عیب نوپیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو مستاجر
کو حق فسخ نہیں رہا اور اگر باوجود عیب کے مستاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک
اوسکو استعمال میں لاوے تو آج منع نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۵۸) مستاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آحرنے کے روبرو
آجارہ فسخ کر سکتا ہے اور اوسکے غیبت میں حق فسخ نہیں ہے اور اگر اوسکے
غیبت میں بے اطلاع اوسکے فسخ کر دیا تو معتبر نہ ہوگا اور اگر ایہ دستور جاری رہیگا
اور اگر منافع مقصود مالکل زایل ہو گئے تو غیبت میں ہی فسخ کر سکتا ہے اور

کرایہ لازم نہ ہو گا اگر فتح کری یا نہ کرے جیسا مادہ (۲۶۸) میں ہوا مثلاً حویلی میں سے ایسی جا کر گئی کہ رہنا نہیں ہو سکتی تو اس کو اختیار فتح حاصل ہو مگر بہرہ نہ تھا کہ آجر کے روبرو فتح کرنا اور اگر بے جرح حویلی میں سے نکل گیا تو کرایہ دیکھا کہ گونا گونا گویا تھا اور اگر گھسہ یا بھل کر گیا تو کچھ حاجت اطلاع کی نہیں خود ہی فتح کر سکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہ ہو گا۔

مادہ (۱۹) اگر حویلی کی ایک دیوار یا ایک کوٹھڑے گر گئے اور فتح کیا اور دیکھا رہتا ہو یا نوپور کرایہ دیکھا۔

مادہ (۲۰) ایک شخص نے دو حویلیاں کرایہ لین اور ایک کر گئی ہو دو معاً جوڑ دیکھا
مادہ (۲۱) ایک شخص نے ایک حویلی اس شرط سے لے کہ اوہیں اتنی حجرہ ہو گئے اور اس سے کم نہ کھلے جو جائے اجارہ فتح کرے یا اس کو کرایہ مقررہ پر فایم رکھے
پر یہ اختیار نہیں ہے کہ اجارہ تو فایم رکھے اور کرایہ کم دے۔

باب ششم

مجرر کے اقسام اور ادنیٰ احکام کا بیان اسمین چار فصلیں ہیں

فصل اول او ان مسائل کا بیان جو میں اجارہ متعلق ہیں

مادہ (۲۲) حویلی اور دوکان کا کرایہ لینا جائز ہے اور یہ ذکر کہ کون بیک کچھ ضرور نہیں
مادہ (۲۳) جس نے اپنی حویلی یا دوکان کرایہ دے اور اسمین اس کا اسباب ہے
اجارہ تو صحیح ہو گیا اور اوپر واجب ہے کہ گھر یا دوکان خالی کرے اور مستاجر کو سونپ دے

مادہ (۵۲۳) زمین کرایہ دے یر نہ یہہ بیان ہوا کہ کیا بوئین گے اور نہ یہہ بیان ہوا کہ جو چارمین سو بوئین تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے صحیح کر لیے پہلے جو چیزوں کے متعین ہو گئے تو اجارہ فاسد صحیح ہو گیا۔

مادہ (۵۲۵) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لے کہ جو چاہے بوی نوا دے کو اختیار ہے کہ سال میں دو بار بوے گرے میں ایک بار اور سردی میں ایک بار (آبی) (نابی) (خوف اور ربیع)۔

مادہ (۵۲۶) ابھی کہتے یکنے نہ پائے تھے کہ مدت اجارہ تمام ہو گئے تو کہتے جب تک بکے چھوڑ دی جائے اور جتنی دن زیادہ ہونگے اوسکا اجرت ملے گا۔

مادہ (۵۲۷) گہرا دروکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہ ہو کہ کس کام لئی کرایہ لیتے ہیں پر استعمال اسکا صرف عرف اور عادت پر ہے۔

مادہ (۵۲۸) جیسی یہہ صحیح ہے کہ گہرا کرایہ لیوین اور یہہ بیان نہ ہو کہ کس کام کے لئی لیا گیا ہے اور خود ہے رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ یہہ صحیح ہے نہ کسے اور کور کہے با اوس میں ایسے چیزیں بنے یا ایسی کام کرے جونا کو ضرر نہ پہونچے مگر با جازت مالک اور گہوڑے اور کدہری کا باندھنا جیسی بلکہ میں عرف اور رواج ہے۔

مادہ (۵۲۹) درست کرنا اون چیزوں کا کہ اونی نفعیت مقصود میں خلل نہ پہونچے

موجود کے ذمہ ہے مثلاً چکے کا یا ک کرنا یا رہانا چکے والے کے ذمہ ہے اور ایسا ہے گہر کے تعمیر اور یا نے کے رسنوں اور نالیوں کے دستی اور حو چیرین کہ سکونت میں خلل انداز ہوں اور سکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بنا سہ متعلق ہیں سب حوصلے والے کے ذمہ ہیں اور اگر گہر والا یہ کام نہ کرے تو مساح کو اختیار ہے کہ اس گہر سے نکل جائے مگر حوصلے وقت کرا یہ ایسی کے ہے ایسی تہہ کہ حسی اپ ہی اور مستاجر نے اس کو دیکھ ہے لیا تھا تو گویا وہ اس پر راضی ہو گیا ہوا اب اس کو جائز نہیں ہے کہ اس عیب سی وہاں سے نکلے اور اگر مستاجر فی اپنی پاس سے بچ کر کے یہ سب درست کئی تو سرعت و احسان ہے موجود سے نہیں لے سکتا ہے

ماوہ (۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سی حوصلے میں ایسی تعمیر کے کہ اس کے حفاظت اور درستی ہو کے کہ اس سے خلل نہیں ہو سکتا ہے مثلاً جب پرانیٹین بچا میں کہ بارش سی محفوظ رہے تو یہ خرچ مالک سے لیگا اگرچہ اول میں یہ شرط نہ تھرے تھے اور اگر ایسی تعمیر کے کہ اس سے کا آرام اور فائدہ ہی تو یہ خرچ بدون شرط باہمی کے مالک سے نہ لی سلیگا۔

ماوہ (۳۱) مستاجر نے زمین کرا یہ میں کچھ بنا کے یا درخت لگائی تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعد انقضائے مدت اجارہ کے نیا اور درخت اوکھاڑ دے یا اس کے قیمت دیدے اور ان کو برہنی دے۔

ماوہ (۵۳۲) مدت اجارہ میں گہر میں سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے۔

ماوہ (۵۳۳) مستاجر اگر شے ماجر کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہ قدرت نہیں ہے کہ منع کر کے تو حاکم کے پاس رجوع کر کے فسخ کرے

فصل دوم اسباب اجارہ دینی میں

ماوہ (۵۳۴) لباس اور متیار اور خیمہ وغیرہ اشیاء منقولہ بھی مدت معلوم بر اجارہ دے سکتے ہیں۔

ماوہ (۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لے کر کہتا ہے کہ ہنگر کہیں جائی گا سو گیا تو نہیں پر اپنی گہر میں پہنا بانہ پہنا کر ایہ دینا لازم ہوگا۔

ماوہ (۵۳۶) اگر صرف اپنی پہنے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسے اور کو نہیں پہنا سکتا ہے۔

ماوہ (۵۳۷) زیور سببے مانند لباس کے ہے۔

فصل سوم گھوڑی اور کدپی کی کرایہ کی بیانیہ

ماوہ (۵۳۸) جیسا گھوڑے کا معین کرنا جائز ہے ویسے ہے یہ شرط ہے کرنا جائز ہے کہ فلاں جاے معین تک پہنچا دینا۔

ماوہ (۵۳۹) ایک گھوڑا حائے معین تک کرایہ لیا اور راستہ میں بیمار ہو گیا۔ تو مستاجر چاہے اس کے صحت تک انتظار کری چاہی احارہ فسخ کری اور

اسی دور تک جانی کا کرایہ دیدیوے۔

ماوہ (۵۴۰) ایک گھوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ وہ بوجہ فلان مقام تک نہ چا دے اور راسہ میں بیمار ہو گیا تو گھوڑی والی کا ذمہ ہی کہ دوسری گھوڑی پر لا کر پہنچا دے۔
 ماوہ (۵۴۱) بے تعین گھوڑا کرایہ لینا جائز نہیں ہے اگر عقد کے وقت تعین

نہو اور بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے بے قبول کر لیا تو صحیح ہے اور اگر یہ تہرا کہ کسے قسم کا گھوڑا بے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جائز ہوگا مثلاً یہ تھرا یا کہ فلان جای تک پہنچانی کے لئے گھوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کے ذمہ ہے کہ حسب عادت وہاں تک پہنچا دیدیوے۔

ماوہ (۵۴۲) اجارہ میں صرف خط یا صرف مسافت کہنا کافی نہ ہوگا جب تک کہ وہ نام نہ لیں کہ شہر میں مشہور ہے مثلاً یہ کہا کہ تو سنہ تک یا عراقی تک جائیں جائز نہیں جب کہ بلدہ یا قصبہ یا گاؤں کا نام نہ لیا جاوے۔
 بر شام اگرچہ ایک ملک کا نام سے عشق ہے پر بولا جاتا ہے اس لئے اجارہ بلفط شام صحیح ہے کہ اس سے عشق مراد ہے۔

ماوہ (۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع میں ایک بڑا دوسرا چھوٹا بے تعین کرایہ کر کے ایک طرف چلا گیا تو اس مسافت کا کرایہ مشلے دیگا مثلاً اسلامبول سے چکچو کا کرایہ کیا اور یہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چھوٹا۔
 ماوہ (۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اس شہر میں

اوسکے گہریک پونہچا نام ہوگا۔

مادہ (۵۳۵) جس جاتی تک کراہ کیا گیا وہاں سے آگے نہ جاسکیگا اور اگر کیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گہوڑا واپس لا دیوے اگر تلف ہوگا تو ضمان دیوے گا۔

مادہ (۵۳۶) اگر ایک جائے کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہ چلا گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا مثلاً اسلیہ ٹہرا کر تکفور طاع چلا گیا۔

مادہ (۵۳۷) اگر ایک بستی کے کئے راستہ میں نو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سے چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سے لوگوں کے آمد و رفت ہووے اور اگر اوس راستہ سے جو مقرر کیا گیا تھا نکلیا اور دوسرے راستہ سے گیا اگر یہ راستہ سخت اور دشوار گرا رہے اور گہوڑا نام ہو گیا تو ضمان دیوے گا ورنہ اگر آسان ہو یا اوس کے برابر ہو ضمان لازم نہ ہوگا۔

مادہ (۵۳۸) اگر مدت معین سے زاید استعمال میں لایا اور شئی ماجر تلف ہو گئی تو ضمان دیوے گا کیونکہ مدت معین سے زیادہ کام لیتی وضاحت نہیں ہے۔

مادہ (۵۳۹) گہوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلاں آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر یہ کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہی سوار کرے۔

مادہ (۵۴۰) اگر گہوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اس پر کوئی چیز لا دنا جائز نہیں ہے اگر کچھ اوپر لا د اور تلف ہو گیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہیں ہے (۵۴۱)

مادہ (۱۵۵) جب بہرہ ٹہر کہ فلاں شخص ہوگا تو اوپر سوار کرنا جائز ہوگا۔
 مادہ (۱۵۶) ادا اگر بہرہ ٹہر کہ جو چاہے سوار ہوے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی
 اور سوار ہو مگر بعد شخص کے اوپر کسی دوسری کو سوار نہیں کر سکتا ہے۔
 مادہ (۱۵۷) جس اجارہ میں نہ تعین ہو اور نہ تعین ہو اجارہ فاسد ہے
 اور منخ سے پہلے اگر تعین ہو جائی تو صحیح ہوگا اور کوئی شخص بے تعین
 اور سوار نہیں ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۵۸) اسباب کے لادنے کے لئے جو گھوڑا کرایہ لیا گیا اسکی باندھنی
 اور رسے اور مقدار کٹہرے میں عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔
 مادہ (۱۵۹) بوجہ کے مقدار متعین نہیں ہوے نہ بذکرہ اور نہ باشارہ
 تو موافق رواج اور عرف کے بہجہ لاداجاتا ہے۔

مادہ (۱۶۰) کرایہ کے گھوڑے کو مارنا بے اجازت جائز نہیں ہی اگر مارا
 اور تلف ہو گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۶۱) اگر مالک نے مارنے کے اجازت دیدے اور اس نے
 بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہہ کہ پیٹ پر مارتے ہیں اس نے سر پر مارا
 اور مر گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۶۲) جو گھوڑا بوجہ لادنی کے لئی کرایہ لیا اوپر سوار ہونا جائز ہے
 مادہ (۱۶۳) اگر ایک شی معین کا لادنا ٹہرا اور اسی او اس سے ہلکے چیز

یا اوس کے مثل لادی کو صحیح ہے یعنی اوس شی سے مضرت اور تکلیف میں زیادہ نقص جو عقد میں ٹھہرے تھے اوس سے زیادہ مضرت کے جبر لادی کو جائز نہیں ہے۔ مثلاً یہ ٹھہرا تھا کہ بائیں کیل گھوٹ لادین کے تو جیسا یہ جائز ہے کہ انہی گھوٹوں یا غیر کے گھوٹوں یا بائیں کیل لادی یہ بہہ جائز ہے کہ بائیں کیل جو لادے باہر ٹھہرا تھا کہ بائیں کیل جو لادین کے تو بائیں کیل گھوٹوں لادنا جائز نہ ہوگا یا یہ ٹھہرا تھا کہ سوا وقیہ روے لادین کے تو سوا وقیہ لوہا لادنا جائز نہ ہوگا۔

(چالیس م ہے)

ماوہ (۵۶۰) بوجہ کا گھوڑے سے اوتارنا گھوڑے والے کا ذمہ ہے
 ماوہ (۵۶۱) کرایہ کے گھوڑے کا چارہ اور پالے گھوڑے والے کا ذمہ
 اگر سنا جانے بے اجازت کہلایا یا تو بترغ ہے مالک سے نہیں لے سکیگا۔

فصل چہارم آدمی کا نوکر رکھنا

ماوہ (۵۶۲) خدمت کی لئے یا کسی کام کے لئے آدمی کا نوکر رکھنا جائز ہے اس صورت میں مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا
 یہ ذکر باب دوم کے فصل سوم میں گزرا۔

ماوہ (۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے
 تو اگر یہ شخص نوکر ہے اور خدمت پیشہ ہے تو اجرت مثل دیگران نہیں ہے۔

ماوہ (۵۶۳) ایک نئی دوسرے سے کہا کہ تو یہ کام میرا کر دے میں تجھ کو

خوش کروں گا اوسنی کر دیا تو اجر مثل یگا۔

ماوہ (۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکر دن سے خدمت لے گئے اگر ان کو گو

اجرت معلوم ہو تو وہ دیگا ورنہ ہر ایک کے اجرت مثل یگا اور جو لوگ کہ

اونکے مثل ہیں اونسے کام لینا ہے ایسا ہے۔

ماوہ (۵۶۶) اجارہ اس طور پر پھر کہ مزدور کو قیمت دالی شے بے تعین

دین گے تو اجر مثل دینا ہوگا مثلاً یہ کہا کہ اسی دن کے خدمت میں دو گای

دین گے لیکن عادت یہ ہے کہ اتنا کے لئے لباس نھر رکھا تھا ہے تو اوسکے

لئے لباس قیمت اوسط بنانا ہوگا اگر اوسکا وصف وغیرہ ماں نہیں ہوا

ماوہ (۵۶۷) اگر خدمت گار کو کچھ انعام کہیں مل گیا تو اجرت میں محسوب ہوگا

ماوہ (۵۶۸) استاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکی لئے

مدت متعین ہونا ضرور ہے اور استاد جو اس مدت تک تعلیم کے لئے

حاضر ہا خواہ شاگرد پڑھے یا نہ پڑھے مستحق اجرت ہوگا اور بے ذکر

مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑھنے کا تو اجرت ملے ورنہ نہیں

ماوہ (۵۶۹) اگر ایثار کا استاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کری اور اجرت

کا کچھ ذکر نہیں آیا لڑکا جب پڑھ چکا اور استاد طائب اجرت ہوا تو

موافق عادت اور رواج بلدہ کے دیا جاوے گا۔

ماوہ (۵۱) امام یا موزن یا معلم جو گائون والون نے مقرر کیا وہ سب اس کے ابوت دیں گے۔

ماوہ (۱۱۵) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود ہے کہ یکا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہو گیا تو اصل اجیر ضمان دیگا مثلاً درزے کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اور اگر وہ دوسری سلوا لیگا تو ضرور ہے کہ تلف برضمان دیگا۔

ماوہ (۱۱۶) اگر عقد کے وقت کچھ تعین نہیں ہوا تو احتیاط ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے۔

ماوہ (۱۱۷) مستاجر کا اجیر کو یہ کہہ دینا کہ یہ کام کر دو عقد مطلق ہے مثلاً درزے سے کہا کہ جبہ سید اور یہ نکہا کہ خود سید یا کسی سے سلوا دے اوسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزے سے سلوا دیا جائے اور اگر بے تعدے تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا۔

ماوہ (۱۱۸) جو چیزیں کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہیں اوسمیں عادت عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاکہ وغیرہ درزے کے ذمہ ہے۔

ماوہ (۱۱۹) پلہ والا گھر کے اندر پلہ پہنچا دیگا اوسکا یہ ذمہ نہیں ہے رغلہ وغیرہ اس کے جاتے میں ہے پلہ ڈال دے یعنی غلہ وغیرہ انبار کو ٹھے وغیرہ جو علی رکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں رکھا جاتا ہی وہاں ڈالنا حال ذمہ نہیں ہے

مادہ (۷۶) کسے مزدور کو کہا ناوینا مستاجر کے ذمہ نہیں ہے
مگر عرفِ ملہ پر موقوف ہی —

مادہ (۷۷) دلال مال لیکر سب جگہ پہر پر بکا نہیں اور صاحب
مال یا دوسرے دلال نے بیچ یا تو دلالِ اول کو کچھ حق نہیں ہے اور
دلالِ ثانی نے اجرتِ تمام بایگا۔

مادہ (۷۸) صاحبِ مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچ پی اُس نے
زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمتِ صاحبِ مال کے ہے اور دلال
کو سوا اجرتِ کچھ حق نہیں ہے۔

مادہ (۷۹) دلال نے مال بیچ دیا اور اپنا حقِ اجرت لے لیا اب
اُس مال کا کوئے اور شخصِ حق دار نکلا اور بیعِ ضبط کے گئے یا بیع
واپس ہوئے تو دلال کے اجرت واپس نہو گے۔

مادہ (۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنی کے لئے مزدور مقرر کئے
تھی اور تھوڑا سا ٹنی پائے تھے کہ باقی کہیت کسی آفت سے تلف
ہو گیا تو جس قدر اونہونے کاٹا ہے اس کے اجرت لین کے نہ باقی
جو تلف ہو گیا مثلاً گائے چو گئے یا کچھ اور آفت پڑے۔

مادہ (۸۱) جیسی انا اپنی بیمار ہے پر خود ترک کر سکتی ہے ویسا ہے
مستضعف ہے اس کو موقوف کر سکتا ہے جب وہ بیمار ہو جائے و

یا محل سے ہووے یا بچے او سکے پستان اپنی مونہہ میں نلیو می یا بچے کا دودھ

چھوٹ جاوے۔
 بابت تم آج اور مستاجر کی کام اور اونکی قابلیت بیان میں
 تین فصل میں فصل اول ماجور کی سوئپ نی کی بیان میں
 ماوہ (۵۸۲) مستاجر کو مالک یہ اجازت دیدیوے کہ وہ شے ماجور
 اپنا کام لیوے او کو تسلیم ماجور کہتے ہیں۔

ماوہ (۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدت معینہ اور مسافت متعینہ پر منعقد ہو چکا
 تو شے ماجور کا مستاجر کے قبضہ میں اوس مدت تک یا اوس مسافت تک
 متصل اور برابر رہنا چاہئے مثلاً اگر سیان کرایہ لین تو جو مدت کہ پڑی ہے
 یا جہان تک پہونچا ناٹھراے اوس مدت تک یا اوس مقام تک کرایہ لینا
 مستاجر کے قبضہ میں برابر رہیں گے اور مالک اوس مدت یا اوس مسافت
 اپنی کام میں نلا سکیگا۔

ماوہ (۵۸۴) اگر ایک شے کہ جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا پستان
 نکال کر وہ شے او سکے حوالہ کر دے ورنہ جب تک اجرت لازم نہ ہو گے
 پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتھ بیچ دیا ہے تو جائز ہے۔

ماوہ (۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ میں اپنا اسباب کہا
 تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے

بائیسوی اور سنج سی پہلے لکھو وہ حجرہ بچے خالی کر دیا تو مستاجر سب حویلی نیکار اور
منج نکر سکیگا۔

فصل دوم عقد کے بعد و نوحہ قاضی ماجور میں کیا کیا کر سکتی ہیں
ماوہ (۷۰) قبضہ سے پہلے مستاجر میں ماجور کسے اور لو بچے کراہ سکتا
یرشے ماجور بقول ہو تو نہیں دیکتا ہے۔

ماوہ (۷۱) اگر ایسی شے ہے کہ لوگوں کے استعمال سے کچھ فرق نہیں آتا
تو مستاجر کسے اور کو وہ شے کرا یہ دیکتا ہے۔

ماوہ (۷۲) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تھا پر اس نے دوسرے کو اجارہ
صحیح دیا نو جائز ہے۔

ماوہ (۷۳) جب ایک اجارہ لازم ہو گیا تو مالک وہ شے دوسرے کو اجارہ
ہنیں دیکتا ہے یعنی اجارہ کے بعد اجارہ ثانہ منع نہیں ہوتا ہے۔

ماوہ (۷۴) موجد بے اجازت مستاجر کے شے ماجور بیع کر سکتا ہے اور
بایع اور مشتری کے حق میں بیع نافذ ہو گے نہ مستاجر بیعے مدت اجارہ
بعد مشتری کے لئے بیع جارے ہو گے اور مشتری اس بیع سے خوف نہیں
ہو سکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے بیع طلب کر ہی یا قلم سے
بیع منج کرے کیونکہ بایع اسکے دینی بر قاضی نہیں ہے اور مستاجر نے یہ

بیع جارے کے قوسب کے حق میں جارے ہو گے لیکن جب تک کہ مستاجر
بیع جارے کے قوسب کے حق میں جارے ہو گے لیکن جب تک کہ مستاجر

اپنا حق منفعت حاصل نہ کرے شے ماجور اوس سے نہ لیجاتے اور اگر کسی
 مستاجر ہے شے ماجور واپس کر دے تو اوسنی خود ہے اپنا حق ^{معدی ہرگز} _{ساتھ} _{بے} _{قسط}

فصل سوم شی ما جو رکی واپس مینی کی بیان

ماوہ (۱۹۵) جب مدت اجارہ تمام ہو جاتی تو مستاجر شی باجور فوراً واپس کر دیتا ہے۔

۱۶۰۵ (۵۹۲) بعد انقضائے مدت اجارہ مستاجر شے ماجر اپنی استعمال

میں نہیں لاسکتا ہے۔

ماوہ (۳۹۵) اجارہ کے بعد مالک اپنی خیر حیب طلب کر ہی متاجر

فوراُ دیدیوے۔

مادہ (۵۹۴) مستاجر کو لازم نہیں ہے کہ شے ماجر خود واپس کرے

بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی خبر لیوے مثلاً حویلی و الامت کرایہ

کے بعد خود جاوے اور حویلے پر قبضہ کرے اور گھوڑے والی پر لازم ہے

کہ جائے مقرر پر خود جا کر اپنا گھوڑا لیوے اور اگر جائے مقرر پر

گھوڑا نکلا اور بے قعدے مستاجر کے مرگیا تو اوپر ضمان لازم نہیں ہے۔

ماہ (۵۹۵) اگر شے ماجر کے لیجانے میں مشقت اور خرچ ہے تو مالک

کے ذمہ ہے۔

باب آٹھواں ضمان کے بیان میں اسمین تین فصلیں

فضل اول منفعت کی ضمانت کا بیان

ماوہ (۵۹۶) مدون اجازت مالک کے اسکے کوئے خیر استعمال کرنا
 غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہیں ہے مگر مال یتیم اور مال وقف
 میں ضمان لازم آتا ہے اور معد الاستغلال میں بے ضمان آتا ہے کیونکہ
 اجارہ منعقد ہوا اور نہ وہ کسی وجہ سے منفعت یعنی مالک ہوا
 نہ ضمان یعنی اجرت مثل لازم ہوگا مثلاً کسی کے گھر میں بے اجازت رہا
 تو کرایہ لازم نہ ہوگا پر وقف یا یتیم کے مال میں یا اس گھر میں جو کرایہ
 کے لئے بنایا گیا کرایہ مثل لازم ہوگا اور ایسے ہے کرایہ کے گھوڑی پر
 جو سوار ہو کر کہیں گیا اجرت مثل لازم ہوگا۔

ماوہ (۵۹۷) معد الاستغلال میں جب اجارہ منعقد نہیں اور اسکو
 کسی وجہ سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے
 خیال سے فائدہ لینے کا خیال ہے تو اس میں بے اجرت مثل لازم ہوگا۔
 ماوہ (۵۹۸) کسی عقد کے وجہ سے خیال منفعت پیدا ہوا اور مدت
 تک منفعت لیتا رہا تب بے ضمان لازم ناویگا مثلاً ایک شخص نے
 ایک حویلی بیچ دے اور مشتری بخیال عقد بیع مدت تک رہتا رہا پھر
 اصل مالک نے دعویٰ کر کے اپنی حویلی لے لے تو مشتری ضمان سکوت
 مذکورہ حویلی معد الاستغلال تھے اور ایسا ہے جکے ایک شخص نے
 بیعت کر کے غصب کا انتفاع کو عاں ہیں سے بیعتی آخرت تک لازم نہیں آتا
 بیچنے اور مشتری اسکو استعمال میں لایا اور پھر اصل مالک نے

بحکم حاکم او پر قبضہ کیا تو چکے کا کرایہ مشرے نہ لگیا۔

ماوہ (۹۹) چھوٹے لٹکے سے جو کوئے خدمت لے وہ لڑکا بعد پلوغ اپنا اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مر گیا تو اس کے وارث لیں گے

فصل دوم مستاجر کے ضمان کا بیان

ماوہ (۱۰۰) عقد اجارہ صحیح ہو یا نہ ہو غنیمت مستاجر کے پاس امانت ہے

ماوہ (۱۰۱) جب مستاجر کے نقدے اور تقصیر نہ ہوے اور اذن

مالک کے خلاف اوس سے مصادروں نہ ہوے ضمان تلف لازم نہیں آئیگا۔

ماوہ (۱۰۲) غنیمت مستاجر کے پاس اوسکی تقدی سے تلف ہو گئی

یا اوس میں نقصان قیمت آگیا مثلاً گھوڑی کو مارا کہ وہ مر گیا

یا اوس کے ایڑے سخت ماری کہ وہ تلف ہو گیا قیمت کا ضمان لازم ہے

ماوہ (۱۰۳) مستاجر کے کوئے جو کت خلاف عادت تقدی ہے

کہ اوس سے جو ضرر اور خسارہ پیدا ہو گا موجب ضمان ہے مثلاً

خلاف عادت کپڑا پہنا اور وہ پھٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا

عادت سے زیادہ اگر آگ جلانے اور گھر جل گیا تو ضمان دیگا۔

ماوہ (۱۰۴) مستاجر نے اوس کے حفاظت میں حضور کیا تو تلف ہو گیا

یا اوس کے قیمت کم ہو گئے ضمان لازم ہو گا مگر بلا غیر باگ ڈور کے

گھوڑا چھوڑ دیا اور ضایع ہو گیا ضمان دیگا۔

اور نسخہ جود
میں سے ہے
یاد رکھو بہت
شدت سے
پانچا فقط

ماوہ (۶۰۵) مستاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اذن کے خلاف کرنا ہے اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہیں ہے مثلاً گھوڑا اگر ایہ لیا کہ پچاس سیر کہے لادیکا پہر پچاس سیر لوہا لاد اور لہوڑا پر گیا ضمان لازم ہوگا اور اگر کہے کے مضرت اور شفقت کو لئے چیز ملے یا اس کے برابر لادے اور مر گیا تو ضمان نہیں ہوگا۔

ماوہ (۶۰۶) بعد انقضائے مدت اجارہ نئے ماجر مستاجر کے پاس ودیعت اور امانت ہے اگر مدت اجارہ کے بعد یہ استعمال میں لایا اور تلف ہو کے یا مالک نے طلب کے اور مستاجر نے نہ دے اور تلف ہو گئے ضمان دیگا۔

فصل سوم اجیر یعنی فردور کی ضمان کا بیان

ماوہ (۶۰۷) اجیر کے غدے سے جو چیز کہ اس کو کام کرنے کے لئے دے گئے ہیں ہلاک ہو گئے ضمان دیگا۔

ماوہ (۶۰۸) خلاف حکم مالک اجیر کو لئے کام کرے تو ضمان آتا ہے اور حکم مالک صریح یا دلالت ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ میرے جانور و نگو فلان رمنہ میں چرانا اور کہیں تلجانا وہ اس جگہ نلی گیا اور اور کہیں لے گیا اب اگر کوئے جانور ہلاک ہوگا تو ضمان دیگا یا دزدی کو پکڑا دیا کہ اگر اس میں قبایں سکے تو کتر و دزدے نے کہا کہ

قباہی کے پر جب کتر اتہ فہاء سی در زے اوس کیڑے کے قیمت دیگا۔

مادہ (۶۰۹) بے عدرا اگر احرا حفاظت نکرے نوضمان دیگا ورنہ نہیں مثلاً

چرواہا بے وجہ بکری ڈھونڈے گنسا نوضمان دیگا اور اگر یہ کہائے

بن یہ ایک بکرے ڈھونڈے جانا اوس بکریاں تلف ہو جائیں اسلئے ضمان دیگا

مادہ (۶۱۰) اجر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدے اگر کوئے

چیر تلف ہو گئے یا بے اوسکے کام کے تلف ہو گئے ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۶۱۱) اجر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اسکے فعل سے

لازم آئے خواہ اوس میں تعدے ہو یا نہ ہو۔

کتاب ثالث کفالتہ کے بیان میں اس میں ایک مقدمہ اور تین باب ہیں
مقدمہ کفالتہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان میں

مادہ (۶۱۳) ایک کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل کر دینا کفالتہ ہی لینے
مطالبہ کسی پر ہوا و سکو اپنی ذات پر بھی لگا لینا۔

مادہ ۶۱۳ کفالتہ بالنفس یہ ہے کہ کسی کے حاضر کر لئے گا وہ من ہو۔

مادہ ۶۱۴ کفالتہ بالمال یہ ہے کہ کسی کے ادا و مال کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۵ کفالتہ بالتسلیم یہ ہے کہ مال پونہچا دینے کا سامن ہو۔

مادہ ۶۱۶ کفالتہ بالذکر یہ ہے کہ بیع کی قیمت ادا کر دیئے اگر ادا نہ
کوئی مدعی کٹرا ہو گا یا بائع کو حاضر کر دیئے

مادہ ۶۱۷ جس کفالتہ میں نہ کوئی شرط ہو اور نہ زمانہ آئندہ کے ساتھ اوسکو
عمدہ ہوا و سکو کفالتہ منجزہ کہتے ہیں۔

مادہ ۶۱۸ کفیل وہ شخص ہے کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھ آپ بھی
ذمہ دار ہو جاوے یعنی دوسرے کا عہد اور پیمانہ اپنے اوپر لے لیوے
اور اوس دوسرے کو وصیل و مکفول عنہ کہتے ہیں۔

مادہ ۶۱۹ قرضخواہ اور طالب کو مکفول کہتے ہیں۔

مادہ ۶۲۰ مکفول بہ وہ شئی ہے کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالتہ بالنفس
میں مکفول عنہ اور مکفول لہ ایک ہی چیز ہے۔

باب ۱۱ عقد کفالتہ کے بیان میں اور اس میں فصل میں
فہملاً اور اس کفالتہ کا یہ بیان۔

مادہ ۲۱ کفالتہ صرف کفیل سے اباب سے عقد اور نافذ ہوتا ہے پر کفیل
اگر چاہے اس کو نامنظور کر کے رو کر دے کہ اس کی کفالتہ مسطورہ میں اجتناب
کفیل کہ کفالتہ رد کرے گا تب تک باقی رہیگا ایک شخص رید کا کفیل ہوا مگر
کفیل نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل مہونے کی
خبر پونچھے مگر کیا تو کفیل کہ کفیل سے مطالبہ کر سکیگا۔

مادہ ۲۲ جو کلمات کہ عرف میں عقد اور پیمان پر دلالت کریں ان کے اتھا
سے ایجاب کفالتہ ہوتا ہے مثلاً یہ کہا کہ میں نے کفالتہ کی یا میں کفیل ہوں
یا میں ضامن ہوں۔

مادہ ۲۳ وعدہ معلق سے بھی کفالتہ ہو جاتی ہے مثلاً یہ کہا کہ میرا غرض
نہیگا تو میں دو ٹکا تو کفالتہ ہو گئی پس اگر قرض خواہ نے طلب کیا اور اس نے
نہیا تو کفیل سے طلب کر سکتا ہے دیکھو مادہ (۸۴)

مادہ ۲۴۔ اگر یہ کہا کہ میں آج سے فلان وقت تک کفیل ہوں تو حالانکہ
یہ کفالتہ موقتہ ہے پر کفالتہ منجزہ تصور ہوگی۔

مادہ ۲۵ جیسا کفالت مطلق منعقد ہوتی ہے ویسا ہی مقید تعین و اجل بھی ہو سکتی
ہے مثلاً یہ کہے کہ اسی وقت کا ضامن ہو یا فلان وقت کا ضامن ہوں۔

مادہ ۲۶۶ کفیل کا بھی کفیل ہو سکتا ہے۔

مادہ ۲۶۷ ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہیں۔

فصل دوم کفالت کے شرطوں کا بیان

مادہ ۲۸۸ کفالت کے انعقاد کے لئے یہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو بالغ نہ ہو کسی

مجنون اور مفلوج اور کم عمر کفیل نہ ہو سکا اور اس کے لئے کہیں میں کفیل ہو کر بلوغ کے بعد کفالت کا اقرار کیا تو کفالت صحیح نہیں ہے۔

مادہ ۲۸۹ کفیل عینہ بھی عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکی کے مرض کا اگر تیسرے نو کفیل ہونا صحیح نہ ہو گا۔

مادہ ۳۰۰ کفیل بنفس میں شرط ہے کہ وہ شخص معلوم ہو کہ جسے کفیل بننے پر اسے کفول بالمال میں

معلوم ہونا شرط نہیں ہے یعنی یہ کہنا کہ میں فلاں کے قرض کا جو فلاں پر ہے کفیل ہوں گو مقدار قرض معلوم نہ ہو صحیح ہے

مادہ ۳۰۱ کفول بالمال میں یہ شرط ہے کہ مال حیل پر منقول ہو یعنی یہ کہ ادا کرنا اس مال کا حیل پر لازم ہو۔ اسی لئے بیع کی قبضت کا اور اجارہ کی احوت کا

اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال منسوب کا کفالت صحیح ہے

اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اس کا ادا واجب ہو کوئی شے معین ہو یا

کسی شے کا بدلہ اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اس کا

بھی کفالت صحیح ہے جب قبضت مقبوض ہو گئی ہو اور قبضہ سے پہلے عین بیع کی کفالت

صحیح نہیں کیونکہ بیع اگر بائع کے پاس تلف ہو جاوے تو بیع ہی فسخ ہو جائیگی اور بائع یہ اس کا ضمان لازم نہیں آتا یہی یہ بائع پر لازم ہو گا کہ مشتری کا زرخشن واپس کر دے اگر لے چکا تھا۔ اور ایسا ہی مال گرومی اور مال ستعار اور مال ^{نہیں} کی بھی کفالت صحیح نہیں ہے کیونکہ اصل کے ذمہ پر ادون چیزوں کا ضمان لازم مگر اس مقولہ کے ہلاک ہونے کے بعد اگر کفیل ہو تو کفالت صحیح ہو گی اور ان چیزوں کے اور بیع کے پونہچا دینے کے لئے کفالت صحیح ہے اور کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکھنے کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ مجبوراً پونہچا پڑے گا پر کفیل بہ کے ہر حال سے کفالت بنفس میں کفیل بری ہو جاوے تو ایسے ہی یہ چیزیں تلف ہو جائیں تو کفیل پر کچھ لازم نہوگا۔

مادہ ۲۳۲ ۴ عقوبات یعنی سزا ہی بدنی بین کفالت جاری نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہو سکے اس لئے قصاص اور تمام حدود کا مد علیہ کی طرف سے کوئی کفیل نہیں ہو سکتا ہے اور ارش (یعنی دیت اعضا) اور سوت کی کفالت صحیح ہے جو یہ دو نوجراحت رسان اور قابل پر لازم ہوتی ہے۔

مادہ ۳۳۳ ۴ کفالت بالمال میں کفول عنہ کی تو گری شرط نہیں ہے بلکہ مفسر کے لئے بھی کفیل ہونا صحیح ہے۔

باب دوم کفالت کے احکام کا بیان اور اس میں تین فصل ہیں فصل اول کفالت منجذہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(۶۳۴) کفالت کا یہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول چاہ طلب کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے

(۶۳۵) کفالت منجزہ میں اگر اکیل پر دین معجل (یعنی جلد ادا کرنی کا ہے) تو کفیل پر بہتے فوراً مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر دین مؤجل ہے (یعنی ایک مدت کے بعد ادا ہو پنے کا ہے) تو انقضائے مدت پر فوراً مطالبہ ہو گا مثلاً ایک نے کہا کہ میں فلاں کے فرض کا کفیل ہوں تو فرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کر سیکے گا اگر معجل ہو اور وقت انقضائے مدت کے دین فوراً طلب ہو سکتا ہے اگر مؤجل ہو (۶۳۶) ادا و اس کفالت میں حج زمانہ آئندہ کے ساتھ مضاف یا کسی شرط کے ساتھ متعلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہ ہو تب تک کفیل پر مطالبہ نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلاں نجکو تیریے خیر نہ ہو تو میں اس کے ادا کا کفیل ہوں تو یہ کفالت مشروط منعقد ہو جاوے گی اور اکیل اگر وقت مطالبہ کے مذہبی ہو تو کفیل سے مطالبہ پونہچے گا اور اکیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہیں کر سکتا ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلاں شخص نے چورایا ہے تو میں ضامن ہوں تو کفالت صحیح ہے اور اس شخص کا چورانا ثابت ہو جاوے گا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے اور ایسا ہے

کفالت صحیح ہے جو ہم شرط کی کہ چند دن تک مہلت دبو سے تو مہلت کا اعتبار کفول نہ کیے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اس سے بے وقت مطالبہ سے مہلت ہے دی تو اب کفول نہ کو جائز ہے کہ بعد اس مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے اور کفیل پہراستے ہے مہلت نہیں طلب کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہو جو ہم کھا کہ مین تیرے ادس مطالبہ کا ذمہ دار ہوں جو فلان کے اوپر ثابت ہو گیا یا اتنے روپیوں کا جو نو فلان کو فرض دیا یا ادس چیز کا کہ فلان غصب کر لیا یا ادس مال کی قیمت کا جو فلان کے ہاتھ بیچے کا سو بدو نہ متحقق ہوئے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ ہو گیا یعنی کفیل سے مطالبہ جب تک نہ ہوگا کہ مطالبہ ثابت نہ ہو اور فرض مذکور اور غصب متحقق نہ ہوے اور بیع اور تسلیم بیع واقع نہ ہو اور ایسا ہے جب کہا کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن ہوں تو جب تک وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہ ہوگا

(۶۳) جب شرط متحقق ہو سکے تو جتنی باتیں کہ اسکی ساتھ مین ثابت لازم ہو جائیں گے مثلاً کہ کھا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہو گا مین اسکا کفیل ہوں اور ادس نے انکار کیا کہ مجھ پر اتنا فرض ہے کفیل پر مطالبہ نہ ہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہ ہوے یعنی حاکم جتنے رویہ اور جس سکہ

حکم کرے گا وہ کفیل پر لازم ہوگا

(۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور بیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ
حاکم یہ حکم نہ کرے کہ بیع مستحق کو دیوی اور بائع زرمن مشتری کو واپس کر
کفیل پر کچھ مطالبہ ہوگا

(۶۳۹) کفالت موقتہ تین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو
سکتا ہے
مثلاً کفیل نے کہا کہ میں آج سے چھ ماہ تک کا ضامن ہوں تو اس
چھ ماہ کے اندر مطالبہ ہو سکتا ہے اور بعد چھ ماہ کے کفیل کفالت سے
بری ہوگا

(۶۴۰) کفالت منجرہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اس کفالت سے نہیں بچل
اور کفالت معلقہ اور مضافہ میں جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین نہ
نہو ویے کفالت سے بچل سکتا ہے یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر
اوسکا ثبوت پہلے سے ہو تو بے منجرہ ہے مثلاً یہ کہ جو قرض فلا
کے ذمہ ثابت ہو گا میں اوسکا کفیل ہوں اور قرض جب ہے ثابت ہو
سکتا ہے کہ پہلے سے ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے پہلی دین کا
وجود ہے اوس سے کفیل بری نہیں ہو سکتا ہے جیسا منجرہ میں پر
نہیں ہو سکتا ہے اور اگر کفالت کے بعد کفول متحقق ہو ویے مثلاً یہ

کہا کہ تو ظان کے ہاتھ جو بیچے گا اور سکایا دیکھ کے تمن کا من ضامن ہوں
 بیچ کی تحقیق تک اور سکوا اس کفالت کا چھوڑنا جائز ہے یعنی اگر قبیل
 نے کہا کہ من نے کفالت ترک کی یا نو اور اس کے ہاتھ کچھ مدت بیچ
 اور اس نے بیچ دیا تو یہ اور سکافیل نہوگا

(۴۴۱) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اس نے
 غاصب اور مستعیر سے مکفول بہ مالک کو ہجادیے تو اس میں جو
 کچھ خرچ لگے گا اور مستعیر سے لگا

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم
 (۴۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نہ کرے
 تو کفیل پر جر کیا جاوے گا
 فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(۴۴۳) کفیل ضامن ہے
 (۴۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصل سے یا دونوں
 طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے یہ ہے
 مطالبہ کر سکتا ہے

(۴۴۵) اگر کفیل کا کہنی اور کفیل ہو کیا تو قرض خواہ کو اختیار ہر کفیل
 یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے

(۶۴۶) اگر ایک معاملہ میں بہت شریک تھے اور ان سب پر دین لازم آیا اور آپس میں ایک دوسرے کا ضامن ہو گیا تو قرض خواہ ہر ایک پر قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے

(۶۴۷) جب بہت آدمے ایک دین کے کفیل ہوں اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہو سکتا ہے اور جو سب ایک ^{کل دین کا} بار کفیل ہو دیے تو ہر شخص پر مقدار ایک کے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہو کہ جو اس کفالت میں اوپر لازم ہو گا میں اس کا کفیل ہوں مثلاً کنہار روپیہ جو ادسکی ذمہ پر ہے وہ اس کا ضامن ہو تو قرض خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دونو ایک ہی وقت کفیل ہوئے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اس طرح آپس میں ہو کہ جو کچھ ایک دوسری پر لازم ہو گا ہم ایک دوسرے کا ضامن بنیں گے

(۶۴۸) اگر کفالت میں یہ شرط ٹھہری ہے کہ اصل اس مطالبہ پر سے ہے تو یہ کفالہ حوالہ ہو جاوے گا

(۶۴۹) حوالہ میں اگر محیل سے نہ ہوئے تو وہ کفالہ ہے مثلاً فرسخوہ مدیون کو کہا کہ میرا دین جو بچہ ^{اصل} سے ہے وہ فلان پر حوالہ کر دیے کر تو ہے اس کا ضامن رہے گا اور مدیون نے اس طرح حوالہ کر دیا تو قرض خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے

(۶۵۰) اگر ایک شخص کفیل ہو اور یہ شرط پڑے کہ جو مال مدیون کا لگا
 پائل مانت ہے اس میں سے ادا کر لیا تو جائز ہے اور اس مال میں سے
 ادا کرنا لازم ہوگا اور یہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھ لازم نہ ہوگا اور
 اگر کفیل نے بعد کفالت مال مانت واپس کر دیا تو بے کفیل ضامن نہ ہوگا
 (۶۵۱) ایک شخص کفیل ہو کہ میں ملاں کو ملاں وقت حاضر کروں گا اور اگر حاضر
 نہ کروں تو ادسیر جو فرض سے وہ ادا کروں گا تو ادسیر فرض لازم ہو جائیگا
 اگر ادسیر وقت پر مدیون کو حاضر نہ کر لیا اگر کفیل مر گیا اور اسکے وارثوں
 نے مدیون کو حاضر کر دیا یا خود مدیون حاضر ہو گیا تو کفیل کے ذمہ کچھ لازم نہ
 اور اگر نہ کفیل کے وارثوں نے ادا کو حاضر کیا اور نہ وہ خود ادا کیا تو کفیل کے
 ذمہ میں سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل کفول ہو گیا یا پر کفول رہ چکا تھا
 تو کفیل حاکم کے پاس لیجاوے کہ حاکم کے کو کفول نہ کا وکیل مقرر کری
 اور وہ اسکی حوالہ کر دیے

(۶۵۲) کفالت مطلقہ میں اصل پر جیسا فرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا
 ہے ۶۵۳ کفالت مقیدہ تعجیل یا با حیل جو کچھ ہو وہ ہے کفیل پر ہے لازم ہوتا
 (۶۵۴) اصل دین کے جو مدت ہو اور کفالت ادسیر منعقد ہو ایسی ہی
 ادسیر مدت سے زائد ہے کفالت ہو سکتی ہے
 (۶۵۵) اگر اصل کو فرض خواہ نے کچھ مہلت دی تو وہ سے مہلت کو

ہے ہو گئے اور کفیل کے کفیل کو بے ہو گئے اور جو مہلت کفیل
اول کو ہوگی وہ کفیل تانے کو بے ہوگی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئے تو
اصل کے حق میں مہلت نہ ہو گئے کفیل کو دی جرمت بر اصل و قتلہ اسکا ہے

(۶۵۶) مدیون نے جو صاحب مہلت ہے سفر کا آزادہ کیا تو قرضخوا
حاکم کے پاس رجوع نہ کرے اور حاکم قرض خواہ کو کفیل دلوادیا
(۶۵۷) ایک قرض دار نے کبھی کہا کہ فلاں کا قرض جو مجھ سے نو مہر کفیل ہو
وہ کفیل ہو گیا اور جس کفالت اسکا قرض کچھ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر
جائے کہ اصل سے واپس لیوے تو صرف کفیل بہ لے سکیگا نہ وہ چیز
کہ اس سے اپنے اس کے قرض میں دی ہے اور اگر قرض خواہ سے
قرض دار نے صلح کر لی تو جس قدر صلح میں دیا گیا اس قدر کفیل اصل سے
لیگا نہ کل قرض مثلاً کہ خالص کا ضامن ہوا اور کہ کہوٹا ادا کیا تو کہ
خالص لیگا یا کہ کہوٹے کا ضامن ہوا اور کہ خالص ادا کیا تو کہ خالص
لیگا اور ایسا ہی اگر چند درہم کا کفیل ہوا اور صلحا کچھ اسنیاد و بدین
تو اصل سے وہ سے درہم لیگا جسکا ضامن ہوا تھا اور اگر ہزار
درہم کا ضامن ہو کر صلحا پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصل سے
(۶۵۸) اگر معاوضہ اور معاملہ میں کیسے کو دہو کا دیا تو جو اسکا ضرر
ہو گا واپس دیا نہ اشتراک سے فی زمین پر مکان بنایا اور ایک

شخص نے زمین پر دعوے کیا تو شتری سوائی زمین قیمت بھاڑ لگا
جب زمین مدیے کو بیگا ایک شخص نے سودا گروں سے کہا کہ ہم
لو کا سیرا بیاتہ اورین نے او کو اجازت دے ہے تم اس
سے معاملہ کرو پھر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اگر اس
قیمت اس اجناس کی لینے جاؤ مہون نے اس لڑکے
ہاتھ فروخت کئی تھی

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصلیں

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہیں

(۶۵۹) اصل یا کفیل شے مکفول یہ پونہ چاہے کفالت سے بری
ہو جائے

(۶۶۰) اگر مکفول نے کفیل کو برے کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچھ نہیں
تو کفیل برے ہو گیا

(۶۶۱) کفیل کے برات سے اصل کی برات نہیں ہو سکتی

(۶۶۲) اصل کے برات سے کفیل کی برات ہو جاوے گی

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

(۶۶۳) کفیل نے مکفول کو ایسی جگہ پر دکر دی کہ وہ ان نالش ہو سکتی
مثلاً شہر یا قصہ میں کفیل بری ہو گیا مکفول نے قبول کر لیا تو اگر یہ شرط پڑی

تھی کہ فلاں نہر میں پونہچانا اس نے کئے اور شہر میں پونہچایا تو بری
 ہوگا اور اگر یہ شرط پڑے تھے کہ حاکم کی کچھری میں پونہچا دینا اور اس
 نے اور کہیں کو چہ اور بازار میں پونہچا دیا تو کفالت سے برے ہوگا
 لیکن اگر ایسے شخص کے روبرو پونہچا دیا کہ اس کو اختیار روکنا ہے تو
 کفالت سے برے ہوگا

(۶۶۴) جب طالب طلب کرے اور کفیل مکتول بہ اس کو دیدے تو
 کفیل برے ہوگا اور بے طلب اگر اس سے پہرہ کر دیا تو برے ہوگا جب
 تک کہ طالب یہ نہ کہے کہ حکم کفالت میں ہے اس کو یہ باب

(۶۶۵) ایک شخص اس شرط پر کفیل ہوا کہ مکتول بہ کو فلاں دروازہ
 کر دیا اور اس سے بچے اور ادائیگی سے پہلے حاضر کر دیا تو کفالت
 سے برے ہے اگر مکتول بہ قبول کرے یا نہ کرے

(۶۶۶) مکتول بہ کے مرنے سے کفیل ہے اور کفیل کا کفیل بھی بری ہوگا
 اور اگر کفیل مر گیا تو کفیل سے برے اور اس کا کفیل سے برے اور
 اور مکتول بہ کے مرنے سے کفیل برے ہوگا بکا مکتول بہ کا
 وارث طالب ہوگا

فصل سوم کفالت بالمال سے براستہ کا بیان ۴۴۴
 (۶۶۷) اگر قرض خواہ مر گیا اور سوای مقترض کسی کے کہ جس کا کفیل ہے

رہا اور سکا وارث نہیں ہے تو کفیل بری سے اور سوامی
مدیریت سے سب کے اور ہے وارث ہیں تو بمقدار حصہ بریوں کے بری
ہوگا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا

(۶۴۸) اگر فرض وادہ سے بقیل یا اصل لینے کے مقدار پر
صلح کرے تو دونوں کی برات ہو گئے اگر دونوں کی برات کی شرط ہو
یا اصل کی برات کی شرط ہو یا کچھ ہے شرط نہ ہو اور اگر کفیل کی
برات شرط کے لئے فقط کفیل بری ہوگا اور طالب کو اختیار ہو
کہ کل دین کفیل سے یوں یا مقدار صلح کفیل سے لیکر باقی اصل
سے یوں

(۶۴۹) کفیل نے کیسے اور برحوالہ کر دیا اور کفول لہ لینے اور
محال علیہ نے قبول کر لیا تو کفیل اور اصل دونوں بری ہو گئے
(۶۵۰) اگر کفیل بالمال مرکب یا تو اس کے ترکہ میں مطالبہ کیا جاوے
(۶۵۱) جو شخص میع کے ثمن کا کفیل ہوا اگر بیع فسخ ہوے یا میم
کا اور کوئی خضر نکلا یا میع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل
بری ہو گیا

(۶۵۲) اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص
زر کرایہ کا کفیل ہو تو اتفاقاً ہی مدت پر کفالت سے تمام ہو گئے
اگر مدت کی بعد ہی مال زبرد یا گیا تو وہ کفالت بقدر عقد میں معتبر نہ ہوگی

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اس میں ایک مقدمہ اور دو باب ہیں
مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہیں
مادہ ۶۷۳ ایک کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر فرض لازم کر دینا
حوالہ ہے۔

مادہ ۶۷۴ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کر دی۔
مادہ ۶۷۵ قرض خواہ محال ہے۔

مادہ ۶۷۶ جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔
مادہ ۶۷۷ جس مال کا حوالہ ہوتا ہو وہ محال ہے۔
مادہ ۶۷۸ حوالہ مقیدہ جسمین یہ بات ٹھہرا می جائے کہ محیل کے
اوس مال میں سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ میں ہے یا اوس کے
قبضہ میں ہے۔

مادہ ۶۷۹ حوالہ مطلقہ جسمین یہ قید نہیں ہے کہ محیل کے مال میں سے
دیا جائے جو محال علیہ کے پاس ہے۔

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہیں فصل اول
حوالہ کے رککن کا بیان

مادہ ۶۸۰ اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ میں نے فلان پتیرا
قرض حوالہ کر دیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

مادہ ۶۸۱ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہی مثلاً ایک نے دوسرے سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنی اوپر لیلے اس نے قبول کر لیا یا محال علیہ نے کہا کہ میرا لینا جو فلان شخص پر ہے وہ میں اپنے اوپر قبول کرتا ہوں اور اس نے قبول کر لیا حوالہ صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے نادم اور پشیمان ہو تو کچھ فائدہ ہوگا۔

مادہ ۶۸۲ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح ہوگا جب کہ محال علیہ کو علم نہ ہو اور وہ قبول کرے مثلاً ایک شخص نے اپنے قرض حوالہ کو ایک اور شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی اور شہر میں ہو اور کو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا۔

مادہ ۶۸۳ مجل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال کی اجازت پر موقوف ہو مثلاً قرض دار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص کا جو بھیر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اس شخص نے قبول کر لیا تو یہ حوالہ قرض خواہ کے اجازت پر موقوف ہے اگر اپنے قبول کیا تو جائز ہوگا ورنہ نہیں۔

فصل ثالث حوالہ کی شرطوں کا بیان

مادہ ۶۸۴ حوالہ کے صحت کی شرط یہ ہے کہ مجل اور محال اور محال علیہ

سب عاقل اور بالغ ہوں ایسے ہی لڑکے کا قرضہ جو کوئی پسے اور
لیوے یا لڑکا کسی کا قرضہ اپنے اوپر لیوے یا بطل ہوئے قرضہ یا بائزر
ہو اسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہ ہو۔

مادہ ۶۸۵ اور بچہ بھی شرط ہے کہ مجل اور محال لے، ورنہ باغ ہوتا
اسلئے لڑکے یا تیز کا کوئی حوالہ لیوے یا لڑکا کسی کا ایسے اور حوالہ
لیوے نے اجازت اس کے دلی کے موقوف رہیگا اگر دلی اجازت
دیگا تو جائز ہوگا اور لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اس میں
شرط بچہ ہی کہ وہ لڑکا بہت مجل کے معنی اور توکر ہو اگرچہ دلی فی
اجازت بھی دیدی ہو۔

مادہ ۶۸۶ بچہ شرط ضرور نہیں ہے کہ محال علیہ مجل کا قرضہ دائر
یعنے اگر مجل کا محال علیہ پر دیں ہوگا تو بھی حوالہ صحیح ہوگا۔

مادہ ۶۸۷ جس دیں کا کہ کمالہ صحیح ہین ہے اسکا حوالہ بھی
صحیح نہیں ہے۔

مادہ ۶۸۸ جس دین کا کفالہ صحیح ہو اسکا حوالہ بھی صحیح ہی رہے ورنہ
کہ محال بہ معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح ہوگا اسی لئے اگر کوئی شخص
کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا وہ مجھ پر حوالہ ہے تو صحیح
نہیں ہے۔

مادہ ۶۸۹ حوالہ اصل یہ ہے کہ اگر وہ صحیح ہے تو ابھی اس دین کی پہلی
 ہے جو کہ اس کے لئے لازم ہوگا۔

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰ حوالہ کی یہ چیز ہے کہ محیل اور اس کا کفیل اگر اس کا کفیل ہو تو وہ
 دیر اور کہلہ سے بری ہوئے اور اس دین کا مطالبہ قرض خواہ محال
 کر کے اگر دشمن نے اس پر کسی کو حوالہ لیا تو مرتہن کو اب یہ حق نہ ہوگا
 کہ اسے مرہون اپنے پاس روک رکھے۔

مادہ ۶۹۱ محیل کے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ بر محیل کا اگر کچھ لینا
 نہیں ہی تو محال علیہ بعد اسے دین کے محیل سے زرا دوا واپس لیگا
 اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھ لینا ہے تو اس کے قرض میں مجرا دیگا۔

مادہ ۶۹۲ حوالہ مقیدہ میں محیل کو یہ حق نہیں ہے اور محال علیہ کو
 یہ حایز نہیں ہے کہ محیل کو محال بہ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان لیگا
 اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل اس سے پہلے مر گیا اور
 اس پر قرض اس کے ترکہ سے بہت ہی تو اور قرض خواہوں کو

اس محال بہ بین حق بد اخلت نہیں ہے۔
 مادہ ۶۹۳ حوالہ مقیدہ یعنی یہ کہ کیا کہ بیع کی قیمت جو مشتری کو
 ذمہ پر قرض ہی وہ بھیہ حوالہ ہے اگر تسلیم سے پہلے بیع تلف ہو گئی

اور قیمت ساقط ہو گئی یا بخیار شرط یا بخیار روت یا بخیار عیب یا باقالتہ
بیع واپس ہوئی تو اب ان سب صورتوں میں حوالہ باطل نہوگا اور محال
علیہ نے جو ادا کیا ہے محمل سے لے لگا اور اگر اوس بیع کا کوئی
اور شخص حق دار نکلا اور اوس نے بیع ضبط کر لی اور ظاہر ہو کہ محال علیہ اس
دین سے بری ہے حوالہ باطل ہوگا

مادہ ۶۹۴ حوالہ مفیدہ بن جب یہ کہا لیا کہ محمل کے اس مال میں سے
کہ جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاویں گا اور اس مال کے کوئی
اور شخص نکلا اور ضبط کر لیا تو وہ حوالہ مفیدہ باطل ہوگا اور محمل سے دین لیا جاویگا
(۶۹۵) حوالہ مفیدہ کہ جس میں یہ کہا کہ محمل کے اوس مال میں سے جو
محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جائے گا اور اگر وہ مال تلف ہو گیا
اور محال علیہ پر ضمان ہے تو یا تو وہ حوالہ باطل ہوگا اور محمل سے فرض
لیا جاویگا اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جاوی تو حوالہ باطل نہوگا شراکت
شخص نے اپنے قرض خواہ کو رکھے اور یہ حوالہ کر دیا کہ میرے روپہ جو میرے
پاس امانت ہیں وہ اس کو دینا اسکی اور پہلے وہ روپہ بی تہی
تلف ہو چکے حوالہ باطل ہوگا اب فرض نہوہ انیا فرض قرضہ اس سے بی
لیکا کر مال امانت معنی ہے یا اس کے تلف کر دینے سے اس کا ضمان لازم
آیا تو حوالہ باطل نہوگا

(۶۹۶) ایک شخص نے اپنا قرض کسی پر یہ لکھ حوالہ دیا کہ وہ اپنا
فلان مال میں بیچے اور قرض خواہ کو اس میں سے ادا کر دی اور
اس نے یہ حوالہ اس شرط پر قبول کیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر
کیا جا سکا کہ وہ اپنا مال بیچے اور اس کے قیمت سے زر حوالہ ادا کرے
(۶۹۷) حوالہ مبہم یعنی حسین نہ تعجل ہو اور نہ باجیل ہو زر حوالہ فوراً
ادا کیا جائے جیسے اس صورت میں کہ دین معجل ہے اور اگر متعجل
تو وقت انقضای مدت کے ادائیے زر حوالہ لازم ہوگا

(۶۹۸) محال علیہ کو یہ بات جائز نہیں ہے کہ قبل ادائیے زر حوالہ
میل سے زر حوالہ یو بے اور سوائے محال بے کے اور کچھ نیلے
سکیکا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا گیا اور اس نے سونہ دیا تو چاندی ہی لیا
اور سونہ نے سکیکا اور ایسا ہے بن چیزوں کا اس پر حوالہ ہوا تھا جو
اون چیزوں کے اور کچھ بے سکیکا اگرچہ کچھ اور ادا کیا ہو

(۶۹۹) جیسا محال علیہ دین کے ادائیے یا دوسرے زر حوالہ تو
سے یا قرض خواہ کے بے کر دینے سے بری ہوتا ہے ایسا
اگر قرض خواہ نے اس کو یہ کر دیا یا اسے کو صدقہ دیا اور اس نے
قبول ہے کر لیا تو برے ہوگا

(۷۰۰) اگر قرض خواہ مر گیا اور محال علیہ ہی اس کا وارث ہے حکم حوالہ باقی ہے

کتاب خمسین کے بیان میں اسمین ایک مقدمہ تین
باب میں مقدمہ و اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے

متعلق ہیں

مادہ ۷۰۱ کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اس مال
اینا حق حاصل کر سکیگا رہن ہی اور اس مال کو مرہون اور رہن کہتی ہیں

مادہ ۷۰۲ ارتہان رہن لینا ہے

مادہ ۷۰۳ رہن وہ شخص ہے کہ جسے رہن دیا

مادہ ۷۰۴ مرہن وہ شخص ہے کہ جسے رہن لیا

مادہ ۷۰۵ عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرہن اسکو امانت دار بنا کر

رہن اسکی پاس امانت سپرد کر دیں۔

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہیں اسمین تین

فضائل ہیں فضل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہیں

مادہ ۷۰۶ رہن اور مرہن کی ایجاب و قبول سے رہن منعقد ہوتا ہے

اور جب تک کہ اسی مجلس میں شے مرہون پر قبضہ ہو می رہن لازم نہیں

ہوتا ہے اسلئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے

مادہ ۷۰۷ رہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا یہ کہ مین کے

یہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرورکھی یا ہے

عنوان میں اور کوئی لفظ کہے اور مرہن
 کہ میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوا یا اور لفظ کہے جو رضامند
 کرے اور لفظ مرہن استعمال کرنا کچھ شرط نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے اپنے
 خریدار اور سنا کچھ مال بایع کو دیکر یہ کہا کہ جبک میں تیرا زرخش و دایم
 مال اپنے پاس نہ ہو تو یہ بھی ہے۔

فضل ثانی عقد رہن کی شرطوں کا بیان

مادہ ۸۰۔ شرط یہ ہے کہ دو نوعاقل ہون بالغ ہونا کچھ شرط
 مادہ ۸۱۔ شرط یہ ہے کہ غنہ مرہون بکنے کے قابل ہوا ہو۔
 ضرور ہر غنہ مرہون موجود ہو اور مال قیمتی ہو اور وقت رہن سے پہلے
 سو پنی جا سکے

مادہ ۱۰۔ شرط یہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ وہ
 ضمان لازم آوے اسے لئے مال معصوب کے عوض رہن دینا جائز ہے
 اور مال امانت کے لئے عوض رہن نہیں ہو سکتا ہے

فضل سوم رہن کے ساتھ جو چیزیں زاید متصل ہوں اور عقد
 رہن کے بعد رہن کے تبدیل اور زیادتی کا بیان

مادہ ۱۱۔ جتنی چیزیں بیع میں بلا ذکر داخل ہوتی ہیں وہ سب رہن میں
 شامل اور داخل ہوتی ہیں مثلاً ایک قطعہ زمین جو کر دی گیا اس کے

اور جو کچھ اوس میں لویا ہوا ہے وہ سب رہن میں داخل ہوگا اگرچہ اسکا
 ذکر نہ ہو۔

مادہ ۱۲ ۷ ایک شے مرہون کے بدلے دوسری شے رہن رکھ
 سکتے ہیں مثلاً ایک زیور قبیلہ کچھ روپیہ کے کرو کیا برتوار لاکر کھا
 کہ زیور دید و ادیبہ ملایا جائے اور اس کے رکھلو مرہن سے زیور واپس کیا
 اور تلوار اپنی نو تلوار عوض اوس قسم کے کرو ہوگی۔

مادہ ۱۳ ۷ رہن عقد کے بعد شے مرہون کے ساتھ کچھ اور چیز زاید
 کر سکتا ہے یعنی مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بھی دے سکتا ہے کہ مرہون
 اور یہ مال دونوں رہن سابق کے عوض کردہ ہنگامہ بشرطیکہ عقد بھی قائم ہو
 اور یہ مال زاید بھی اصل عقد کے ساتھ شامل و لاحق ہوگا یعنی گویا عقد
 رہن ان دونوں مال پر منعقد ہوئی اور یہ دونوں مال عوض اوس دین کے
 کردہ ہونیکے۔

مادہ ۱۴ ۷ ایسا ہی زر رہن میں بھی زیادتی ہو سکتی ہے مثلاً ایک شخص نے
 اپنا زیور و منار کا تین سو ایک ہزار قرش پر کر دیا پھر اسی رہن پر پانچ سو
 قرش اور بھی لئے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑھ ہزار پر کر دیا ہوا۔

مادہ ۱۵ ۷ جو چہن کہ مرہون بن سے وقت رہن کے پیدا ہوتی
 ہیں وہ بھی اسے اصل کے ساتھ رہن رہنگی

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہیں
۱۶ مرتہن خود بہن منسوخ کر سکتا ہے۔

۱۷ راہن بغیر رضامندی مرتہن کے منسوخ نہیں کر سکتا ہے۔

۱۸ دونو متفق ہو کر منسوخ کر سکتی ہیں اور مرتہن جب تک کہ ابنا زر
رہن نہ لے لے سے مرہون روک سکتا ہے۔

۱۹ جائز ہے کہ موقوف عنہ کیفیل کے پاس کوئی چیز (اجوفہ کفالت)
رہن کر دے۔

۲۰ دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض میں شریک ہوں یا نہ ہوں
اپنے قرض میں قرضدار سے کچھ گروی لے سکتے ہیں اور یہ شے دونوں
دین کے عوض رہن رہیگی۔

۲۱ ایک شخص کا دو شخصوں پر قرض ہے دونوں سے ایک چیز اپنے
دین میں رہن لے سکتا ہے اور اب اس ہی ایک شخص دو شخصوں پر جدا جدا
قرض خواہ ہے دونو قرضداروں نے ایک شے اپنے اپنے قرض کا
عوض اسکے پاس کر دکنے تو یہ ایک شے دونوں دین کے عوض رہن
ہو سکتی ہے

باب سوم جو مسائل کہ مرہون کے ساتھ متعلق ہیں اس میں دو فصل ہیں
فصل اول مرہون پر جو محنت اور حرج پڑے

۷۲۲ مرہن لازم ہو کہ آپ رہن کی حفاظت کرے یا حفاظت کے لئے اپنے اثاثہ دار
یا اپنے شریک یا اپنے خادم یا اپنے عیال کے حفاظت کے لئے سپرد کرے
۷۲۳ رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرہن کا ذمہ ہے مثلاً
کرایہ مکان کا اور اجرت اداسکی نگہبان کی

۷۲۴ مرہون اگر چوان ہے اسکا چارہ اور اسکی چراؤ کے کی اجرت
راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اسکا آباد کرنا اور اسکا سیراب کرنا
اور اسکا صاف کرنا اور جو اسکی منافع کی دستی پر خرچ ہو یرسب رہن کا
ذمہ ہے۔

۷۲۵ راہن نے وہ مصارف جو مرہن کے ذمہ نہ تھے بی اجازت اس کے
خود ادا کئے یا مرہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے لے اجازت
اس کے ادا کئے تو یہ حرام ہے ایک دوسرے سے واپس لے نہیں
سکتا ہے

فصل دوم متعار کا گرد رکھنا

۷۲۶ جانیہ ہے کہ دوسرے کا مال با اجازت گرد دے یا عاریت دیو
اسکو رہن متعار کہتے ہیں۔

۷۲۷ اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستیہر حرج چاہے
گرد لی سکتا ہے۔

۷۲۸ اگر صاحب مال نے یہ شرط لگا دی کہ اتنے روپیہ کو گرد رکھنا یا اسکے بچنے پر گرد رکھنا یا فلاح کے پاس گرد رکھنا تو مستعیر کو لازم کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکی خلاف ^{واللہ اعلم} صحت لازم

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسپین چار فصل
پہلے فصل اول رہن کے عالم احکام کا بیان

۷۲۹ مرتہن کو یہ حق ہے کہ مرہون اپنے مال جن جہ تک رکھے کہ رہن کر رہن کرے اور جب راہن مر جاوے تو بہ سنت سارے قرض خواہوں

مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ نئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے ^{سیرتہ مستحق فی الدین} ^{مرہون} ۷۳۰ نئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہیں ہے ^{لئے رہن} ^{انہیں}

دین راہن سے طلب کر سکتا ہے باوجود کہ رہن اسکے پاس ہے
۷۳۱ اگر راہن نے کچھ دین ادا کیا تو مقدار اسکی راہن نئے مرہون میں نہیں لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نہ کرے کل نئے مرہون کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے اگر دو چیزیں گروکین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جبکا دین ادا کیا اوکو چھوڑا سکتا ہے۔

۷۳۲ مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کرے گا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چھوڑا نہیں سکتا ہو تو مالک اپنے خیر آب چھوڑا کرے
۷۳۳ راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہیں ہوتا ہے۔

۳۳۔ ۱۔ راہن اگر مرہادے تو اس کے وارث کو جو بالغ ہی لازم ہے کہ
 ترکہ میں سے ادا کر کے مرہون چھوڑا لیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہی مگر
 سفرِ رخصت ہو ہے تو اسے باعزت مرہن سے مرہون بچرا دیا جائے

ادا کریگا۔

۳۴۔ ۱۔ معیر نے مالک سے مرہون مستعار مرہن سے بے ادا و زر
 نہیں لے سکتا ہے راہن زن ہو یا ملک رہن سے پہلے مرگیا ہو۔
 ۲۔ راہن مستعیر مفلس مرگیا تو جسے مرہون مرہن کے پاس بدستور
 رہن رہی گی اور مرہن بے اجازت مجبوراً نہیں سکتا ہی اور معیر سے
 مرہون خود بیع کر زہر رہن ادا کر سکتا ہی اگر زہر رہن ادا ہو جاوے
 مرہن کے اجازت کی ضرورت نہیں ورنہ بے اجازت مرہن کے نہیں
 بیع سکتا ہے۔

۳۵۔ ۱۔ اگر معیر مرگیا اور زہر رہن معیر کے ترکہ سے زائد ہے تو راہن برہن
 ہوگا کہ دین دیکر جسے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین
 ادا نہیں کر سکتا ہے تو جسے مرہون بدستور گروہی گی اور معیر کے وارث
 اپنے پاس سے دین دیکر ملک بہن کر سکتے ہیں اور اگر معیر کے قرض خواہوں
 نے بہن چاہا کہ جسے مرہون بچرا دیا گیا جاوے اگر اس کی قیمت
 دین ادا ہو جاوے تو بے اجازت مرہن کے بیچے جاوے گا ورنہ اگر اس کی

میت ادا دین کے لئے کافی نہوگی تو باجارت مرہن فروخت ہو سکیگی۔
۳۸ مرہن اگر مر گیا تو اسکی وارنٹوں کے پاس سے مرہن بدستور
گرو رہیگی۔

۳۹ دو آدمیوں کے پاس بعض ادائیگہ غرض کے ایک جبر گرو ہو سکتی ہے
اب اگر ایک کا قرض ادا کر دیا گیا تو راہن نصف مرہن نہیں لے سکتا
یعنی جب تک کہ تمام دین ادا نہ ہوئے تک رہن نہو سکیگا (کیونکہ نصف
رہن واحد ہے) (تقریباً نہیں ہو سکتی ہے)

۴۰ ایسے ہی اگر دو قرض داروں سے بعض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو
جب تک کہ اپنا قرض تمام ملے رہن اپنے پاس رکھے گا۔

۴۱ راہن نے مرہن تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسا
مرہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کر دیا تو کل یا جز بقدر اسکی نقصان
قیمت کے اپنے دین سے جبرادیاگا۔

۴۲ اور اگر کسی اور نے مرہن کو تلف کیا تو اس پر وہ قیمت لازم آئیگی
کہ روز تلف اسکی قیمت ہوگی اور یہ قیمت بجائے سے مرہن کے
مرہن کے پاس گرو رہے گی۔

فضل دوم رہن میں راہن اور مرہن کیا تصرف کر سکتے ہیں؟
۴۳ راہن بے اجازت مرہن اور مرہن بے اجازت راہن سے

شے مرہون کسی اور کے پاس گروہن کر سکتا ہے۔
 ۴۴۷ راہن با اجازت مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس کر سکتا
 اور اس صورت میں رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا
 ۴۴۵ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس با اجازت راہن کر سکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہ رہن
 مستحار تصور ہوگا۔

۴۴۶ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بچھالے تو
 راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے منسوخ کرے یا چکا جاری کرے
 ۴۴۷۔ اس نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بچھالے تو
 بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن میں کچھ حلل آوے گا راہن
 اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جائز
 ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض
 بدستور رہا اور زرقیت بجائے بیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے
 اجازت ندی تو مشتری ملک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے مالش
 کر کے بیع منسوخ کراے۔

۴۴۸ دو نو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہیں
 اور پہراؤ کو واپس لیکر رہن کر سکتے ہیں۔

۴۹ مرتہ شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اقسوت اگر راہن مر جاوے تو بہ نسبت اوکی اور قرض خواہوں کے مرتہ زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے۔

۵۰ بے اجازت راہن کے مرتہ شے مرہون سے کچھ فائدہ نہیں لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہ شے مرہون کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے اور اسکے پھل لے سکتا ہے اور اسکا دودہ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن میں کچھ نقصان نہیں آتا ہے (مگر شبہ رہو اسے خالی نہیں ہے کل قرض جہ فغان ہنوا م حدیث ہے) ۵۱ مرتہ اگر کہیں سفر پر جاوے اور راستہ میں امن ہو سکے تو مرہون اپنے ساتھ لے جاسکتا ہے۔

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھو جاوے اسکے حکام ۵۲ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہ کے پاس فیجب دونو راضی ہو کر کسی کے پاس امانت رکھیں اور وہ بھی راضی اور قابض ہو اعتد رہن تمام اور لازم ہو گئی اور یہاں تک کہ مرتہ کے ہوگا ۵۳ وقت رہن کے یہ شرط ہووے تھے کہ مرہون مرتہ کے پاس رہے بعد عہد کے دونوں نے راضی ہو کر کسی اور کے پاس رکھا تو جائز ہے۔

۵۴۔ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل شے مرہون نہیں دے سکتا، اور اگر دیدے تو بھلے بھی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تانے ہوگا تو عدل اوسکی قیمت دیکھا۔

۵۵۔ اگر عدل مر جاویے تو دونو راضی ہو کر کسی اور عدل کے پاس رکھ سکتے ہیں اگر متفق ہنودین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھ سکتا ہے۔
فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۵۶۔ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شے مرہون بیع سکتا ہے۔

۵۷۔ مدت رہن پوری ہوئی اور راہن نے اداے دین کیا حاکم دسکو حکم دیگا کہ رہن بیع کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیکر دین ادا کر دے گا۔

۵۸۔ راہن مفقود الخیر ہو کہ نہ ادا کیا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شے مرہون بیکر زر رہن دلوادے گا۔

۵۹۔ اگر یہ خوف ہے کہ شے مرہون خراب ہو جاوے گی تو حاکم سے اطلاع دیکر اوسے بیچا لے اور زر رہن بجائے اوسکے رہن رکھے اور بے حکم حاکم اگر بچیکا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پہل یا اوسکی

ترکاری حکم حاکم بچالے ورنہ ضمان دیکھا کیونکہ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جلد خراب ہو سکتے ہیں۔

۶۰۔ جب مدت میں تمام موبی تو راہن مرتن کو یا عدل کو یا کسی اور کو وکیل کر دے کہ مرہون بچالے اور پھر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہیں کر سکتا ہے اور نہ راہن اور مرتن کے مرنے سے موقوف ہو سکتا ہے۔

۶۱۔ یہ وکیل مرہون اسی وقت بیع کر سکتا ہے کہ مدت رہن تمام ہو جاوے اور ادوار رہن لازم ہووے اور بیع کرشن مرتن کے حوالہ کر دیگا اور وکیل اگر یہ کام نہ کرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیعے اور راہن بھی نہ کرے تو حاکم بچالے گا اور راہن یا اس کے وارث غائب ہوں تو وکیل سے کھین گے کہ بچالے اور وہ بھی نہ بیعے تو حاکم بچالے

کتاب شتم امانات کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور
 یتیم باب میں مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات متعلقین
 اگر حفاظت کے لئے قصد عقد کیا جائی مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ
 یہ مال اپنی پاس بخفاظت رکھو اور وہ قبول کرے تو یہ عقد حفاظت
 اور اگر قصد حفاظت کے لئے عقد نکریں بلکہ کسے اور معاملہ کے عقد کیجا
 کہ اسمین ضمان حفاظت لازم ہووے تو حفاظت ضمان ہے جس کے پاس
 مال حفاظت رکھا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

مادہ (۷۲) جو شے کہ امین کے پاس بارادہ حفاظت موجود ہو وہ
 ودیعت ہے اور اگر کسی عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شے ماجر اور مستعا
 مستاجر اور استعیر کے پاس سبب عقد اجارہ اور اسعارہ کے موجود ہو
 یا کسی طرح لے عقد اور بے قصد حفاظت کی پاس بطریق آباؤ پچ جاوے
 مثلاً کوئی چیز چروا سے اوڑ کر کسی کے گہر میں جا پڑے تو یہ فسط امانت ہے نہ ودیعت
 مادہ (۷۳) ودیعت وہ شے ہے کہ کسی کے پاس حفاظت کے لئے رکھے جاوے۔
 مادہ (۷۴) اپنا مال حفاظت کے لئے کسی کو دینا ایداع ہے
 اور مال دینی والا مودع بکسیر دال ہے اور جس کے پاس
 رکھتی ہیں وہ ودیع اور مستودع بکسیر دال ہے۔

مادہ (۷۵) جو چیز کہ کسی کو اس لئے دیوں کہ اس سے منفعت

حاصل کرے اسکو عاریت کہتے ہیں اور وہ شے معارفہ
مستعار ہے۔

مادہ (۷۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت۔
دینی والا معیر ہے۔

مادہ (۷۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینی والا
مستعیر ہے۔

باب اوّل عام احکام امانت کی

مادہ (۷۸) اگر بے قعدے اور بے تصور امن کے امانت تلف
ہو جاوے تو ضمان لازم نہیں آتا ہے۔

مادہ (۷۹) راہ میں یا کسے جاے میں کوئی چیز کسے نے پانے اور
بخیاں ملک اوٹھالیا تو وہ غاصب مقصور ہوگا اور اسبیلے اگر
بے تصور اسکے وہ شے ہلاک ہو گئی تو ضمان دیگا اور اگر اس
سے وہ چیز اوٹھالے کہ مالک کو دیدیگا اگر مالک معلوم ہے تو یہ شے
امانت ہے مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہیں تو یہ
لُقطہ ہے وہ شخص ملقطہ ہے اور یہ شے اوسکے پاس امانت ہے
مادہ (۸۰) ملقطہ کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے معنی اشتہار
کرے اور اپنے پاس جب تک اوسکا مالک آوے اوسکے تحت

تیار ہے اور جب کوئے آوے اور ثابت کرے کہ یہ لفظ میرا مال ہے فوراً دیدیوے۔
 کوئی مالک پیدا نہ ہو وہی مالک ہے جس کا مال یا مال

ماوہ (۱۷) اگر بے اجازت کسی کا مال لیا اور پالے،

اور اگر بااجازت لیا تو ضمان ندیگا کیونکہ امانت ہے۔

صورت میں کہ بقصد خریدارے قیمت بھر کر لیا اور تلف ہوا

ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان میں سے بے اجازت شیش

کا برتن لیا اور اوس کے ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا

اور اگر بااجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکھنی میں ہاتھ سے گر کے

ٹوٹ گیا تو ضمان ندیگا اگر ایک برتن شیش کا بااجازت اٹھایا

اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونوں تین ٹوٹ گئے تو اس برتن

کا ضمان دیگا اور اول کا ضمان ندیگا کیونکہ امانت تھا اور اگر سنی

قیمت پوچھے کہ یہ برتن کتنے کو ہے اور اوسنی کہا اتنی خرش ہے

لیو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور ایسا ہے اگر ایک

شخص سے پتے کو اپنے ہاتھ سے لیا اور سنی اپنی یا دین دیا اور پتی پتی اوس کے

ہاتھ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئے گا کیونکہ یہ مال اوس کے پاس

حارث تھا اور اگر اوس کے ہاتھ سے لیا اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا۔

ماوہ (۱۸) دلائل ایسا ہے جیسا اولیٰ صراحت ہے اور اگر صراحت

منع کیا گیا ہے تو اذن دلالت معتبر نہ ہوگا مثلاً ایک شخص کسے کے گہر گیا اور وہاں پانے پینے کا رکھا ہوا ہے تو پانے پینے کے اجازت دلائی ہی اگر یالے پیالہ میں لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا تو صحابہ ہوگا اور اگر مالک نے پالے پیے سے منع کیا اور یہ پینے لگا کہ ہاتھ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا۔

باب دوم ودیعت کا بیان امین و فصل بین فصل اول
ایداع کے عقد اور اس کے شرطوں کا بیان

مادہ (۷۳) ایداع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحۃً ہو یا دلالتاً مثلاً مالک نے کہا کہ بہر خیر میں نے تجھ کو ودیعت دی یا میری پاس امانت رکھی اور سو دینے کے کہا کہ میں نے قبول کیا تو یہ ایداع صراحۃً ہے اور ایک شخص ایک گہر میں گیا اور گہر والے سے کہا کہ میں اپنا گھوڑا کہاں مادم ہوں گہر والے نے ایک جگہ دکھلائے اور سہنی وہاں اپنا گھوڑا باندھ دیا تو یہ ایداع دلالتاً منعقد ہو گیا اور ایسا ہے ایک شخص اپنا مال دوکان میں رکھا اور دوکان والے نے دیکھ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہ مال دوکان والے کے پاس امانت ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ میں ودیعت قبول نہیں کرتا چو تو ایداع منعقد نہ ہوگا اور ایسا ہے ایک شخص نے چند لوگوں کے پاس

اپنی چیز و دینت رکھ دے اور چلا گیا اور وہ سب حب دیکھ رہے ہیں تو یہ امداع معقد ہوئے اور سب کے پاس یہ چیز و دینت ہی اب ایک ایک اوٹھ کر جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اس کے پاس

و دینت رہے گئے۔ دیکھو مادہ ۱۸

۱۸۔ اگر کسی دینت تک پہنچا جائے اور وہ رکھ دے۔
مادہ (۴۴) مودع اور مستودع حب حابین و دینت مسح کردیں۔

مادہ (۵۵) و دینت کے تہہ طہہ ہے کہ وہ اس مال پہ اس پر قبضہ

ہو سکے ورنہ نیرند جو ہو اس اوڑ رہا ہے و دینت نہیں ہو سکتا ہے۔

مادہ (۵۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہوں اور بالغ

ہو یا کچھ شہرہ نہیں ہے اس کے مجنون اور بے میز کے کا و دینت نہیں

اور و دینت قبول کرنا حائز نہیں ہے اور لڑکا صاحب غیر حکومتی

احار ہے و دینت دے ہے سکتا ہے اور قبول ہے کر سکتا ہے۔

فصل دوم و دینت اور اس کی ضمان کی احکام

مادہ (۵۷) و دینت و دین کے ماس امانت ہے اسے لئے بے مصو

اور بے تعدے و دینت اگر ہلاک ہو گئے تو مستودع پر ضمان آویگا

اگر و دینت کے بعد اس کے حفاظت کے لئے احوت مقرر کے گئے اور

ایسے سبب تلف ہو گئے کہ اس سے بچنا نامکن نہا تو بے شک ضمان

آئے گا مثلاً بے مصو یا سالہ ہا بہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان ندیگا یا پیالہ

کو ہوا کر لگے یا کوئے چیراؤ کے ہاتھ سے او سر گر گئے اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا
اور ایسا ہے اگر حفاظت کے اجرت دے گئے اور ایسے سبب ہلاک ہو گئے
کہ اس سے بچا ناممکن تھا مثلاً چوڑے گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۷) مستودع کے خادم سے کوئے چیر و دلیعت برگر گئے اور تلف
ہو گئے تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸) دلیعت کے ساتھ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو لینا نہیں ہے ماعل تعدی ^{مستودع} کے
مادہ (۷۹) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کر والے اگر بے تعدی اور
لے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اس پر ضمان آدھ گناہ اس کے امین پر۔

مادہ (۸۰) مستودع اس جگہ ^{و دلیعت} کو رکھ سکتا ہے جہاں اس کا مال ^{موجود} کھانا
مادہ (۸۱) حفاظت و دلیعت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جو اہر

اصطل میں رکھ دے یا مٹی میں ڈال دے اور تلف ہو جائے تو ضمان دیگا کیونکہ
اسی حفاظت میں تصور کیا۔

مادہ (۸۲) ایک چیر کئے آدمیوں کے پاس و دلیعت ہے اگر قابل
نقص نہیں ہے تو سب ایک کو سر در دین یا ہر شخص اپنے اپنی حفاظت
کرے اور ان دونوں صورتوں میں بے تعدی اور لے قصور تلف ہو جائے
تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر و دلیعت قابل تقسیم ہے تو سب آپس میں
بھگم کر لیں اور اپنی اسے حصہ کے حفاظت کریں اور لے اجازت مستودع

کوٹے شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہیں دیکتا ہے اور اگر دیا اور
بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہو گیا تو اس حصہ کا مستودع نانے پر
ضمان نہ آویگا بلکہ مستودع اول ضمان دیگا۔

مادہ (۴۷) ایداع میں وہ شرط معتبر ہے کہ مکمل الاجرا اور مفید ہو
ورنہ لغو ہے مثلاً یہ شرط کے کہ ایسے گہر میں ودیعت رکھے پر وہ بسبب
اسکے کہ گہر میں آگ لگے تھے دوسرے حکم لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور
ایسے اگر وہاں بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ آویگا
اور ایسا ہے مالک نے کہا اپنے میوے کو یا اپنی بیٹی کو یا اپنی خادم کو یا
اور یہاں البسا امر سیدامہو کہ ان میں سے کسی کو لاچار دنیا بڑا تو شرط
ممانعت لغو ہوگے اور بے تعدے ہلاک ہونے میں ضمان لازم نہ آگا
اور اگر کوٹے وجہ انکے ذنبی کے نہیں ہے اور دیدے اور ہلاک ہوگے
ضمان دیگا اور ایسا ہی ہے اگر ایک حجرہ حفاظت کا منعین کہاں
حجرہ حویلی کے حفاظت میں برابر ہیں تو یہ شرط لغو ہے اور ودیعت
جو ہلاک ہو گئے تو ضمان نہ دیگا اور اگر ایک حجرہ میں زیادہ حفاظت ہے
مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتھر کے ہے اور دوسرے میں کم کہ اوسکے
چھت بانسہ کے ہے تو جو حجرہ کہ وقت عقد متعین ہوا نہا اوسے میں حفاظت
کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ میں نہ کہا اور دوسرے میں رکھا اور

ہلاک ہو سکے ضمان دیگا۔

ماوہ (۷۵) اگر مالک کہیں چلا گیا اور معلوم نہیں کہ زندہ ہے یا مر گیا تو
اوسکا حال معلوم ہوئے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے
کہ دہریہ نہ رہی سے لے کر جاتے گئے تو حاکم کے پاس حاکم اوسکو بکوا دے
اور اوسکے قیمت امانت رہنے دے پر اگر یہ نکلیا اور رہی داکر خواب ہو
تو یہ جہاں نہ آوگا۔

ماوہ (۷۶) ودیعت گھوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے
خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہیں ہے تو حاکم کے پاس
تالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق میں نافع ہو وے یا بحکم حاکم
ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہو گے اور
اگر کرایہ پر نہ چل سکے تو فوراً شمشل پر بیچ ڈالے رتین دن تک مستوع
اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پرہیز من چھوگا اور اپنا زور خوراک
مالک سے لے لیگیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک نہ لے سکیگا۔
ماوہ (۷۷) ودیعت بہ بعدی اور بصور مستوع کے ہلاک ہو گے
یا کم قیمت ہو گے تو مستوع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکھے
ہوے تھے مستوع اپنی کام میں لایا اور خراج کر ڈالا تو ضمان دیگا
اور اسلئے اگر روپیہ ودیعت کے خراج کر کے اور روپیہ اپنی پاس سے

بہروئی اور بے لحد سے تلف ہو گئے تو ضمان دے گا یا بے اذن مالک و دہیت کے گھوڑے پر سوار ہو کر جا ماہا کہ اس کے سواری میں ہلاک ہو گیا عادت زیادہ چلایا یا کسے اور سب سے بابے سب محض ہلاک ہو گیا اور ایسا ہے ضمان دے گا جب گھوڑا چور یا یا اس کے گہر میں آگ لگی اور باوجودیکہ دوسرے ہنگامہ ایسا ہو گیا تو ضمان دے گا۔

مادہ ۱۸ (۱۸) اگر مال و دہیت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتھ مل کر ملا دیا کہ جدا نہیں ہو سکتا ہی اور دونوں میں تمیز ممکن نہیں ہے تو یہ نقدی ہے مثلاً و دہیت کے روپیہ اپنی روپیوں کے ساتھ یا کسے دوسری دہیت کے روپیوں کے ساتھ بے اجازت ملا دی اور یہ سب اہم شکل ہیں اور ضائع ہو گئے یا چور سے گئے ضمان لازم ہو گا اور اگر کسے اور نے اور روپیوں کے ساتھ ملا دے تو ملانے والے پر ضمان ہو گا۔

مادہ ۱۹ (۱۹) اگر و دہیت کو با اجازت دوسرے مال سے ملا دیا جیسی اوپر کے مادہ میں بیان ہوا یا بدو ان اسکے ملانے کے خود ہے دوسرے کے مال سے اس طرح مل گئے کہ دونوں میں تمیز نہیں ہو سکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق میں ہیں اور اوسے میں تھیلے و دہیت کی روپیوں کے بہرے رکھ دے اور یہ دونوں اہم شکل ہیں اور تھیلے پیٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اسکے مل گئے تو دونوں اپنی اپنی مقدار پر شریک ہو گئے

اور اب بی تعدے اور بے تصور تلف ہو گئے تو ضمان نہ آویگا۔

ماوہ (۷۹) بے اجازت مالک کے مستودع و ودیعت کو کسے اور کی پائے
و ودیعت نہیں رکھ سکتا ہے اور اگر و ودیعت رکھ رہے ہو یا اور ضایع ہو گئے
تو ضمان آویگا اور مالک کو اختیار ہے کہ اس سے ضمان لیوی یا مافی سے
اگرچہ یہ تعدی ثانی کے تلف ہو گئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دیا
تو یہ مستودع ثانی سے اپنا ضمان لیگا۔

ماوہ (۸۱) اگر با اجازت مالک مستودع نے کسے اور کے پاس و ودیعت
دیدہ تو مستودع اول عہدہ سے بری ہو گیا۔

ماوہ (۸۲) جب مالک کے اجازت سے و ودیعت کا اپنی استعمال نہ
جائز ہے و لیس ہے جائز ہے کہ اس کو بکرایہ یا عاریت یا برہن کسی کو دیکر
اگلا سنی بی اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور
یا معیر یا برہن کے پاس تلف ہو گئے یا قیمت کم ہو گئے ضمان دیگا۔

ماوہ (۸۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے و ودیعت کے روپیہ کے کو
قرض دے مستودع ضمان دیگا اور ایسے ہے اگر مستودع فی اس زیر و ودیعت
مستودع کا قرض ادا کر دیا اور مستودع راضی نہ ہوا تو مستودع پر ضمان آویگا۔
ماوہ (۸۴) جب مالک اپنی و ودیعت مانگی اسی وقت واپس دینا
لازم ہے اور جو کچھ اس میں چھ لگایا اور محنت پڑے گے مالک کے ذمہ ہے

۱۔ جو طلب مالک مستوع نے اگر ندے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیا گیا
 اگر دنیا مستوع کا کسے غدر سے نہو مثلاً ودیعت اس وقت کے
 اور جگہ پر رکھے ہوئے ہے تو ضمان دیا گیا۔

ماوہ (۵۵) مستوع ودیعت بذات خود یا اپنی امین کے ہاتھ پوچھا
 جب مستوع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتھ پھینک دی اور مالک کے پاس
 پہنچنے پہلے کہ راستہ میں بے قصور اور بے تعدے امین کے ہلاک
 ہو گئے تو ضمان نہیں ہے۔

ماوہ (۵۶) جب دو شرکیوں نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت
 رکھا پھر اس میں سے ایک آیا اور اپنی حصہ کے ودیعت طلب کے
 اگر ودیعت لیا ہے تو مستوع اس کا حصہ دے سکتا ہے اور اگر ودیعت
 قیمتی ہے تو نہیں دے سکتا ہے۔

ماوہ (۵۷) جس جگہ ودیعت رکھی گئی تھی وہاں ہے ودیعت کا
 پوچھا دینا مقبرے مثلاً استبول میں ودیعت رکھے گئے تھے وہیں
 پوچھا دینا لازم ہے نہ اور نہ میں۔

ماوہ (۵۸) ودیعت کے منافع اس کے مالک کی ہیں مثلاً ودیعت کے
 جانور نے جو بچہ دیا وہ اور اس کا دودھ مالک کا ہے اور اس کے
 اؤں کا ہے دے مالک ہے۔

ماوہ (۷۹) مالک اگر غائب ہے اور اس پر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے تو حاکم اس کے زبرد و دعت میں سے اس کا نفقہ جاری کرے گا اور اس مودع پر ضمان لازم نہیں آئے گا اور بی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دے گا تو ضمان دے گا۔

ماوہ (۸۰) اگر مستودع مجنون ہو گیا کہ اس کے افاقہ اور ہوشیاری کے امید ہیں ہے اور کسی کا مال اپنی جنون سے پہلے ودعت لیا تھا اور وہ مال بغیر اس کے یہاں نہیں ملتا ہے مودع کو جاری ہے کہ ایک تو ٹکر کو اپنا کفیل کٹر کر کے دیوانہ کے مال میں سے ودعت کی قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہ دعویٰ کیا کہ ودعت میں پونہ چھکاموں یا بے تعدی کے ودعت ہلاک ہو گئے تھے نو تم کی ساتھ اس کا قول معتبر ہو گا اور جو اسکے مال میں سے لیا گیا ہے واپس دلائم لے گے۔

ماوہ (۸۱) مستودع اگر مر گیا اور ودعت بعد اس کے ترک میں ہے تو اس کے وارث امانت دار ہونگے کہ اس کے مالک کو پونہ چھ دیوین اور اگر بعد موجد نہیں ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنی زندگی میں یہ کہا تھا کہ میں مال ودعت پونہ چھکاموں یا یہ کہا تھا کہ بے میرے تعدی کے مال تلف ہو گیا ہے تو ضمان لازم

نہ آئیگا اور ایسا ہی وارث نے بہہ کہا کہ میں ودیعت کو بچاؤں گا اور صورت وغیرہ اس کے سب بیان کی اور کہا کہ مستودع مرنے کے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہو گئی تو قسم کے ساتھ اس کے تصدیق کر لین گے اور اس پر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیاں حال ودیعت مر گیا اور ودیعت مہول رہی تو مثل اور قرین خواہوں کے اس کے مال سے مودع ہی اپنا حق ودیعت لیگا اور اگر وارث ہی کہا کہ ہم ودیعت کو بچاؤں گے مگر کچھ وصف اور حال نہ بیاں کیا تو اس کا یہ قول کہ ودیعت ضایع ہو گئی مقبول ہوگا اور جب ضایع ہوتا ثابت نہ ہوا تو نہ کہہیں سی اس کے ضمان لازم آسکا۔

ماوہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اس کے وارث کو ودیعت دی جائے مگر جب سب ترکہ اس کا دین میں گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس مالش ہوگے اگر مستودع لے لے حکیم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہو گئے مستودع ضمان دیگا۔

کہ اگر حق عزادار مستودع کو دیدیا تو مستودع اپنے
 ماوہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اس کا مثل ضمان دیا جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اس دن کی قیمت دینکی جب ضمان لازم آتا ہے
 باب سوم عاریت کا بیان اور اس میں دو فصل ہیں اول وہ ہے
 کہ عقد عاریت اور اس کے شرطوں کی ساتھ متعلقین

ماوہ (۸۰۴) عاریت ایجاب و قبول اور نعطی سے منعقد ہوتی ہے مثلاً مالک شخص نے کہا کہ میں نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسری کہا کہ میں نے قبول کیا یا کچھ نہ کہا اور قبضہ کر لیا یا اوسنی کہا کہ یہ مال مجھ کو عاریت دے اوسنی وید یا عقد عاریت منعقد ہو گئے۔

ماوہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہو جانا قبول نہیں ہی ایک شخص نے کسی سی کچھ مانگا اور وہ چپ ہو رہا اور اس نے لیا تو غاصب ہو گا۔ ماوہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جیب جا ہے لیلیو۔

ماوہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہو جاتی ہے۔

ماوہ (۸۰۸) شرط یہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فائدہ حاصل ہو اسے لئے جو جانور کہ بہاگ گیا ہے نہ اوس کا عاریت دینا ہو سکتا ہی رز عاریت

ماوہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہوں بالغ ہونا شرط نہیں ہے

اسیلے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جائز نہیں ہے

جس لڑکے کو معاملہ کے اجازت ہے عاریت دی ہے سکتا ہی اور بچی سکتا

ماوہ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہی بی قبضہ کی عاریت صحیح نہیں ہو سکتی

ماوہ (۸۱۱) شے مستعار متعین ہونا شرط ہے اپنی دو گھوڑوں میں سے

ایک گھوڑا بے تعین دیا صحیح ہو گا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گھوڑا متعین کرے

اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جو نا گھوڑا چاہی لیلے تو صحیح ہے

فصل دوم عاریت اور اسکی ضمانت کا بیان

ماوہ (۱۲) مستغیر مستعار سے فائدہ بلا عوض لے سکتا اسے لئے مستغیر کے
کرایہ نہ مانگ سکتا۔

ماوہ (۱۳) عاریت مستعار کے پاس امانت ہے اسکی بی تعدی اگر ہلاک
ہو گئے تو ضمان دہنگا مثلاً ابنہ مستغیر کے ہاتھ سے بے ارادہ گر گیا
ماوہ (۱۴) سکا یا نوں بھل گب کہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور
ٹوٹ گیا تو ضمان دہنگا اور "یا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے
اور اس سے بہر گیا اور قیمت ناقص ہو گئے تو یہ ضمان نہیں ہے۔

ماوہ (۱۵) مستغیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہو اور
ماریت ہلاک ہو جائی یا قیمت کم ہو جاوے تو یہ ضمان دہنگا گو ہلاک
اور نقصان قیمت کسی وجہ سے ہو مثلاً دو دن کا سفر ایک دن میں کیا
گھوڑا مر گیا یا دو بلا ہو کر قیمت گھٹ گئے ضمان دہنگا یا عاریت لبا کہ
فلان جاتی تک جانا ہے اور اس سے پر چلا گیا اور جانور
اپنی روت سے مر گیا ضمان ہو گا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکر بچہ کو
بہایا اور بچہ کو لے حفاظت چھوڑ دیا اور چوری کیا ضمان دہنگا اور
بگیرہ ایسا ہے کہ وہ اسی حفاظت کر سکتا ہی ضمان لازم نہیں ہو
اور اگر حفاظت میں کر سکتا ہے تو ضمان دہنگا۔

۱۶۵
 مادہ (۱۵) مستعار کی حور اک مستغیر ہے اگر جانور کو خورامی مگر کیا تو ضا
 مادہ (۱۶) اگر عقد عاریت مطلق ہی اور کچھ ذکر نہیں آیا کہ تکب عاریت ہے
 گی اور کس جگہ رہی گے اور کیا کیا کام لے گا تو مستغیر حسب عادت اور
 عوف کے جنک چاہے رکھے اور چہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے
 یوے پر جس جگہ دو گھنٹہ میں جاتا ہے وہاں ایک گھنٹہ میں جاسکے گا
 اور ایک حجرہ اگر ایک حویلی میں سے لیا تو خود رہے یا ایسا اسباب
 رکھے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا۔
 مادہ (۱۷) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جا
 سوار ہو کر جائیگا اس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گھنٹہ کے لئے یا ایک
 مقام تک جانے کے لئے گھوڑا لیا تو چار گھنٹہ سوار نہو سکے گا اور اس
 مقام سے پرے نہ جاسکیگا۔

مادہ (۱۸) جس کام کا ذکر آگیا اس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اس کام کے برابر
 یا اس سے ہلکا کرے گا مثلاً ایک جانور لیا کہ کہیوں لاد کر لیجائیگا تو یہ
 نہیں ہو سکتا ہی کہ لوہا یا پتھر لادی پر کہیوں کے برابر یا اس سے
 ہلکی بار برداری کر سکیگا اور سواری کے لئے لگے لیا تو کچھ لاد نہ سکیگا اور
 اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعض چیز ایسے ہے کہ اسکا
 لوجہ اور رکڑا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن بہو دس سیر گیہوں کے عوض

دس سبر لوہانہ لادیگا ملک دس سبر روئے یا جو ار لاو سکیگا کیونکہ لوہے کا رنگ آٹ

بہ نسبت گیہوں و عیدہ کی۔

مادہ (۸۱۹) اگر معبر نے مطلق عاریت دی اور کسے بات کے قید نہ لگائے

تو متغیر بطرح چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال میں لاوے

یا دوسرے کے استعمال میں دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال

متغیر ہو سکے یا نہ ہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق عاریت دیا تو چاہی خود رہے

یا کسے اور کو رکھے کہ حجرہ ایسا نہیں ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے

اور یا گھوڑا مطلق عاریت دیا تو گویہ اسے خیر ہے کہ استعمال کرے

متغیر ہوتا ہے پہر اس کو جائز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار

مادہ (۸۲) جو خیرین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہیں اور میں یہ قید لگانا

کہ کون فائدہ لے سکے اور کون نلے سکے جائز ہے اور جو خیر متغیر نہیں

ہو سکتے ہیں اس میں یہ قید لگانا متغیر نہیں ہے مگر معبر اگر منع کر دے

کہ دوسرے کو نہ لے تو نہ لے سکیگا مثلاً کہا کہ اس گھوڑے پر تو ہے

سوار ہوتا تو اس کو جائز نہیں ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور

جو کہا کہ اس گہر میں تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو

رکھے اور اگر منع کر دیا تو دوسرے کو نہ رکھ سکیگا۔

مادہ (۸۲۱) گھوڑا عاریت لیا کہ فلاں جائے جانا ہے اور اس کے

کئے راستہ میں کہ لوگوں کی آمد و رفت سب میں برابر ہی توجہ سے راستہ چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ کیا کہ عادت نہیں تھے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیضے راستہ متعین کیا اور یہاں اوس راستہ سے نکلیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگوں کی عادت اور ہر جانی کے نہ تھے یا وہ راستہ بہت دراز ہے یا امن نہیں ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سے ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہی اور حسب عادت گہر میں عورت کی قبضہ میں ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدی اور ہلاک ہو گئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پر اور اگر یہ چیز ایسے نہیں ہے کہ عورت کے قبضہ میں رہے مثلاً گھوڑا تو مرد چاہی عورت سے ضمان لے یا مستغیر سے۔

مادہ (۸۲۳) مستغیر کو جائز نہیں ہے کہ بی اجازت عاریت کر لے دیکے یا رہن کر سکے اور اگر یہ کہہ کر عاریت لے کہ اس شہر میں جو مجھ پر قرض ہی ادا کئے لئی گر و کر دنگا اب اس نے دوسری شہر میں گر و کر کے اور ہلاک ہو گئے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۴) مستغیر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دے سکتا ہے مثلاً گھوڑا کہیں جانی کے لئے عاریت لیا وہاں پہنچ کر گھوڑا تھک گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مر گیا ضمان نہ ہوگا۔

مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کرے فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکھا اور ہلاک ہوئی یا قیمت گھٹ گئی ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت میں صراحتاً یا دلائل سے کچھ مدت مقرر ہے وقت انقضائے مدت فوراً پونہ چانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادیہ ضرور ہے معاف ہی مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لٹی زیوریاں اوس دن کے عصر کے وقت پونہ چانا لازم ہوگا۔ یا ایک عورت نے کسی کی شادی میں ہنپی کے لئے زیور لیا تو نفع و ختم شادی زیور پونہ چانا لازم ہوگا۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے۔

مادہ (۸۲۷) اگر ایک شے اس نے مستعار لی کہ فلان کام میں تے برباد کیے اور وہ کام ہو چکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثل ودیعت امانت رہی گے اور اب نہ استعمال کر سکتا ہے اور نہ عادت سے زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہو جائیگی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۸) مستغیر خود پونہ چادی با اپنے امین کی ہاتھ پونہ چا دے اور اگر کسے اور کی ہاتھ پونہ چا دے اور تلف ہو گئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت تھیں قیمتی مثل جواہر خود مالک کی ہاتھ میں پونہ چانا

چاہی اور اسکے سوار سب چیز دیکھا پونچا دینا اس جائی کہ عادی کے
موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونچا دینا ہے مثلاً گہوڑا، صطیل میں
پونچا دیا یا سائیس کو سونپ دیا۔

مادہ (۱۳۰) عاریت پونچانی میں جو خرچ ہوگا مستغیر کی ذمہ ہے۔
مادہ (۱۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانی کے لئے زمین
عاریت لی سکتی ہیں اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت
اوکھاڑیگا یا مکان لوڑیگا اور عاریت کی لئے اگر مدت مقرر ہوئی تھی اور
مالک نے مدت سے پہلے تقاضا کیا اور مستغیر کو لاچار درخت اوکھاڑنا
اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے، سطح ضمان دلائن گے کہ آج اس بنا
اور درخت کی کیا قیمت ہے اور مدت پر اگر اوکھاڑا جانا تو کیا قیمت ہونے
توان میں جو فرق ہوگا تو وہ دلائن گے مثلاً آج اوکھاڑا ہوا درخت بارہ
روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی بیس روپیہ کا ہوتا تو اٹھ روپیہ زمین والا
مستغیر کو دیگا

مادہ (۱۳۲) اگر کہتی کیوں طے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا نہ ہو جب تک
کہتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین لے سکیگا فقط

کتاب ہفتہ صبیہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب مین
مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو صبیہ سے متعلق مین *

۱۱ (۱۳۳) سیکونی عوص مال، ۱۰ یڈالنا اور اوسکا مالک کردنیایہ
بکر نے والیکو واجب کہی مین اور سکو دبا ہی موہوب لہ ہے اور
وہی کردا ہے موہوب ہے اہاب صبیہ قبول کرنا ہے۔
۱۲ (۱۳۴) سکو اگر اگر مانع بلحاظ اوسکے بزرگ کے دینا ہے۔

۱۳ (۱۳۵) ثواب کی لے دنیا صدقہ ہے۔
اعمال الصالحات للقراد والکین

۱۴ (۱۳۶) کہے خیر کی اجازت دینا اباحہ ہے مثلاً صبیہ کہہ دینا
مختصہ عیر محتاج سترو ہے
۱۵ (۱۳۷) کہہ کہانا کہا ویا لے تو تو صبیہ مباح کردینا ہے۔
باب اول عقد صبیہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل مین
فصل اول صبیہ لے رٹن اور قبضہ لے بیان مین
۱۶ (۱۳۸) صبیہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے

ساتھ پورا ہوتا ہے ^{میں مقبوضہ}
۱۷ (۱۳۹) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جائیں
انکا استعمال کرنا صبیہ کا ایسا ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اگرام کیا اور
صبیہ کیا یا پر یہ دیا یا اپنی عورت کو کہا کہ صبیہ بالی یا زیور لے لے یا مین لے
۱۸ (۱۴۰) صبیہ تقاطعی سے ہے منعقد ہوتا ہے۔

ماوہ (۸۴) بھیج دینا اور قبضہ کر لینا یہ بین اور صدقہ بین ایجاب و قبول ہے۔
 ماوہ (۸۵) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یہی جابجاء بین قبول ہے ویسا جابجاء
 قبضہ ہے مثلاً مجلس میں ایجاب کے بعد موجود ہو کر قبضہ کر لیا ہو یہ صحیح ہو گا ورنہ نہ کہا کہ میں قبول کرتا
 ماوہ (۸۶) قبضہ کے لئے اجازت و بصراحت یا دلالت نہ ورہے۔

ماوہ (۸۷) واجب کا ایجاب دلالت قبضہ کے لئے اذن ہے اذن مراد یہ ہے کہ واجب
 کہے کہ یہ مال لے لے کہ یہ مال تجھ کو میں بہ کر چکا ہوں جب کہ مجلس میں مال موجود ہے
 اور اگر موجود نہ ہو تو یہ کہہ دینا کہ فلاں مال میں نے تجھ کو یہ کیا جا کر لے لے حکم صحیح ہے (یہ صحیح
 نہیں ہے یعنی مال مجلس میں موجود نہ ہو اور جہاں نہ ہو مان جا کر قبضہ کر لے تو یہ صحیح ہوگا)۔
 ماوہ (۸۸) اگر قبضہ کے لئے اجازت صحیح ہو تو مجلس میں اور بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے
 صرف مجلس میں قبضہ صحیح ہو گا نہ بعد مجلس مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت
 دلالت قبضہ کے لئے مجلس میں معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہ مال میں نے
 تجھ کو یہ کیا اؤس نے مجلس میں قبضہ کیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد نہیں ہے) اور اگر کہا
 کہ میں نے مال جو فلاں جاے موجود ہے تجھ کو یہ کیا اور یہ نہ کہا کہ وہاں جا کر لے لے اور وہ گیا لیا صحیح ہوگا
 ماوہ (۸۹) شرع قبضہ کرنے سے پہلے مانع کی ممانعت ہے کہ سکتا ہے۔

ماوہ (۹۰) مالک مال اوس شخص کو مال بہ کرے کہ جس کے قبضہ میں ہے تو یہ
 بوجہ ہوا ہے کچھ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہیں ہے۔

ماوہ (۹۱) دیون کو دین بہ کر دینا صحیح ہے دین اوس کے ذمہ سے ساقط

ماوہ (۸۴) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے میں نے تجکو یہ کیا جا کر لے
وہ لے لیا اور لے لیا جبہ صحیح اور پورا ہو گیا۔

ماوہ (۸۵) قبضہ سے پہلے واجب یا موجب ہو گیا تو یہ باطل ہے۔

ماوہ (۸۶) اپنی بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے یہ کہہ کر دیا تو قبضہ دینا ضرور ہے۔

ماوہ (۸۷) شخص کے پاس چوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا دھبہ بامربی ہے کہ ادنیٰ

اپنی گود میں لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ لے

یہ کہے تو صرف ایجاب ہے موجب ہو جائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہیں ہے

(اس فقرہ کے اد الذی کان و د بعد عند غیر معنی درست نہیں ہو سکتا اور ترجمہ

جو من نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہیں ہو سکتا ہے گو درست معلوم نہیں ہوتا

ماوہ (۸۸) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے یہ کہے تو گویا مریے کا قبول قبضہ مرد

ماوہ (۸۹) اگر یہ صاحب غیر ہے تو اوسکا قبضہ کا ہے گویا اوسکا کوئی ولی پہنچو

ماوہ (۹۰) یہ مضافہ یعنی یہ کہنا کہ ماہ آئندہ کے شروع پر میں یہ کیا صحیح نہیں ہے

ماوہ (۹۱) یہ شرط عوص یعنی یہ کہنا کہ میں نے اس شرط پر یہ کیا کہ فلان مال بعوض

مجبور دنیا یا دین جو مجبوری ہے ادا کر دینا اگر موجب ہے یہ شرط ادا کرے

نوبہ صحیح ہے و واجب رجوع کر لیا یا اس شرط پر زمین یہ کہے کہ

میری موت تک میرے پرورش کرتا رہے تو جب تک کہ موجب ہے یہ شرط

بحال انارہیگا مہرہ صحیح ہوگا و امہرب کو حق مہرہ ہیں ہے اگر و امہرب کو اس مہرہ
نہایت ہو اور رجوع کرنا چاہے تو کچھ فائدہ نہوگا۔

فصل ثانی مہرہ کے شرطوں کا بیان

ماوہ (۱۵۶) مہرہ کا مہرہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسلئے وہ پہلے

آپ لگیگا یا وہ بچہ کہ آپ پیدا ہوگا مہرہ نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ (۱۵۷) اپنا مال مہرہ کر سکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال مہرہ کرنا صحیح نہیں ہے

اگر کہا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

ماوہ (۱۵۸) مال معلوم اور معین مہرہ کرنا صحیح ہے اگر یہ کہا کہ اپنے مال میں سے

کچھ مہرہ کیا یا ان دو گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا مہرہ کیا صحیح ہوگا اور اگر یہ کہا
کہ ان دو گھوڑوں میں سے جو تو چاہے لے لے اوسنی مجلس مہرہ میں ایک کھینچ

کہ کے قبضہ کیا مہرہ صحیح ہو گیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا۔

ماوہ (۱۵۹) و امہرب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا

مہرہ صحیح نہیں ہے پر ان کے لئے کوئے مہرہ کرے تو صحیح ہے۔

ماوہ (۱۶۰) مہرہ میں و امہرب کے رضامند نہ شرط ہے اگر جبراً یا اکراہ مہرہ کیا تو صحیح نہوگا۔

باب دوم مہرہ کے احکام اسمین و فصل میں اول

مہرہ سے رجوع کا بیان

ماوہ (۱۶۱) مہرہ کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے۔

ماوہ ۵ (۸۶۲) اگر قبضہ نہیں ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب کے
ہب سے رجوع کر سکتا ہے۔

ماوہ ۵ (۸۶۳) اچا کے بعد واہب موہوب کو قبضہ سی اگر مع کرے نوہب رجوع
ماوہ ۵ (۸۶۴) واہب اپنے ہب سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کر سکتا ہے
اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہ ہووے تو حاکم کے بہان نالش
کرے وہ نسخ کر سکتا ہے اگر کوئی مانع ہوگا جبکا ذکر آگے آتا ہے۔

ماوہ ۵ (۸۶۵) اگر داہب نے بے حکم حاکم مالے رضامندے موہوب لہ کے شئی ہووے
واپس لے تو غاصب ہوگا اسلئے اگر اسکے پاس تلف ہوگئی تو ضمان دے گا۔
ماوہ ۵ (۸۶۶) اپنے اصول) باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فرزند کو (یعنی بیٹا پونا
وغیرہ) با اپنے بہائے یا اپنے بہن کو یا انکے اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے بہن
کو سہ کیا ورجوع نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ ۵ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو سہ کیا یا زوجہ نے زوج کو سہ کیا جبکہ کینو
قائم ہے اور قبضہ ہے ہو گیا ہے ہب سے رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ ۵ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسی اور نے سہ کیا ہے
دیدیا اور اسے قبضہ ہے کر لیا تو رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ ۵ (۸۶۹) اگر موہوب میں اسے زیادتے ہو گئے ہیں کہ اس سے متصل ہے
مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنا یا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورد

کہ اوس سے اوسکو فریبی اور تارگے آئے یا ایسا کام کیا کہ نام مل گیا
مثلاً گھون کا آٹا ہو گیا واپس رجوع نہیں کر سکتا ہے اور زیادہ منصفہ میں
رجوع ہو سکتے ہیں یعنی جب تک گھوڑی کو محل ہو رجوع نہ ہوگی کہ یہ زیادہ
متصلہ ہے اور جب بچہ پیدا ہو گیا تو اب زیادہ منصفہ ہوگی گھوڑی واپس
ہو سکتی ہے اور بچہ موہوب لگا ہے۔

مادہ (۱۱) موہوب نے موہب سے بیچ یا مالک سے اور کوہبہ کر کے اوس کے
تحتوان مالک واپس واپس رجوع نہیں کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲) شے موہوب چھ ہو گئے تو رجوع کا محل باقی رہا۔

ادہ (۱۳) واپس مر گیا تو اوس کے وارث کو موہوب دے موہوب واپس
لینا جائز نہیں ہے اور ہونے مر گیا تو واپس اس کے وارث سے موہوب واپس لے سکتا
ہے۔ مادہ (۱۴) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو دے کر دیا تو اب رجوع کا حق
نہیں رہا مادہ (۱۵) اور مادہ (۱۶) ملاحظہ ہو۔

مادہ (۱۷) جب قہر دیدیا اوپر فقیر کا قبضہ ہو گیا تو اوس سے رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۸) اگر کہا لے کے چیزیں مباح کر دیں تو فقط کہا ناجائز ہے نہ اقرب
مالک کہ کسے اور کوہبہ کرے یا بیچ ڈالے اور مالک اس کی قیمت نہیں لے سکتا
مثلاً باغ میں سے کچھ انگو ر مباح کر دے اور کہا لے گئے تو مالک قیمت نہیں لے سکتا۔

مادہ (۱۹) ختنہ کے یا نکاح کے قریب سے جو یہ بیچا جاتا ہے وہ اوس کا

جسکی نام پر بیجا گیا ہے مثلاً ختمہ والدہ کے نام پر جو بیجا گیا ہے وہ اسکا ہے اور
 دولہ اور دولہا کے نام پر جو آیا ہے وہ اسکا ہے اور ما باپ کے نام پر جو آیا
 ہے وہ اسکا ہے اگر کسی کا نام معلوم نہ ہو تو اسے اور دریافت ہی نہیں کر سکتی ہیں
 نوادس میں عرف اور رواج بلکہ کامعتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی مہبہ کا بیان

ماوہ (۷۷) اگر کسی کا کوئی وارث نہ ہو اور وہ انیسا سب مال کسی کو مہبہ کر دے
 تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اس پر تعرض اور مداخلت نہیں ہے۔
 ماوہ (۷۸) زوجہ نے زوج کو باریع نے زوجہ کو اپنا سب مال مہبہ کر دیا
 اور کوئی اسکا وارث نہیں ہے صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچھ
 حق مداخلت نہیں ہے۔

ماوہ (۷۹) اگر اپنے مرض موت میں ایک وارث کو مہبہ کیا اور اس کے مرنے
 کے بعد اور وارثوں نے حایر نہ کر کہا تو صحیح نہ ہو گا اور اگر اپنے کو مہبہ کر دیا اور
 قبضہ ہے دید با و ثلث المال ہو یا کم ہو تو مہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے
 زیادہ ہے تو مفدا زرا بد وارث واپس لے گا۔

ماوہ (۸۰) جس شخص کا ترکہ دین میں گہرا ہوا ہے اس نے اپنے وارث کو
 یا غیر کو مہبہ کیا اور قبضہ کر دیا اور مر گیا قرضخواہ اختیار ہی کہ اسکا سب مال اپنے

ترک میں تقسیم کر لین
 اطلہ میں مضمحل ترکہ پر

کتاب ششم غضب و تلف کرنے کا بیان سمین

ایک مقدمہ اور دو باب بن متہرجو اصطلاحاً کہ غضب اور

اتلاف سے متعلق بن

(ماوہ ۸۸۱) کسی مال بے اعانت لینا غضب ہی لینے والا عاصی اور مال مغضوب ہی اور مالک مغضوب منہ ہے۔

(ماوہ ۸۸۲) ایک بار مع نیاء اور درختوں کے زمین کی قیمت یکجا ہو اور ایک بار فقط زمین کی قیمت یکجا ہو تو جو اسمیں فرق ہو وہ قیمت درختوں کی اور بنیاء کی حالت قیام میں تصور ہو کے

(ماوہ ۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہی جو قیمت اسکی حالت قیام میں ہے۔

(ماوہ ۸۸۴) اور جب اسکو اکھاڑ سن لو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء۔

(ماوہ ۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اس وقت اکمین کہ وہ قائل اکھاڑے

کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھیں کہ اگر اکھڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی

ہے اور پھر اس میں سے اجرت اسکی اکھاڑنے کی محراد کر جو باقی رہے وہ قیمت۔
مصور ہوگی۔

(ماوہ ۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت بھی

تکلی جاوے ہوا میں فرق ہو وہ زمین کی قیمت میں نقصان ہے۔
 (ماوہ ۸۸۷) اٹلاف مباشرۃ وہ ہر کہ کسی چیز کو خود تلف کر دی اور کرنے والا
 فاعل مباشر ہے (متلف ہے)

(ماوہ ۸۸۸) اٹلاف سبب وہ ہر کہ تلف کا سبب ہو نفع ایک یا
 تکامل یا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا مسطور ہو تو وہ شخص تیب ہو گا مثلاً
 فذیل کی رسی کاٹ دیا اور گر گئی اور توٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر
 ہو اور فذیل نوٹنے کا فاعل تیب ہو اور ایسی اگر گئی کا برتن چھوڑ دیا اور
 ٹیٹف ہوا تو طرف کا متلف فاعل مباشر ہو اور گئی کا متلف فاعل تیب ہو
 (ماوہ ۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گناہ ہو اس کے دغ کرنے میں
 بیشیہ قدی کرنا گناہ رلی ہے۔

باب اول غضب کے بیان میں تین فیصل اور اعضاء کے احکام

ابا وہ - ۸۹۰ ہاں مغضب جس جگہ غضب کیا تھا بقیہ دہن واپس لوٹنا چاہیے
 لازم ہے اگر مالک نے کسی اور شہر میں غاصب کو پکڑا اور شے منسوب بھی
 اس کی پاس سے چاہی اسی حکم لے لیویر یا چاہی یہ کہے کہ جہاں غضب
 ہوا تھا وہاں پونجاوے اور اس کا جرح غاصب کے ذمہ ہے۔
 (ماوہ ۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہو مال کو خرچ کیا یا اس کے قیدی

یابے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قمتی ہے تو اسے دیکھیں گے کہ حیدر
غضب کیا اور جہان غضب کیا اس کے قمتی ہی قمتی تھی وہ دلا دیں گے
اگر شئی ہو تو مثل دلا دیں گے۔

(مادہ ۸۹۲) غاصب نے منسوب وہ بی بی دی کہ جہان لی تھی تو بری ہو گیا۔
(مادہ ۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے منسوب مالک کے سامنے
رکھ دے کہ وہ اس کے قبضہ کرتے یہ قادی ہو تو کو یا منسوب ہو جائے گا کہ قبضہ
محققیت میں ہو اور اگر شے منسوب تلف ہوئی اور اس نے ایسی طرح
قمتیت مالک کے سامنے رکھ دی تو جب تک کہ قمتیت پر تحقیق میں قبضہ
نکولے غاصب بری ہو گا۔

(مادہ ۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہ بیچا دیا کہ وہاں خوف تلف ہی تو مالک کو
اختیار ہو کہ قبول کرے اور اس صورت میں ضمان سے بری ہو گا۔
(مادہ ۸۹۵) اگر غاصب نے قمتیت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب
حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوادے گا۔

(مادہ ۸۹۶) اگر مالک لڑکا یا تیز ہی کہ حفاظت کر سکتا ہے غاصب نے اس کا
مال حاضر کر دیا تو صحیح ہے اور جو بے تیز ہی کہ حفاظت نہیں کر سکتا ہے تو اس کا غاصب
صحیح ہو گا

(مادہ ۸۹۷) اگر پہل غضب کیا کہ وہ متغیر ہو گیا مثلاً خشک ہو گیا تو مالک کا
وہ یہی سوے چاہی ضمان لیوے۔

(باد ۸۹) اگر عاصب نے منصوب میں کچھ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو اختیار ہی قیمت زیادتی کے دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے مثلاً عاصب نے کپڑا رکھا یا تو مالک چاہی قیمت زکوٰۃ کی دیکر اپنا کپڑا رکھا ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے -

(باد ۹۰) اگر منصوب کو اب اسے کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہوں کا پسوایا تو فقط گیہوں لیکھا اور آٹا عاصب کا ہی ایسے ہی کسی کے گیہوں ہو تو گیہوں کا ضمان مالک لیکھا اور کھیتی عاصب کی ہے -

(باد ۹۱) زمانہ غضب میں شے منصوب کے نرخ اور قیمت میں فرق تھا

تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ نرخ قبول کرے اور خواہ مخواہ وہ ہی قیمت لیوے جو یوم غضب تھی گراسکے اسمحال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا مثلاً گھوڑا ادا کی سار ہونے سے نصف ادا دے گا ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو ادا کی قیمت میں جو غضب کے وقت تھی نقصان آیا وہ بھی دیکھا اور یہی اگر کپڑا بہت گیا اور ربیع قیمت میں کم ہوگی تو کپڑا دیکھا اور یہ نقصان بھی دیکھا اور اگر ربیع یا ربیع سے زیادہ ہی مالک چاہے تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوے یا مال عاصب کو دیکر اس کی قیمت لیوے (باد ۹۲) جو کام ایسا ہے کہ مثل غضب مالک کے تصرف کو زایل نہ کرے -

تو وہ بھی غضب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگے اور مستودع
ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد اسکا ترک و ودیعت تلف ہو جائے
(مادہ ۹۰۳) ایک شخص کی زمین اور اوپر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہر ادویکی
قیمت ایک ہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہر ادویکی قیمت پانچ
درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پتھر مع چمن کے ٹکڑے کر نیچے کے چمن پر گر گئے
اور نیچے کے چمن اور زمین دب گیا اور مالک کا اوپر سے قبضہ جاتا رہا سو بڑی
قیمت والا نیچے نیچے کے چمن کا مالک چھوٹی قیمت والے کو نیچے اوپر کے چمن
والے کو قیمت دیکر آپ اسکا بھی مالک ہو جائیگا اس طرح پچاس روپہ کا فنی مونی
پانچ آنے والی مرغی نخل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی تلے لگا دیکھو وہ

- ۲۹ - ۲۸ - ۲۷

(مادہ ۹۰۴) مال معصوب میں سے جو چیزیں حالت غضب میں پیدا اور زیادہ
ہوتے رہیں وہ مالک کے ہیں اگر غاصب نے بیچ کر لیا تو ضمان دیکر مثلاً جانور تلے
غاصب کے پاس بچہ یا تو بچہ اور اسکا دو مالک کا ہے یا باغ کے پھل غاصب
کے قبضہ میں لگے اور تلف ہو گئے تو ضمان دیکر اور ایسے ہی شہد کا محال جو
کسی نے مع کھجی کے غضب کر لیا تو مالک محال مع شہد کے جو اس کے پاس پیدا
ہوا تھا واپس لے گا

(مادہ ۹۰۵) کسی کے باغ میں جو شہد کی کھجی نے محال باندھا تو شہد باغ والے کا ہے

اگر کوئی بکھی بکڑے اور مجال توڑ ڈالے ضمان دیگا

فصل دوم زمین کی غضب کا بیان

ما ۵-۹۰۵) اگر حویلی غضب کی ہو تو لازم ہے کہ نجسہ واپس کر دی اور یا
کچھ نقصان اور تفریق کرے اور اسکی استعمال سے اگر اسمن کچھ نقصان لگے
ہو تو نقصان بھی دیگا مثلاً اس نے حویلی میں ہی ایک کوٹھری ڈال دی
یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت میں حویلی کے آیا وہ دیگا
ایسی ہی اسنے آگ جلائے کہ گھر جل گیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو ثابت
حویلی کی قیمت اتنی جاوے گی۔

ما ۶-۹۰۶) زمین غضب کر کے مکان بنایا یا درخت لگائے عاب
نہکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکھاڑے اور زمین دید
اور اگر درخت یا مکان کے اوکھاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر
ہوتا ہے تو مالک اوکھڑے ہوئے درخت اور مکان کی قیمت دیکر انہی
زمین لے لگا اگر زمین کی قیمت کم ہے اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ
ہی اور بخیال کسی اور شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو
اوسکو اختیار ہے کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہو جاوے مثلاً
اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ میں تھا بخیال وراثت
درخت لگائی اور پھر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین

مادہ ۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین میں گزر زراعت کی تو زراعت
جو نقصان قیمت ہوا وہ بھی دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک
زراعت کی تو جس قدر کہ شریک کا حصہ یا دستور کا نقصان قیمت دیگا
جو زراعت سے نقصان ہوا ہے۔

مادہ ۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائی تو زمین کے سوا بعض
کار طبابت کچھ نہیں دلائے گئے یہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہے کیونکہ اس میں
لفظ ہی اور نفس عالم اور طبیب کو کہتے ہیں۔ مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب ہے
کہ زمین غضب میں ہل چلا یا اور زمین مالک نے لیلے تو غاصب ہل چلا کی
اجرت مالک سے نہ لے سیکے گا۔

(مادہ ۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھ دیا تو اپنا اسباب
اٹھا لے اور زمین خالی مالک کو دیدے۔

فصل سوم سے جو کوئی غضب کر لے اس کا حکم

مادہ ۹۱۰) جب غاصب کسی نے مال معصوب غضب کر لیا تو وہ بھی غضب
ہر اسی لئے جب مال معصوب تلف ہو گیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے
غاصب اول سے ضمان لے لے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لے لے
اور کچھ ثانی سے لے لے اگر اول سے ضمان لیا کی تو وہ ٹال دیتا ہے۔

اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اداج سے نہ لے سکے گا۔

(مادہ ۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف دوسری

ہوا اور اگر اصل مال کو دیا تو دوسری ہو گئی اول بھی اسی ہی

باب دوم اتلاف کا بیان اس میں چار فصل ہیں فصل

اول مباشرہ اتلاف کا بیان

(مادہ ۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اسکے یا اسکے ایجن کے ہاتھ میں قصداً یا بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتھ میں تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے غاصب سے ضمان لیوے یا تلف سے اگر غاصب تلف سے

زر ضمان واپس لے گا نہ تلف غاصب سے۔

(مادہ ۹۱۳) ایک شخص ہل گیا اور دوسرے کی خیر پر گر پڑا اور تلف کر دیا

ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۱۴) اگر اپنا ہی مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا کھینچا اور ہار ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا کھینچا اور مالک نے کھینچا اور ہار ڈالا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے داس پر بیہ کیا اور وہ بے خبر کھڑا ہوا کہ کپڑا ہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اسکی مال میں ضمان

اگر اسکے پاس کچھ مال نہیں ہے تو اسکا دلی ضمان نہ لیا اور جب ۲۰ رونا
تو مکر ہو گا اور سوت ضمان دیگا۔

۹۱۷ (مادہ) اگر کسی کے مال میں ایسا کام کیا کہ اسکی قیمت کم ہوگی تو نقصان
قیمت دیگا۔

۹۱۸ (مادہ) ایک شخص نے کسی کا مہا نساڑا دیا یا کسی کے دوکان کراوی تو
اسکو اختیار ہے کہ عملہ ٹوٹا ہوا تو ٹلے والے کو دیدی اور بچے ہوئے مکان کی
قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھیں کہ اسکی قیمت قیام کی حالت
میں کب تھی اور اب ٹوٹنے میں کیا تھی سو جو فرق ان دونوں میں ہو وہ بھی
لیگا اور اگر غاصب نے دیس ہی مکان بنادیا کہ جیسا پہلے تھا
تو بری ہو گیا۔

۹۱۹ (مادہ) محلہ میں جو آگ لگی اسلئے اسی نے کسی کا گھر بے اسکی اجازت
کے کرا دیا کہ جل نہ جاوے اور آگ دہن بجھ گئی اگر حکومت والوں کی حکم
سے ڈھپاتا تھا تو ضمان نہ لیا ورنہ ضمان دیگا۔

۹۲۰ (مادہ) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہے تو
درخت اوہکو دیکر اس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلے یا درخت بھی لے
اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تھی اور اب کیا قیمت ہے جو فرق ان
دونوں میں ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختوں کے دس ہزار روپیہ بھی

اور بے درختوں کے پانچ ہزار روپہ قیمت تھی اور کٹے ہوئے درختوں کے
 ہزار روپہ قیمت تھی بالکل چالیس تو درخت چھوڑ دے اور پانچ ہزار
 روپہ لے لے یا درخت لیکر تین ہزار روپہ اور لے لے۔

(مادہ ۹۲۱) مظلوم کو یہ حق نہیں ہے کہ ظالم پر اتنا ہی ظلم کرے مثلاً
 زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ عمر نے اس کے برتن توڑے تھے تو
 دو نو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی
 کہ وہ بنی طے میں سیٹھے اور بنی طے میں بکرنے اس کے برتن توڑے تھے
 تو دو نو ضمان دین کے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دھوکہ میں آکر کہوٹہ
 ورہم لئے تو جائز نہیں ہے کہ دوسرے کو بھی وہ ہی دیکے۔

فصل ثانی اتلاف کی تسبیب کے بیان میں

(مادہ ۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبیباً تلف کیا یا اس کی قیمت کم کر دے
 یعنی ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا
 مثلاً ایک شخص کو کپڑا بکھڑکھینچا اس کا کشی میں اوپر جو چیز تھی کر کے اور
 تلف ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو کپڑا بکھڑکھینچنے والا ضمان دیگا یا بانی روپیہ
 تو کھیت یا باغیچہ سوکھ گیا یا کم قیمت ہو گیا یا اتنا بانی چھوڑا کہ کھیت یا باغیچہ
 ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصل بل کا دروازہ کھول دیا گھوڑے

بہاگ گئے اور ضایع ہو گئے یا پھر ہ کی کہہ کی کھول دی اور جانور
اوڑ گیا ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بہاگ گیا اور ضایع ہو گیا
ضمان ندیگا جب اسے خود اسے کو ڈرایا تو ضمان ہو گیا یا شکاری
بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور کہل گیا اور بہاگ گیا اور اس بہاگ
سے گر پڑا اور اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہو گیا ضمان نہیں آتا،
اگر شکاری نے ڈرائیکے لئے عداً بندوق چھوڑے تو ضمان دیگا ویکو
(مادہ ۹۲۴) فعل تب تب میں تھدی شرطی حواجی ذکر ہوا یعنی تب
ضرر میں جب ضمان آتا ہے کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے
تب ہو مثلاً راہ عام میں بے حکم حاکم کنوا کھودا اور آدمین کسی کا گھوڑا
گر گیا اور مگر ضمان دیگا اگر اپنے ملک میں کنوا کھودا اور آدمین گھوڑا
گرا اور مرا تو ضمان نہیں آئیگا

(مادہ ۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہو جو تب تب تلف
ہو یا تنے میں دوسرا مباشر فعل تلف کا ہو تو ضمان مباشر پر آئیگا ویکو
فضل سٹوم جو چیز میں کہ راہ عام میں حادث ہو وین
(مادہ ۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام میں حق مرور ہے مگر اس شرط پر کہ
اسکو اس ضرر نہ ہو چھے اور سب محفوظ طور رسالت میں اسی لئے

اگر جمال کے سر پر کچھ چڑگری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو جمال ضمان دیگا
 ۱۰ اور ایسی ہی لوہار کی دوکان میں لوہا کو بیٹے ہوئے چنگاری کئی اہ روپہ
 جاڑے اور اس کے پڑے جل گئے تو لوہار کپڑوں کا ضمان دیگا
 ما ۹۲۷ (۹۲۷) راہ عام میں کسی کو بیٹھنے کا باکیہ رکھنے کا یا فی پھر تباہ
 بے حکم حاکم حق نہیں ہے اور بے حکم جو یہ کام کرے گا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا
 اس کا ضمان دیگا ایسی ہی اگر راہ عام میں کسی نے پتھر ڈالے اور یا سبب
 عمارت لاکر ڈالا اور کسی کا گھر، اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مراضن
 دیگا یا راہ عام میں مشابہت لایا کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پس کر گیا اور
 مر گیا ضمان دیگا۔

ما ۹۲۸ (۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پہنچا ضمان
 نہ ہوگا چرب دیوار گرنے کے لئے جھگ گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے
 شخص نے آگاہ کر دیا کہ او کو تقہم کا حق حاصل ہے کہ انہی دیوار اوتار لے
 کیونکہ وہ کرنے کو ہے اور اس پر اتنا وقت گزر گیا کہ اس میں اگر وہ اوتا
 تو اوتار سکتا تھا اس صوت میں ضمان دینا اور تقہم اور تنبیہ کا حق اس کو
 ہے کہ جبکہ گھر پر دیوار چھوٹے ہوئی ہے کسی اور کو اور راہ خاص میں حق تقہم
 اور تنبیہ و سکوئی کہ جو اس راہ میں گزرتے ہیں (اطلاع کے لئے پیش قدمی کرنا) تقہم
 اور راہ عام میں شخص کو حق تنبیہ حاصل ہے۔

منسل چہارم حیوان کے جہانیت یعنی ضرر پونچانیکے بیان میں
 (ماوہ ۹۲۹) کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پہنچا تو گھوڑے سے دال لیا
 نہ بچا دیکھو ماوہ ۹۳۰ پر جب کہ گھوڑے سے دالا دیکھو رہا ہے کہ گھوڑا کسی
 ضرر کر رہا ہے اور اُد کو نہیں روکتا ہے ضمان دیکھا اور اگر بہل دالے
 اور کہتے دالے کو اہل عذم ہے محلہ اور کانوں والوں نے کہا کہ اپنے
 بہل اور رکنے کی حفاظت کر لو گھوڑے کو کسی کو بہلنے سے سینگ مارا جائے
 نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیکھا۔

(ماوہ ۹۳۰) گھوڑے سے دالے کی ملک میں گھوڑا ایسا اگلے

ہاتھ سے یا دست یا لہ سے کسی کا ضرر کرے تو صیغہ گواہ اور سپر چار ہوا
 (ماوہ ۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اس کے ملک میں گھوڑا چھوڑ دیا
 تو جو کچھ ضرر گھوڑے نے لیا اس کا ضمان ہوگا کہ گویا یہ اس سے لیا گھوڑے
 سے اس کے ملک میں مہاری اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا
 ضمان دیکھا خواہ اوپر سوار ہو یا پیچھے سے ٹانگتا ہو یا آگے سے کھینچتا
 یا اس وقت موجود ہو یا نہ ہو اور جو گھوڑا خود ہی چوٹ لیا اور کسی ملک
 میں گھس گیا اور ضرر پہنچایا تو کسی پر ضمان نہیں ہے۔

(ماوہ ۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کے راہ عام میں

حانے کا حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پہنچا کہ اس سے بچنا ممکن نہ تھا ضمان نہیں ہے مثلاً گھوڑے کے چلنے سے غبار اٹھنا یا مٹی اوڑھی کہ کسی کے کیڑوں پر پڑنا، آلات کسی کو مارے یا اگلا یا نو مارا اور ضرر پہنچا ضمان ہوگا مگر جب سوار ہو لوں ب باتوں سے سوار پر ضمان ہوگا۔

(مادہ ۹۳۳) کیٹھنے والا اور ٹانگے والا سوار کا حکم رکھتا ہے جس سے سوار پر ضمان ہوگا اس سے ان پر بھی ہوگا۔

(مادہ ۹۳۴) کسی کو قح نہیں ہے کہ راہ عام میں اپنا گھوڑا اکٹرا کر یا باندھ دے اسلیں اگر راہ عام میں باندھا یا اکٹرا کیا اور کسی کو اسکی آلات سے یا اور طرح پر ضرر پہنچا تو گھوڑے والا ضمان دیگا اور جو حکم گھوڑے کے باندھنے یا اکٹرا رکھنے کی مقدمہ عوام میں یہ حکم نہیں ہے۔

(مادہ ۹۳۵) جس نے اپنا گھوڑا باگ ڈور کھول کر راہ عام میں بھڑکایا تو وہ اس کے فز کا پیرسرج ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۶) ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے نے اپنی آلات یا اگلی یا نوں سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشرت کھینچنے پر جال ضمان دیگا خواہ وہ گھوڑے کا مالک ہو یا نہ ہو۔

(مادہ ۹۳۷) اگر گھوڑا ایسا سرکش ہو کہ سوار اسکو روک نہیں سکتا

۱۹۱
تو اس کے مڑے سے کچھ ضمان نہ آدیا

(مادہ ۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ میں اپنا گھوڑا باندھا اور اپنے
دوسرے نے بھی بے اجازت مالک کے اپنا گھوڑا باندھا۔ اس
طویلہ والے گھوڑے نے اس گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہیں ہے
اور اگر اس گھوڑے نے اس طویلہ والے گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان ہوگا
(مادہ ۹۳۹) ایسی جگہ میں اپنے اپنے گھوڑے باندھے کہ انکو اس
جگہ میں باندھنے کا حق ہی ہر دو نوچرٹ گئے اور ایک نے ایک کو
ہلاک کر دیا تو ضمان نہیں ہے مثلاً ایک گھریں درشرکیہ میں اور دوسرے
اپنے اپنے گھوڑے باندھ دئے۔

(مادہ ۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسی جگہ باندھا کہ
دکان حق نہ تھا اور پھر کسی اور نے بھی اسی جگہ باندھا اور اس کو بھی
باندھنے کا نہ تھا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کر دیا
کچھ ضمان نہیں ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کر دیا تو ضمان ہوگا

191

۱۹۳
کتاب نمبر چہارم اگر اہ اور شفعہ کا بیان سمین ایک
مقتدرہ تین باب میں مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات
نعمتہ میں کہ چہارم اگر اہ اور شفعہ سے متعلق ہیں یہ
(۱۰ مادہ ۹۷) اس شخص کو اسکی طرف قوی سے روکا جاتا ہے
اور جو روکنا نہیں ہے مجبور نہیں۔

(۱۱ مادہ ۹۸) اور جب چہارم اٹھایا گیا اور اسکو تصرف کی اجازت دی
گئی اسکو ماذون کہتے ہیں اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہیں
(۱۲ مادہ ۹۹) جوڑ کا ایسا بے تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی مغرورہ جانتا
یعنی یہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی۔ ہتی ہے اور شرا
یعنی خریدنے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش میں مثلاً جاس
دنل روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہو کا کھائے اور غبن لیس میں تیز نہو اسکو
غیر تمیز کہتے ہیں اور جو یہ جانتا ہو اسکو جسی تمیز کہتے ہیں۔

(۱۳ مادہ ۱۰۰) مخون وہ قسم ہے ایک مطبق کہ اسکو ہر وقت
جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ کہ کبھی مخون ہوا اور کبھی فاقہ ہو

(۱۴ مادہ ۱۰۱) معذور وہ شخص ہے کہ اسکی شہورین خلل ہو کہ کچھ
کم ہوا اور کلام اسکا لڑبڑا ہوا اور تدبیر اسکی فاسد ہو۔

(۱۵ مادہ ۱۰۲) سبب وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کر دے
مبتدین

مصارف میں زیادتی کرے اور مال بابت تلف کرے اور جو لوگ کہ
لین دین میں اور سوداگری کے طریقہ میں اپنی بے وقوفی سے غافل
ہیں انکو بھی سغیہ کہتے ہیں۔

مادہ ۷۷ (۹۴) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو
اور سفاقت اور تیز سر سے محفوظ رہی۔

مادہ ۷۸ (۹۴) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضا مندی ڈرانے
کے مجبوری اور قایل کرنے کے نہوا کر اہ کہتے ہیں جس پر جبر ہوا ہو اسکو مکروہ کہتے
ہیں بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اسکو مکروہ
علیہ کہتے ہیں اور جو خوف کہ اسکو دلایا ہو اسکو مکروہ بہ کہتے ہیں۔

مادہ ۷۹ (۹۴) اکراہ دو قسم کی ایک اکراہ بطی کہ ضرب شہید کے ساتھ
جو حسین خوف تلف جان اور تلف عضو ہے اور دوم اکراہ غیر بطی کہ
اوسمیں ضرب اور قید سے صرف دکھ اور پنج پیدا ہوتا ہے۔

مادہ ۸۰ (۹۵) جس قیمت پر شہری نے خریدا ہو اسکو اسی قیمت پر لینا
شفعہ کہتے ہیں۔

مادہ ۸۱ (۹۵) صاحب حق شفیع شفیع ہے۔

مادہ ۸۲ (۹۵) جس زمین اور مکان کے ساتھ حق شفیع متعلق ہو اسکو
مشفوع کہتے ہیں۔

ماوہ ۳۵۹) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہے کہ اس کے مالک
بہ نئے کے سب سے مشفوع بر شفع کو تہنہ حاصل ہوا ہے۔

ماوہ ۴۵۴) خلطہ ہستمنہ ہے کہ اس کو اس زمین کے حقوق
میں شرکت ہو یعنی جس نل میں سے ایک گہرین پانی آتا ہے دوسرا بھی
اسی نل میں یا بی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اس کی آمد و رفت ہے
اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمد و رفت ہے۔

ماوہ ۵۵۵-۴۵۵) جو پانی کہ چند آدمیوں کے لئے مقرر ہوا ہو شرب
حاصل ہے اور جس نہر میں سے سب پانی پیسے بن شرب خاص نہیں ہے
ماوہ ۵۵۶) طریق خاص وہ ہے کہ ایک کوچہ سربستہ کے لئے ہو
باب اول حجر کے مسائل اور اسمین چار فضل میں فضل
اول مجبورین کے اقسام اور اس کے احکام
ماوہ ۵۵۷) اصل یہ ہے کہ میغر اور مخبون اور معوہ مجبورین۔

ماوہ ۵۵۸) حاکم کو اختیار ہے کہ سفیہ کو بھی حجر کرے۔

ماوہ ۵۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہوں کی درخواست پر
قرض دار کو بھی حید کرے۔

ماوہ ۵۶۰) مجبور وہ ہے لوگ ہیں کہ ان مواد سابقہ میں ذکر ہوا
کہ ان کا تصرف قوی جاری ہوگا پراونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے

کہ کسی لڑکی بے تیز نے ہو کر کسی ہفتہ مان کر دیوہ سمان دیگا —

(ماوہ ۹۶۱) سفیدہ اور دیون پر جو حکم تحریر کرے اسکو سبب

بیان ہونا چاہی اور اسکا اعلان ہونا چاہئے —

(ماوہ ۹۶۲) حاکم جہیز کرنا چاہی تو ضرور نہیں ہی کہ وہ حاکم

کے سامنے آوے اسکی غیبت میں بھی جہیز ہو سکتا ہی ہر اسکو خبر ہونا

ضروری ہے کہ اسکو خبر ہو جہیز ہو یا صحیح نہیں ہی اور اسکی ممانعت

اور اقرارات خبر ہونے تک مقبول ہونگے —

(ماوہ ۹۶۳) فاسق پر سبب فق کے جہز نہیں ہو سکتا ہی حیدر

اسکا اصراف مال ثابت نہوے —

(ماوہ ۹۶۴) بے آدیون پر سبب اسکے عام ضرر رسانی کی

جہز ہو سکتا ہی مثلاً طبیب جاہل کو اسکے کام سے روکا جاتا ہی اور جہز

نفرات قوی سے روکی کو کہتے ہیں —

(ماوہ ۹۶۵) سودا گرون اور حرفہ والون کو جہیز یا نہیں کہ کسی کو

یہ کہیں کہ اسکے سبب ہماری تجارت اور حرفہ میں خلل اور نقصان آتا

سوداگری اور حرفہ سے منع کروادین —

فضل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

(ماوہ ۹۶۶) اگرچہ صغیر کا دلی اجازت دیدی تو بھی نفرات قوی

ماوہ ۹۶۷) حسین صغیر کا نفع ہوا اور حسین اوسکا تصرف قولی جائز ہے اگرچہ ولی نے اذن ندیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کر لینا اور حسین اوسکا ضرر ہوا اور حسین اوسکا تصرف قولی جائز نہیں ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دی اور اذن بھی دی مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف میں کہ نفع بھی ہے اور ضرر بھی ہے وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے یعنی ولی کو اختیار ہے کہ اگر اوس میں فائدہ دیکھے تو جائز کرے ورنہ نہیں مثلاً اکب لڑکی میسرے کچھ مال بیچا تو بیہ سیح حقوق متروکہ میں ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف رہے گی اگرچہ چشمن سے زیادہ پر بچا ہو (عقد متروکہ میں نفع اور نقصان دونوں تصور ہوں)

ماوہ ۹۶۸) ولی کو یہ مناسب ہے کہ صبی مال میں سے تھوڑا اوسکو تجارت کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا ہے جب اوسکا رشد متحقق ہو دے تو باقی مال اوسکو حوالہ کر دیے۔ ماوہ ۹۶۹) اگر ولی اپنے قول میں اسطرح تکرار کرے کہ بیچو اور خریدو اور اوسکو عقود مکررہ کہتے ہیں یا کہا کہ فلاں مال بیچو اور فلاں مال خریدو تو یہ خرید و فروخت کی اجازت ہے

کیونکہ اس سے مقصود فایده لبنا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار میں جا کر فلان چیز خرید لاو یا فلان چیز بیچ آو تو یہ اجازت نہیں ہے بلکہ اس کو وکیل کر کے اپنے کام کے واسطے بھیجا ہے کہ یہ عادت جاری ہے۔ (ماوہ ۹۷۰) اذن کسی زمانہ اور کسی مکان میں بیچ و خرید کے متعلق اجازت مخصوص نہیں ہوتا ہے مثلاً ولی نے صیغہ کو حکم دیا کہ ایک دن یا ایک ہفتہ تجارت کرو تو یہ حکم علی الاطلاق اور مالا ستمہ اور جب تک کہ ولی اس کو مجوز کر کے اور اسے ہی اگر کہا کہ فلان بازار میں یا فلان اسباب کی تجارت کرنے رہو تو بھی عام اجازت ہے۔ (ماوہ ۹۷۱) جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت ہوتا ہے مثلاً ولی نے صیغہ کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا اور چپ ہو گیا امدن منع کنیا اذن دلالت ہے۔ (ماوہ ۹۷۲) جب ولی کے طرف سے صیغہ کو اجازت ہوگی تو نقل بالغ کے سب خصوصیات اذن میں داخل ہونگے اور اسکے سب عقوق و شرع متبر ہونگے۔

(ماوہ ۹۷۳) ولی صیغہ کو اذن دیکر پہر مجبور کر سکتا ہے اور اذن باطل ہو جائیگا اور شرط یہ ہے کہ اذن جیسا عام ہوا تھا کہ بازار والو

جان لیا تھا ویسا ہی حجر بھی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان
 جائن نہ یہ کہ انیسے گھر میں دو تین آدمیوں کے روبرو حجر کر لین
 (مادہ ۹۷۴) لڑکی کا ولی اولیٰ باپ ہی۔ دوئم وہ شخص کہ اسکا
 باپ نہ رہا ہے زندگی میں وصی مقرر کیا تھا سوئم وہ شخص کہ
 اسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا جو تھا دادا یا پانچواں وہ شخص کہ
 اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو۔ چھٹا وہ شخص کہ اسکو اس وصی
 وصی مقرر کیا ہو۔ ساتون قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بہائی
 اور چچا اور قرابت والے ولی نہیں ہن مگر وصی ہو سکتے ہن۔
 (مادہ ۹۷۵) اگر ولی صغیر یا تیز کو اذن ندیوے تو حاکم دی سکتا
 بشرطیکہ صغیر کے حق میں مفید ہو اور پیرا ولی اسکو حجر نہیں کر سکتا
 (مادہ ۹۷۶) ولی حب مرگیا تو اؤنسے جو اذن دیا وہ بھی باطل
 ہو گیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تھا تو اس کے مرنے سے اور موقوف ہو
 سے اذن باطل نہ ہوگا۔

(مادہ ۹۷۷) جس حاکم نے اذن دیا تھا وہ ہی حجر بھی کر سکتا ہے مگر
 اسکی باپ کو یا باپ کے سوا اور ولی کو یہ جائز نہیں ہے کہ حاکم کے
 مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کر سکیں۔
 (مادہ ۹۷۸) معتد بہ صغیر منیر کے حکم میں ہے۔

(مادہ ۹۷۹) مجنون مطبق صیغہ غیر ممیز کے حکم میں ہے۔
 (مادہ ۹۸۰) مجنون غیر مطبق جو حالت افاتہ میں تصرف کرے
 منزله عاقل کے ہے۔

(مادہ ۹۸۱) صیغہ کے بالغ ہونے پر فوراً اسکا مال ندیا جاوے
 بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اسکا رشد
 ثابت ہو لیوے تب دیون۔

(مادہ ۹۸۲) اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہیں ہے تو اسکا مال ندیا جاوے
 اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جب تک کہ رشد ثابت نہ ہو ورنہ
 (مادہ ۹۸۳) وصی نے قبل ثبوت رشتہ صیغہ کو مال سپرد کر دیا اور
 مال اس کے پاس تلف ہو گیا یا اس نے خود تلف کیا تو وصی ضمان دے گا
 (مادہ ۹۸۴) صیغہ کے بالغ ہونے پر اسکا مال اس کے دیا پہنچا
 سفاہت ظاہر ہوئی حاکم اسکو حجر کر سکتا ہے۔

(مادہ ۹۸۵) جب لڑکے کو اعتلام ہو یا اسکی ہو کیونکہ اس پر بالغ ہو جانا ہی لازم
 کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے۔

(مادہ ۹۸۶) لڑکا بارہ برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور
 لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے۔

اور دونوں پندرہ برس کی تمام ہر بالغ ہو جکتے ہیں اگر لڑکا بارہ برس کا ہو گیا

مانی نہوا توہم اذین سے جب تک کہ بالغ ہووین اور لڑکی نو برس کی ہوگی
 اور بالغ نہ ہوئے تو یہ سب بلوغ ہے جب تک کہ بالغ نہ ہووے۔

(مادہ ۹۸۷) جو سال بلوغ کو پہنچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر
 نہیں دی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا۔

(مادہ ۹۸۸) بزرگہ کہ شروع سن بلوغ کو نہیں پہنچا اور بالغ نہ ہو
 دھوے کی تو اسکا دعویٰ مستجول ہوگا۔

(مادہ ۹۸۹) اگر عوانق اور مراۃ حاکم کے روپر و بالغ ہونے کا
 اقرار کریں اور اسکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہیں ہے کہ بلوغ پر دلالت
 کرے تو نا بالغ تصور ہو سکتی اور اسکا اقرار معتبر نہ ہوگا اور اگر اسکا
 جثہ اور ظاہر حال اس کے بالغ ہونے پر دلالت کرے تو اسکا اقرار
 مقبول اور اس کے تصرفات مستبر ہو سکتی اور اس کے بعد اگر یہ کہے کہ میں
 بالغ نہیں تھا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرارات کئے ہیں
 وہ سب منسوخ ہو جائیں تو یہ دعویٰ اسکا قابل التفات نہ ہوگا۔

فضل و یم سیفہ مجبور کے بیان میں

(مادہ ۹۹۰) سیفہ مجبور شصیر عینر کے ہر اسکا ولی فقط حاکم
 ہی اور باپ یا دادا یا اس کے مصلیٰ اس کے ولی نہیں ہیں۔

(مادہ ۹۹۱) حجر سے پہلے سیفہ کے معاملات قولی ایسی ہیں جن کا

سب لوگوں کی اور بعد حجر کے اسکے سب تصرفات صحیح نہیں ہن
(مادہ ۹۹۲) سیفہ کا اور اولن لوگوں کا نفقہ کہ اوپر واجب
ہر سیفہ کے مال میں سے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۹۹۳) سیفہ کی بیع نافذ نہیں ہر اگر حاکم اوسمین منع ہو سکے
جاری کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔

(مادہ ۹۹۴) سیفہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقتساب کرے
صحیح نہیں ہے یعنی حجر کے وقت جو مال موجود ہو یا اسکے بعد جو زیادہ ہو
اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہیں ہے

(مادہ ۹۹۵) لوگوں کے حقوق مجبور کے مال میں سے ادا ہونے ہن گے
(مادہ ۹۹۶) سیفہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ میں خرچ کیا حاکم
بحسب عادت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جائز رکھے گا اور
زیادہ باطل کرے گا۔

(مادہ ۹۹۷) سیفہ بصلاحیت پیدا کرے۔ لے تو حاکم اوسکا حجر اٹھاوے گا

فصل چہارم دیون مجبور کا بیان

(مادہ ۹۹۸) اگر حاکم کو ثابت ہو کہ دیون باوجود قدرت ادا نہیں ہن
دیر لگاتا ہر اور قرض خواہ جانتے ہن کہ وہ اپنا مال بیکر قرض ادا کرے تو حکم

۲۰۳۳
 اوسکا مال روک سکتا ہے اگر اپنا مال عینکرا داکڑی تو حاکم بجرا داکر سکتا
 میرے پہلے وہ مال نکالے کہ اوس سے ادائی دین آسان ہو سکتا ہے
 نقد دیوے پہر اسباب بیع کر کے دیوے ماور پر مکان اور زمین
 بیع کر کے دیوے۔

(مادہ ۹۹۹) مدیون مفلس وہ شخص ہے کہ اوس پر قرض اوسکے مال کے
 برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرض خواہ اگر یہ خوف گرین کہ یہ اپنا مال تجارت
 میں برابر دکر دے گا تو وہ حاکم سے یہ درخواست کر سکتے ہیں کہ
 اوسکو اوسکے مال میں تصرف کرنے سے یا کسی کے لئے اقرار کرنا
 سے منع کر دی اور حاکم اوسکا مال عینکرا قرض ادا کر دیگا رہنگذار
 ضرورت اوسکے لئے کپڑے جھور دیگا اگر اوسکا لباس ہار قیمتی ہے
 اور ہلکی قیمت کا کیرہ بھی بن سکتا ہے تو وہ لباس قیمتی بیع کر قرض میں
 دے گا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑے بنا دیگا اور سپاہی
 اگر اوسکے ٹری عیالی اور جھوٹے گھر میں سے رہ سکتا ہے اوسکو بھر
 موافق اوسکے حال کے گھر خریدیگا باقی قرضہ میں دیگا۔

(مادہ ۱۰۰۰) مدیون کے مال میں اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا
 نقصہ دیا جاوے گا جب تک کہ اوپر چربی۔

(مادہ ۱۰۰۱) مدیون کا وہی مال (فرق ہو سکتا ہے جو حیر کے وقت اوسکے

پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فسق نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۰۰۲) جسے باتوں سے قرض خواہوں کا حق زایل ہو جائے
مثلاً اقرار یا بیع لغت کثیر یا بیع صدقہ ادن سب میں حجر جاری ہوگا
اسی لئے اوٹیکے سب تصرفات اوس مال میں جو حجر کے وقت موجود
ہی اور اونسے قرض خواہوں کا حق زایل ہوتا ہی معتبر نہیں ہے اور مال
اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہی اوس میں اسکے تصرفات نہ ہوں گے
اسنے کچھ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہی اوس میں جاری نہ ہوگا
پر اوسکا مطالبہ اوپر رہے گا جب حجر اٹھ جائے گا تو ادا کرنا لازم
ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر بھی مقبول ہوگا کہ بعد حجر کے جو کہانی
اوس میں سے ادا کرے گا۔

باب سوم اکراہ کا بیان

(مادہ ۱۰۰۳) اکراہ اوس شخص کا معتبر ہے جو تہدید کے جاری کرنے پر
قدرت رکھتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجا کی نہ ہو اسکا
اکراہ معتبر نہیں ہے تہدید خوف دلائے کو کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۰۰۴) اور یہ شرط ہے کہ مکروہ کو گمان غالب پیدا ہو دی کہ
اگر میں یہ کام نہ کروں گا تو مکروہ مجھ پر وہ ضرر پہنچا دی گا کہ کہنا ہے۔
(مادہ ۱۰۰۵) مجرب جس کام کے کرنے کو کہتا ہے ضرر دی کہ مجرب کے یا مجرب

علاقہ والوں کے سامنے مکرمہ ادا کرے ورنہ اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت میں معتبر نہ ہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ دار اگر عا ہو گیا تو کو یا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا نیسے مجبر نے یہ کہا کہ یہ مال اپنا بیدال اور جد گاہ اور ہر اوسنے بیدال تو یہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۰۰۶) بسب اکراہ کے بطی ہوا غیر بطی بیع اور شر اوہ اور یہ اور صلح اور اقرار اور ابر او اور تاجیل دین اور شفعے دست بردار ہونا یہ سب معتبر نہیں مگر مکرمہ نے اکراہ کے بعد سب جائز کر دے تو جائز ہو جائینگے۔

(مادہ ۱۰۰۷) اکراہ بطی حبس تصرف قولی میں معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی میں معتبر ہے اور اکراہ غیر بطی صرف تصرف قولی میں معتبر ہے نہ فعلی میں مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کر دے ورنہ تجکو مار ڈالوں گا یا تیرا کوئی عضو تلف کر دوں گا تو یہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر رمضان اوے گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کر دو ورنہ سبکو مار دوں گا یا قید کر دوں گا تو یہ ویسا ہی کر دیا تو معتبر نہ ہوگا اور یہ مختلف ضمان دیگا۔

باب سوم شفعہ کا بیان اس میں فصل اول شکرت کن میں

(مادہ ۱۰۰۸) شفعہ کے اسباب تین ہیں اول نفس بیع من شریک ہذا

مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہو دیں دو سو حق بیع من خلیط ہوں مثلاً حق مرد و عورت اور حق شریک ہذا مثلاً ایک الہامیہ بیچا گیا کہ آسین اور اور بانچوں میں ایک ہاں بیع سے یا فی دبا جائے اور انکی ہمسایکی اس سے متصل ہو یا نہ ہو اگر یہ سب بانچہ ہتر پانی لیتے ہیں کہ اس سے علی العموم پانی لیا جاتا ہے تو انکو ایک حصہ حق شفعہ نہیں ہے یا مثلاً بہت گھرا لیے ہیں کہ ان کے دروازہ راہ عام پر ہیں تو انکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہیں ہے سو ہم یہ کہ ہم یہ متصل ہو۔

اگر گھر میں ملحق شفعہ
نہیں ہے

(مادہ ۱۰۰۹) اب سب سے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس البیع دوم خلیط فی حق البیع سوم ہمسایہ ملاصق یعنی اگر اول شفعہ کا طالب ہو تو اور وں کو حق شفعہ نہیں ہے اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو حق شفعہ نہیں ہے۔

(مادہ ۱۰۱۰) اگر شریک فی النفس البیع نہیں ہے یا یہ پر شفعہ ترک کر دیا تو دوم یعنی خلیط فی حق البیع کو حق ہے اور اگر خلیط فی حق البیع ہو یا دھو ترک کرے تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہے مثلاً ایک نئے حویلی میں سے اپنا حصہ شایع و مشترک بچا تو دوسرا حصہ والا شفعہ پر حصہ خریدی گا اور اگر

یہ ہنویا دوسرے دعویٰ ترک کیا تو خلیط فی حق البیع طریق خاص یا شرب
خاص شفعہ لیگا یا یہ ہی ہنویا دعویٰ شفعہ سے دست بردار ہو تو ہمسایہ
ملاصق اور متصل کا حق ہے۔

(مادہ ۱۰۱۱) اگر مال خانہ ایک شخص کا ہے اور نیچے کا مکان ایک
شخص کا ہے تو یہ دونوں آپس میں ہمسایہ بلاصق ہیں۔

(مادہ ۱۰۱۲) حوبلی کی دیوار میں جو شریک ہیں وہ گویا حوبلی میں شریک
ہیں اور اگر دیوار میں تو شریک نہیں ہیں مگر ایک گھر کے بانہ دوسرے
گھر کی دیوار تک پہلے ہوئے ہیں تو یہ دونوں ہمسایہ ملاصق ہیں شریک
اور نہ خلیط کیونکہ صرف بانہ کے سرے دوسرے کی دیوار پر ہونے کے
شریک اور خلیط نہیں ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۰۱۳) اگر ایک حوبلی میں کئی شریک ہیں ایک کا نصف اور
دوسرے کا حصہ پٹا ہے اور ایک کا حصہ ٹٹ یا اب نصف حصہ والے
اپنا حصہ بچا تو یہ دونوں سدس اور ٹٹ والے برابر نصفاً نصفاً اس کو
خریدیں گے نہ یہ کہ ٹٹ والا ٹٹ لیگا اور سدس والا سدس لیگا۔

(مادہ ۱۰۱۴) اگر دو قسم خلیط موجود ہیں ایک وہ کہ اس باغچے
میں جو چھوٹے ہرے نل نکال کر پانی لیتا ہے اور ایک وہ کہ اس چھوٹے ہرے
پانی لیتا ہے تو یہ نل ولسے میں اور نل کو استحقاق شفعہ حاصل ہے یہ نسبت اولیٰ

کے کہ اس چھوٹے نہر میں سے پانی لیتے ہیں اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ
 بچا گیا کہ چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور نل
 پانی لینے والے سب مستحق شفعہ ہونگے مثلاً ایک ایسا گھر بکا کہ اسکا
 دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ میں ہی اور یہ کوچہ دوسرے کوچہ غیر نافذہ میں
 نکلا ہی تو اس کوچہ والے کہ حسین اسکا دروازہ ہی شفعہ ہونگے نہ اوپر
 کوچہ والے کہ حسین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ میں کہ حسین یہ کوچہ
 نکلا ہی کوئی گھر بکا تو یہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ ہیں
 (مادہ ۱۰۱۵) ایک شخص نے اپنا باغچہ بچا اور حق شرب نہیں بچا تو
 خلیطہ حق الشرب کو حق شفعہ نہیں ہی اور یہی طریق خاص کا حکم ہے
 (مادہ ۱۰۱۶) حق الشرب حق طریق پر مقدم ہی اگر ایک باغچہ ہی کا اسکا
 ایک شخص حق شرب میں خلیطہ ہی اور دوسرا حق طریق میں خلیطہ ہی تو
 حق الشرب والا مستحق شفعہ ہے۔

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۰۱۷) شفعہ کے شرط یہ ہیں کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو۔

(یعنی زمین) اسی واسطے کشتی میں اور منقولات میں اور زمین

وقعی اور نزعہ لی میں شفعہ نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۰۱۸) شرط یہ ہیں کہ مشفوع بہ بھی ملک ہو اسی واسطے کہ تہی زمین

اذا شرب طائران ارضاً مشترکاً لهما فحق الشرب لهما ولو كانا من ارضين مختلفتين

ساقط ہو گیا اور یہاں ہی جب بائع کے طرف سے وکیل ہو کر زمین کو باوی
تو اب اس کو حق شفعہ نہیں ہے دیکھو مادہ ۱۰۰۰

مادہ ۱۰۴۵) شرط یہ ہے کہ زریں مال معلوم المقدار ہو اسے لئے
جو زمین اس طرح دی گئی کہ اس کا بدل مال نہیں ہے اس پر شفعہ نہیں ہے
مثلاً ایک حویلی حامی کو اس کے ہٹانے کے عوض میں دی گئے تو محنت
حامی کے مال نہیں ہے بلکہ یہ قلیل منفعت و خدمت کی جسکی عوض گھر
ویا گیا ہے اسی لئے اس حویلی پر جو مہر مقرر کے گئے شفعہ نہیں ہے
مادہ ۱۰۲۶) شرط شفعہ یہ ہے کہ بائع کے ملک سے سے زایل ہو جائے
اسی لئے بیع فاسد میں جب تک کہ بائع کا حق اسے واد ساقط نہ ہو لے شفعہ
نہیں ہے اور بیع بشرط خیار میں اگر مشتری کو بخاری تو حق شفعہ ہو گا اگر
بائع کو اختیار ہے تب تک کہ اس کا حق خیار ساقط نہ ہو تو حق شفعہ ہے اور خیار
عیب پر اختیار رو بہ شفعہ کا مانع نہیں ہے۔

مادہ ۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکاء یا شریکین میں تقسیم کریں تو حق شفعہ جاری
نہیں ہو سکتا ہے یعنی ہر ایک کو حق شفعہ نہیں ہے۔

فصل ثالث طلبہ خیاریان

مادہ ۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضروری ہے ایک یہ کہ
مواثبتہ دوسرا طلب تقریر و شہادت تیسرا طلب حضوریت و نماگ۔

مادہ ۱۰۲۹) شفیع بر لازم ہے کہ جس جائے بیع کے خبر سنی فوراً
ایسا کلام کرے کہ طلب شفیع پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ میں اس بیع کا
شفیع ہوں اور شفیع طلب کرتا ہوں اسکو طلب موافقت کہتے ہیں۔
(مادہ ۱۰۳۰) شفیع پر بعد اس طلب موافقت کے لازم ہے کہ گواہ
کر لیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ بیع کے پاس حاکم دو گواہوں کو
یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جا کر
کہے کہ تو نے یہ زمین خریدی ہے یا بیع سے کہ بیع او کی قبضہ
ہے کہ تو نے اپنے زمین بھی دے اور میں اسکا شفیع ہوں اور میں اسکا
شفیع طلب کرتا ہوں اور اب یہی شفیع طلب کرتا ہوں تم دو گواہ رہنا
اور شفیع دو رہو یہی شفیع تقریر کو آپ دیکھنا نہیں ہو تو کسی کو وکیل کر
لکھ بھیجے اور اگر کوئی وکیل نہ پائے تو خط لکھ بھیجے۔

(مادہ ۱۰۳۱) بعد اس طلب تقریر اور شہاد کی لازم ہے کہ حاکم کے یہاں
ناترک رہے اسکو طلب حضومت و تمکک کہتے ہیں۔

مادہ ۱۰۳۲) اگر شفیع طلب موافقت میں کچھ دیر لگائے متنازعہ بیع کی سستی
کے وقت ایسے حال میں تھا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفیع اسی مجلس
میں طلب نکلیا کہ اور کام میں لگا ہوا تھا کسی اور سے بحث کر رہا تھا یا بی طلب
شفیع کے مجلس سے کھڑا ہو گیا حق شفیع باطل ہو گیا۔

(مادہ ۳۳۱۰) اگر طلب تقریر اور اشہاد کو اتنی مدت
تنگ تاخیر کیا کہ اوسس، اوسکا کرنا ممکن تھا بلکہ خط لکھنے میں
بھی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوگی۔

(مادہ ۳۴۱۰) بعد طالب، تقریر اور اشہاد کے طلب حصول
میں بے عذر شرعی ایک مہینہ تک تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہوا
مثلاً کہیں دور و دور از سفر رہتا۔

(مادہ ۳۵۱۰) مجبورین کا ولی ادنیٰ طرف سے حق شفعہ کا
طالب ہوگا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہوگا
بعد بلوغ اسکو حق شفعہ نہیں ہے۔

فضل حیارم شفعہ کے حکم کا بیان

(مادہ ۳۶۱۰) شفعہ شفعہ پر یا مشتری کے رضامندی سے
یا حاکم کے حکم سے قبضہ کرنے کو مالک ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۳۷۱۰) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری
ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتدا و بیع و شرا میں
ثابت ہوتے ہیں شفعہ میں بھی ہونگے مثلاً خیال رعیب و خیال
رویت۔

(مادہ ۳۸۱۰) شفعہ شفعہ کا ابھی نہ رضامندی مشتری

یا حکم حاکم لگایا تو حق شفیع وارثوں کو نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مثبت اور طلب تقریر و شہاد

اپنا گہر چلا لاکہ جس کے سبب سے اس گہر پر کجا بہ شفیع ہوا تھا تو حق شفیع طبل ہو گیا

(مادہ ۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفیع ایک گہر کا مالک ہوو

او کے متصل دوسرا گہر لگ گیا تو اس پر اس کا حق شفیع نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۴۱) شفیع تجزی کے قابل نہیں ہے اس لئے شفیع کو بھی حق نہیں ہے

کبیع میں سے کچھ لیوے اور کچھ نہ لیوے

(مادہ ۱۰۴۱) شفیع ہاں ہے لیکن یہ جہاں نہیں ہے کہ اپنا حق

دوسرے کو نہ کرے اگر لگا تو حق شفیع ساقط ہوگا

(مادہ ۱۰۴۳) اگر کسی شخص شفیع میں اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم

اپنا شفیع چھوڑ دیا تو شفیع اپنی سب بیع حق شفیع لگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد

ترک کیا تو شفیع ثانی اس کا حق نہیں ہے

(مادہ ۱۰۴۴) اگر مشتری نے شفیع بصر صرف زر ذاتی کچھ چیز زیادہ

شفیع کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دیا ہے قیمت ال بنا کے اور قیمت

زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری کچھ بنا کیا یا درخت لگائے تو

شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت بیع کے مع قیمت بنا اور درختوں کے دیکر لے

اور بھی اختیار نہیں ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے وقت اور بناؤ کہ ہاڑاؤ۔

کتاب دوم ۲۱۲

شرکتوں کا بیان اور اس میں یکمقدمہ اور انہ باب میں

مقدمہ اصطلاحات فقہ کے بیان میں

ماوہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے لئے آدمیوں کو ایک چہرہ میں خصوصیت ہو جاوے

تو یہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح میں اس عقد اور معاملہ کو کہتی ہیں جو اس
اختصاص کا سبب ہوا لئے شرکت دو قسم ہے۔

قسم اول شرکت ملک اور یہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے
مثلاً خریدنا یا بیہ لینا۔

دوم شرکت عقد اور یہ شرکتوں کے درمیان میں ایجاب و قبول ہو کر حاصل
ہوتی ہے اور دونوں قسموں کے تفصیل ان کے باہر آویگی اور ان دو قسموں کے

سوا ایک شرکت اباحت ہے وہ یہ ہے کہ شخص کو صلاحیت اور قابلیت
اس بات کی حاصل ہے کہ شے مباح پر اپنا قبضہ کرے یا مالک ہو جاوے۔
ماوہ (۱۰۴۶) تھمت تقسیم کر تیکو کہتے ہیں اور اس کے باہر اس کا ذکر آئے گا۔

ماوہ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہیں اور وہ کڑیو سے بنائی جاتی ہے اسکے
جمع جیطان ہے (یہ مخصوص اس ملک میں ہوگا ورنہ وہ ارٹھی اور اینٹ
اور پنہر کی ہے بنتی ہے۔

ماوہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام میں گزریں ان کو مارے کہتے ہیں۔
راہ مفتوحہ حایط۔ حایطہ عامہ ہے مارے

مادہ (۱۰۴) قناب تفتح فاف اوس نامے کو کہے ہیں جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائے جاتی ہے اسکی جمع قنوات ہے۔

مادہ (۱۰۵) مسات میم مضموم اور سین مفتوح اور لون مشدود وہ حد اور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کمزور پر قائم کی جاو اسکی جمع مسات ہے۔
مادہ (۱۰۶) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قائل کرنا ہے۔

مادہ (۱۰۷) ہیتر وغیرہ کارمین برہد بندگی واسطے رکھنا کہ اور اس پر قبضہ کر کے سکر لکھتے ہیں۔
مادہ (۱۰۸) اتفاق مال خسیج کرنیکو کہتے ہیں۔

مادہ (۱۰۹) انفقہ وہ درایم اور سامان و تیرہ کہ اپنے چاہج اور زندین خرچ ہوتا ہے۔
مادہ (۱۱۰) تقبل کسے کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے۔

مادہ (۱۱۱) مقاوضان عقد مقاضہ کے سرکیون کو کہتی ہیں۔
مادہ (۱۱۲) راس المال۔ رہا ہے۔

مادہ (۱۱۳) جو چیز کہ اپنے تحت سے حاصل کریں وہ ربح ہے۔

مادہ (۱۱۴) البضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ
فانہ سب صاحب مال کا حق ہی راس المال لبضاعت اور فتنے والا کو وضع

اور لینے والا سبضع ہے۔ اور سبھی دلال حق از خود کر سب سے بجا رہیں نہیں ہوتے ہاں بھی دلال عمید

باب اول شرکت ملک کا بیان اس میں تین فصل ہیں۔

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۰۶۰) ایک چیز میں دو شخص یا زیادہ شریک ہوں یعنی ایک چیز کسی آدمی کے
 ایسے سبب ہووے جو ملک کا سب سے مثلاً کئے آدمیہ سبب، ایک ذخیرہ ملک خرید
 بائعہ قبول کیا باوجود اس بات ہوے یا وہ ہونے ایسا مال مانا دیا یا
 انکی مال اس طرح مل گئے کہ اوہمن نہیں نہیں ہو سکتی ہے تو یہ سب اور مال میں
 حصہ دار شریک ہونگی۔ ایسے ہی اگر دو آدمیوں نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا ان کے گھر یا
 بہت کراؤ میں کل سب مال مل گیا تو یہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا انکا مال مشترک ہو گیا۔
 مادہ (۱۰۶۱) ایک آدمی کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپس میں مل گئے
 کہ تم نہیں ہو سکتے ہیں اور انفاقاً اوہیں کے دو کہوئی گئے تو ایک دینار ان دو کا
 مشترک ہو گا کہ دو دینار والا دو ٹلٹ اور ایک دینار والا ایک ٹلٹ کا ہمیں تحقیق ہے
 مادہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اخباری دوسرے جبرے۔
 مادہ (۱۰۶۳) شرکت احتیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اخبار سے پیدا ہووے
 مثلاً خریدنا یا بیعہ لینا یا وصیت لینا یا ایسے مال جو جدا جدا ہے ملا لینا۔
 مادہ (۱۰۶۴) شرکت جبرہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئے آدمی
 ایک مال کے وارث ہووے یا کئے آدمیوں کا مال بے ارادہ آپس میں مل گیا۔
 مادہ (۱۰۶۵) کئے آدمیوں کا ودعت کو شریک نہو کر لینا شرکت احتیاری ہے
 اور آندی سے کسی کا جبہ اوڑھ کر ایک گھر میں جا پڑا کہ جس میں کئے آدمی شریک ہیں
 شرکت جبرہ ہے اور وہ سب مشترک اوہ کے حفاظت کریں گے۔

مادہ (۱۰۶۱) پر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دویم شرکت دین۔

مادہ (۱۰۶۲) شرکت عین ایک مال موجود و معین میں جو کئی مشترک ہوں مثلاً ایک بکری میں کئی حصہ دار ہیں یا ایک زبور میں۔

مادہ (۱۰۶۸) شرکت دین۔ ایک کے ذمہ جو قرض ہے او میں کئی آدے اپنی حصہ موافق شریک ہو کر قرضہ دار ہو جائیں۔

فصل دوم اعیان مشترکہ میں تصرف کیونکر ہو سکتا ہے۔

مادہ (۱۰۶۹) جیسے اپنے ملک میں مالک بالاستقلال تصرف نہ کر سکتا ہے سب شرکا مال مشترک میں ایسے ہے باتفاق تصرف کر سکتے ہیں۔

مادہ (۱۰۷۰) سب شریکوں کو مل کر تصرف کر سکتے ہیں اگر ایک شریک کسی وجہ سے اجنبی ہو اور وہ تو اور شرکا منع کر سکتے ہیں۔

مادہ (۱۰۷۱) ملک مشترک میں ایک حصہ دار باجائز اور حصہ داروں کے بالاستقلال تصرف کر سکتا ہے بشرطیکہ اوروں کے حصہ میں نقصان اور ضرر نہ ڈالے۔

مادہ (۱۰۷۲) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہیں کر سکتا ہے کہ اپنا حصہ

میری ہا نہ بیچ دے یا میرا حصہ خرید لے مگر نئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہو سکتی ہے

موجود حصہ دار غائب ہے نہ وہ دین تو تقسیم کر سکتے ہیں اور اگر تقسیم کے قابل نہیں ہے

تو تباہ استعمال ہو گا کہ باب ثانی میں اسکا ذکر ہو گا۔

مادہ (۱۰۷۳) اموال مشترکہ کے مضاف حصہ داروں میں بقدر ان کے حصوں کے

تقسیم ہو گئے اگر ایک حصہ دار بہہ کہی کہ اس جانور مشترک کا دودھ اپنے حصے سے زیادہ لونگایا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہیں ہے۔

مادہ (۱۰۴) بچہ ما کے تابع ہے مثلاً گھسکا سائڈ گھوڑا کیلے گھوڑی پر پر گیا اور بچہ پیدا ہوا لو گھوڑی والی کا ہے اور کیلے کا بھوڑے کیلے کیلے بھوڑی سے جھٹے کہا با تو انڈی اور بچہ کیلے ہی والے کے ہیں۔

مادہ (۱۰۵) بہ شریک رہے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر یک دو شریک وکیل ہیں ہے تو ایک کو دو شریکے حصہ مین بے اجازت تصرف جائز نہیں ہے مگر جو ملی شریک ہیں ہر شخص حصہ دار کی اپنی حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمد و رفت راہ پر بھی اقتدار یہ حاصل ہے جو رہنے کے ساتھ متعلق ہے۔ مثلاً خیر کدے گھوڑا ایک شریک کے بے اجازت دو شریکے کدے دار کے کدے با عاریت دیا اور وہ کدے دار یا عاریت دار کے پاس جا کر رہ گیا تو وہ دو شریکے دار اس حصہ دار کے حصہ کا ضمان لیگا۔ یا مدت تک اپنی ہی استعمال مین جو لا با تو د بلا ہو کہ سمیت گھٹ گئے تو دو شریکے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار حصہ مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گھر مین رہا اور حصہ دار یا یہ اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا اور اس کے بے تعدے اگر گھر چل جائے تو ضمان نہ ہوگا۔

مادہ (۱۰۶) شریک مین ایک شریک نے زراعت کی تو دو شریکے دار

محصل میں سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جب تک کہ وہ مین رواج ہے کہ کاشتکار مالک زمین کو محصل میں سے ایک ربع یا ایک ٹلت دیتا ہے (مگر زرعت زمین کی قیمت گھٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لے گا۔ مادہ (۱۰۷) ایک شریک مال شریک کر ایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بھی کراہتین حصہ دینا۔ مادہ (۱۰۸) ایک شریک دوسرے شریک کے غیبت میں اس کے حصہ سے بے پھر نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اس کی رضامندی ہو کہ اس کا بیان آگے آنا ہے۔ مادہ (۱۰۹) شریک حاضر حصہ شریک غایب سے اس طرح نفع لے سکتا ہے کہ اس کو ضرر نہ ہو ورنہ تو رضامند ہے پر دلالت کرتا ہے۔

مادہ (۱۰۱۰) اگر حصہ شریک غایب ایسا ہے کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور تغیر ہوتا ہے تو غایب کے رضامندی نہ ہوگی۔ اسی لئے مشترک لبا کلاہینا اور مشترک گھوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت میں جائز نہیں ہے اور ان پر و نہیں کہ استعمال سے تغیر نہیں ہوتا ہے اس کے حصہ کا بھی استعمال جائز ہے۔ مادہ (۱۰۱۱) ایک حوبلی جو نصف نصف مشترک ہے اور استعمال سکوت سے تغیر نہیں ہوتی ہے اس لئے یہ بھی جائز ہے کہ ایک کے غیبت میں دوسرا چہرہ ہنی رہے اور چہرہ ہنی چوڑ دے یا باغیچہ ہنی ہی رہے مگر جب کہ اس کو عیال بہت ہو تو اس میں خوف تغیر رضامندی دلالت نہ ہوگی تو طہنا جائز۔ مادہ (۱۰۱۲) اگر حوبلی مشترک تقسیم ہو کر حصہ الگ الگ ہو گئی تو ایک حصہ دار

دوسرے حصہ میں بے اجازت اسکی غیبت میں نہیں رہ سکتا ہی پر حاکم غائب کے حصہ کو کرایہ دیکر زر کر کا رہ بخفاظت رکھی گا۔

ماوہ (۱۰۸۴) ہا باء لے نالش و بے حکم حاکم نہیں ہو سکتی ہے اگر ایک حصہ دوا حویلی میں بے اجازت مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ میں مدت تک رہا ویسا ہی میں تیرے حصہ میں رہونگا مگر چاہیں تو تقسیم کر سکتے ہیں اگر تقسیم ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے ہا باء ہوتی ہے مگر غیبت میں شریک کے جس قدر ایک شریک تمام حویلی میں رہا اتنی ہی مدت وہ شریک اڑ سکتا۔

ماوہ (۱۰۸۵) ایک شریک نے جو حاضر ہے حویلی مشترک کر رہا دی اور زر کر اپنے اپنے حصہ لیا اور اسکا حصہ محفوظ رکھا جائز ہے جب حاضر ہو اپنا حصہ لے گا۔
ماوہ (۱۰۸۶) اراضی مشترکہ میں ایک شریک دوسری شریک کے غیبت میں جب یہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سود مند ہے اور کچھ ضرر نہ ہوگا زراعت کر سکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بھی اتنی ہی مدت زراعت کرے گا۔ اور اگر یہ جانے کہ ترک زراعت سود مند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتا ہے تو ان دلائل نہیں ہے مگر شریک کل زمین میں زراعت نہ کرے گا اور اپنی حصہ میں کر سکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تھا تو نصف حصہ زراعت کر سکتا

اور سالِ آئندہ میں ہی اسی نصف کو زراعت کر یگانہ یہ کہ یک سال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اس پر ہی اگر کل زمین زراعت کے توجہ سے فراہم ہے زمین کو بونچا ہے وہ ضمان دیگا یہ سب امور جب میں کہ شریک حاضر نے بی اطلاع حاکم زراعت کے ہوتا عشر اور خراج ضایع نہوے اور اس وقت شریک دویم دعوی نقصان نہ کر سکیگا۔

ماوہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غایب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریکِ غایب پیچر محفوظ رکھ سکتا ہے اپنا حصہ پہلے کا لگا اب اس شریک کو اگر اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور غنم لے لے یا مع جائز کرے اور اس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

ماوہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اس لئے اگر شریک اپنا سب مال شریک کے پاس بے اجازت ودیعت رکھا اور تلف ہو گیا تو دوسرے کے حصہ کا ضمان دیگا دیکھو ماوہ (۷۰)۔

ماوہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریکِ ثانی کے ہاتھ یا کسی اجنبی کے ہاتھ بے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے۔ دیکھو ماوہ (۲۱۵) مگر اموالِ مختلط میں حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہیں بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصلِ اول میں مگررا۔

مادہ (۱۰۸) ایک وارث نے زمین موروثے میں باجارتِ شریک کا بائین اور وصی نابالغ کے تخمِ مشترک بویا تو حاصلِ مشترک ہوگا اور اگر اپنا ہی دلتے قلم بویا تو خاص اس کا ہوگا مگر اور وارثوں کی زمین پر بویا تو اس کا ضمان دیگا۔ دیکھو مادہ (۹۰)۔

مادہ (۱۰۹) بے اجازت اور وارثوں کے ایک وارث نے شریک سے کچھ روپیہ لے لیا اور تجارت کے اوسمیں نقصان آیا تو یہ نقصان اس کے ذمہ ہوگا کیسے نفع کا بھی وہی حق ہوگا اور وارثوں کو اوسمیں حق نہ ہوگا۔

فصل ثالث دیونِ مشترکہ کا بیان۔

مادہ (۱۰۹) دو آدمیوں کا یا زیادہ کا دین ایک کے ذمہ ایک سے سب سے ہے تو وہ سب اوسمیں مشترک ہوں گی اور اگر سب ایک نہیں تو دینِ مشترک نہیں چھوڑا گیا ہے۔

مادہ (۱۰۹) جیسا اشیاءِ مشترکہ میں سب وارث موافق حصوں کے مشترک ہوتے ہیں ویسا ہی دین بھی ان کے حصوں کے موافق مشترک ہوگا جو کسی کے ذمہ ہے۔

مادہ (۱۰۹) ایک شخص نے کئی آدمیوں کا مال تلف کیا اور اس پر ضمان لازم آیا تو اس ضمان میں سب شریک ہوں گے۔

مادہ (۱۰۹) دو آدمیوں نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہ قرض دونوں کا مشترک ہوگا جب تک کہ ایک نے جدا جدا قرض دیا تو یہ قرض مشترک نہ ہوگا بلکہ ہر شخص جدا جدا قرض خواہ بری گاہ ہوگا۔

ماوہ (۱۰۹۵) اگر ایک صفحہ میں ایک مال مشترک بچا گیا اور تفصیل حصہ کے مذکور نہ ہوئی تو زمین سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک حصہ الگ الگ بیان ہوگا اور اس کا یہ حصہ ہے اور دوسری کا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اسی شیروں پر۔
 - ملے حاصل اور جو تہی کا حصہ اتنے رویہ سہلہ غیر خالص تو زمین میں سب حصہ دار ہر گئے بلکہ اپنے حصہ کے موافق سب فرض خواہ زمین گے۔

ماوہ (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک صفحہ میں ایک قیمت سے بیچے تو زمینیت دونوں کا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے اپنے قیمت جدا جدا بیان کر دے تو مشترک نہ ہوگی بلکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا۔

ماوہ (۱۰۹۷) دو آدمیوں نے جو کہ کے دین کے کفیل تھے اپنے مال مشترک میں سے اداسکا دین ادا کیا تو وہ دونوں مکفول غنہ پر مشترک طالب رہیں گے۔
 ماوہ (۱۰۹۸) ایک نے دو شخصوں کو کہا کہ میرا دین ادا کر دو انہوں نے اپنے مال مشترک میں سے دے دیا تو دونوں اس شخص پر مشترک طالب رہیں گے۔ اور اگر ایک الگ اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہ ہوگی۔

ماوہ (۱۰۹۹) دین جب مشترک ہو تو ہر ایک اپنا اپنا دین ہلادہ طلب کریگا اور جو کوئی اپنا دین کہہ کر لے گا اس میں دوسرے کو حق نہیں ہے۔
 ماوہ (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کریگا

اور اگر ایک حصہ دار معذور نہ ہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالین کر کے اپنا حصہ مدیوں سے لے سکتا ہے۔

ماوہ (۱۱۰۱) دینِ مشترک میں سے جو حصہ دار وصول کر لگا وہ اس میں اور کچھ بھی حصہ دیتا رہے گا نہ یہ کہ خاص آپ ہے لیلیوے۔

ماوہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دینِ مشترک میں سے وصول کیا اور وہ اس کے پاس تلف ہو گیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے مطابق اس سے صمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصوں کا دینِ مشترک نصف نصف ہے ایک شخص نے پانچ سو قرش وصول کر لئی اور اس کے پاس تلف ہو گئی تو دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑھائی سو قرش لے گا اور پانچ سو باقی قرض دار پر مشترک قرض رہے گا۔

ماوہ (۱۱۰۳) دینِ مشترک میں سے اسے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیوں سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع میں شریک نہ ہو گا مگر دوسرا حصہ دار بمقدار اپنی حصہ کے بابت قیمت متاع کے اس سے ضمان لے گا اور اگر دونوں متفق ہو گئے کہ یہ مال دونوں میں مشترک رہے تو ہو سکتا ہے۔

ماوہ (۱۱۰۴) دینِ مشترک کے ایک شریک نے مدیوں سے کپڑہ لیکر صلح کر لیا تو اب اس کو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑوں میں سے حصہ دیوے یا جو مدیوں پر حق باقی ہے اس میں سے اس کو حصہ دلوا دیوے۔

ماوہ (۱۱۰۵) دینِ مشترک میں سے ایک حصہ دار نے کل دین یا جو دین وصول کر لیا

اپنی حصہ میں کچھ مال خود لیا باندو نئے کسی مال پر ہمدار اپنی حصہ کے
 صالح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جائز رکھے
 اور اپنا حصہ لے لےوے جیسا اپنی سان ہوا اور جا ہی یہ معاملہ جاری نہ
 اور اپنا حصہ لے لےوے اور اگر مدیون کے پاس دین دینی کہ نہ ہا ہو
 یہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لےوے گا
 اور دوسرے حصہ دار لے اگر اس کے معاملہ کو پہلے جائز نہ رکھا تھا تو اب
 اس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع نہ ہوگا۔

ماوہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا
 اور بے نقدے اسکے پاس سے تلف ہو گیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان دیا
 کہ چونکہ فقط اپنا حصہ لیا تھا اور بامے فرض شریک کا ہے۔

ماوہ (۱۱۰۷) ایک حصہ دار نے قرضہ دار کو اپنی یہاں کیسے کام کے لئے
 بمقدار اپنی حصہ کے فردورے پر لگا بانواں شریک اپنی حصہ کے مقدار
 اسکی اجرت میں سے صماں لے گا۔

ماوہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیون سے کچھ رہن لے لیا
 اور رہن اس کے پاس تلف ہو گیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار
 ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصف نصف دونوں کے مشترک تھے ایک
 شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہو گیا تو اسے

نصف دین ساقط ہو گا دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اثر ہائی سود میں حصہ دار سے لے لیا گیا
 مادہ (۱۱۰۹) ایک قرض خواہ نے اسی حصہ پر سبکو مدیون سے کفیل لیا
 با اپنی حصہ کا کسے پر حوالہ کیا تو حنا ردیہ کفیل سے با حوالہ والے سے وصول
 کیا اور مین دوسرا حصہ دار یہی شرک ہو گا۔

مادہ (۱۱۱۰) ایک حصہ دار اپنا حصہ مدیون کو ہر کر دے یا ابرا کر دے
 نو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سبب سے شرک کے حصہ کا ضامن نہ ہو گا۔
 مادہ (۱۱۱۱) ایک شرک نے ایسی مدیون کا مال تلف کر دیا اور مدیون نے
 اپنی مالکی قیمت اسکے حصہ میں مین سے پوری لے لے نو دوسرا شرک اپنی
 حصہ کے موافق اس سے لے گا لیکن اگر شرک کا قرض دین شرک سے پہلے
 مدیون پر نہ تھا تو مال تلف کا ضامن اس دین مین سے ادا ہو گا ورنہ شرک کو
 اسکے شرک کو اختیار نہیں ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے۔
 مادہ (۱۱۱۲) ایک قرض خواہ دین شرک کے ادا کے نئی بے اجرت اور شرک کو
 مدت مقرر نہیں کر سکتا ہے۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیوں کے ہاتھ اپنا کچھ مال بیجا بیجا بخش دیا
 بمقدار اسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کرے گا اگر ایک دوسرے کے لئے کفیل نہیں ہے۔
باب دوم تقسیم کے بیان میں اس میں نو فصل ہیں۔

فصل اول تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان -

ماوہ (۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کر دینا یعنی ہر ہر حصہ کو کے مقیاس کے

ساتھ مثل گز یا وزن یا کیس کے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتے ہیں۔ آگہ و خطبات کا چوتھا باب ہے جس میں معین ہیں

ماوہ (۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے ایک ہے کہ جس حصہ کے ہر ہر دو میں مشترک ہیں انکو

ایک ہی فرد میں جمع کرنا مثلاً سس مری مشترک کو میں دہائیہ ہر وقت یہ مکرنا اسکو

نقسم جمع کہتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک سے معین میں

معین کرنا مثلاً ایک قطعہ زمین کو دو ٹکروں میں تقسیم کرنا اسکو بنقسم بفریق اور بنقسم فرد ہیں

ماوہ (۱۱۶) بنقسم افراز اور مبادلہ کے ساتھ جو ہوتے ہیں اسکی یہ مثال ہے

کہ ایک کل گھون جو نصف نصف مشترک میں تو اسکا ایک ایک نصف نصف

مشترک ہے تو اسکی برابر دو حصہ کرنا قسمہ اجمع ایک کو ایک حصہ دینا

اور دوسرے کو دوسرا حصہ دینا گو با یہ حصہ جدا کر کے اسکے حصہ کے بدلہ اسکو دیا

اور دوسرا حصہ جدا کیے اسکے حصہ بدلے اسکو دیا۔ ایسے ہی بقطعہ زمین

جو نصف نصف مشترک ہے اور ہر ہر خیر میں نصف نصف حق ہے یہ قسمہ بفریق

دو حصہ برابر کرنا اور اسکو ایک حصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا اور اسکو کچھ اسکے

حصہ کے بدلے دینا ہے۔

ماوہ (۱۱۷) منکبات میں غالباً قسمت افراز ہونی ہے ایسے اگر ایک حصہ

دار کی غیبت میں اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جائز ہے ورمیب نگ

حصہ دار غائب اگر پنا حصہ۔ بلکہ یہ تقسیم کامل نہ ہوگی اس لیے اگر عاص کا
 حصہ تلف ہوگا وہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دو نوٹمن نہ کر ہوگا۔
 مادہ (۱۱۱۹) قیمتی چیز وہیں غالباً تمام مساوار ہوئی ہے اور مساویہ اس میں ہوتا
 مانجکرم فاضی۔ نو نوٹمن احازب نہ کر غائب کے فضا۔ یہ تقسیم کر کے
 اس حصہ لیا جائز نہیں ہے۔

مادہ (۱۱۱۹) مکبلات اور موزونات اور عددیات معارف۔ مثلاً اء وٹ
 اور انڈے مثلیات میں اور ظروف باعتبار اختلاف صنعت کے اور
 موزونات معارف۔ سب قیمتی ہیں اور گہون جس میں جو لیے ہوئی ہیں قیمتی ہیں
 یہی ہر شے جو خلاف جنس سے اس طرح حلط ہو جاوے کہ تمیز نہ ہو سکے تو یہی
 ہو جائیگی اور اگر سے ناہی کی چیزیں بے قیمتی ہیں اور جازم اور شرطی ہو
 گزروں کے حساب سے کہتی ہے اور اون میں تفاوت بہت نہیں ہے
 وہ سب مثلی ہیں اور حیوانات اور وہ عددیات متفاو نہ جنکی قیمت میں
 تفاوت بہت ہے ہر بوز وغیرہ سب قیمتی ہیں اور قلمی کتابیں قیمتی ہیں اور
 چہا بہ کے کتابیں ہلی ہیں۔

۵۰ (۱۱۲۰) قیمت الجمع اور صمدہ الفرق دو نوٹمن و دو قسم میں قیمت الرضا
 فی القضا۔

دو نوٹمن دار اس میں با عاصی کے پاس رہا ہے ہو کر تقسیم

کر لین وہ قسمت الرضا ہے ۔

ماوہ (۱۱۲۲) قاضی بروقت طلب دار و جکو مت تقسیم کر داسکو تقسیم قضا کہتے ہیں
فصل ثانی نے تقسیم کے مشروطوں کا بیان ۔

ماوہ (۱۱۲۳) شرط یہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلئے دین مشترک قبضہ سے
پہلے تقسیم نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگوں پر قرض چھوڑ کر مر گیا تو
اسمیں وارثوں نے اس طرح تقسیم کر لیا کہ فلاں کے ذمہ کا قرض فلاں وارث
لیوی اور فلاں کے ذمہ کا قرض فلاں لیگا صحیح نہوگا اور اس طرح ہر ایک
وارث جو وصول کریگا اسمیں سب وارثوں کا حق ہے دیکھو فصل ثانی
باب اول ۔

ماوہ (۱۱۲۴) بدون افراد حصوں کی تقسیم صحیح نہیں ہو سکتی ہے مثلاً ایک حصہ نے
کہا کہ گھوٹکے اس دھیر میں اس طرف سے تولیے اور اس طرف سے ملتا تقسیم صحیح ہو
ماوہ (۱۱۲۵) شرط یہ ہے کہ مقسوم سب کا کافیت تقسیم کے ملک ہو اسلئے
اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حصہ از نکلا تو تقسیم باطل ہوگے اور ایسی
اگر مقسوم میں کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور
دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو
تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکاء میں مشترک اور اگر کوئی ایک
میں کسی مقدار کا یا کسی جو مشترک کا حصہ از نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار

کہ با تقسیم فتح کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جس میں اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لے لیا
مثلاً قطعہ زمین ۱۶۰ گز ہے دو آدمیوں نے نصف باٹ لیا ایک شخص
آدھی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فتح کرے یا جسکی حصہ میں
اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۴۰ گز زمین لے لے اور اگر دو نو حصوں میں ہے
کے مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم ہو گے اور اگر اس کا
حصہ دوسرے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار ہو گا گویا اس ایک حصہ
میں یک مقدار میں کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو
اختیار ہے کہ تقسیم فتح کرے یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے۔
مادہ (۱۱۲۶) نصولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہوئے فعلے
مثلاً ایک شخص نے کسی کا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جائز نہ ہو گا اگر اصل مالک
یہ کہے کہ نو نے اچھا کیا اور اپنی حصوں پر تصرف مالکانہ کیا یعنی اپنا حصہ
بیچ ڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہو گے۔

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہ ہے کہ تقسیم حصوں کی بجائے سبھاں برابر ہو اور اس میں نقصان
فاحش نہ ہو اسلئے غبن فاحش کا دعویٰ تقسیم میں سنا جائیگا لیکن جب شریکوں نے
اپنا اپنا حصہ جدا کر اپنی قبضہ میں کر لیا دعویٰ غبن مسموع نہ ہو گا۔

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم راضی بین سب حصے والوں کی رضامندی شرط ہے اسلئے
اگر ایک موجود نہ ہو قسمت لرضایع نہ ہو گے اور اگر ان میں سے کسی نے اسکا ولے

وہی اسکے قائم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولے ہی نہ وہی ہے تو حاکم کے حکم پر
موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفی ایک شخص مقرر کر کر تقسیم کرادے گا۔
ماوہ (۱۱۶) قسم الفضا میں دعویٰ کرنا شرط ہے یعنی جب حاکم کے یہاں
کوئی ناسن نہ کری تو حاکم جبراً تقسیم کرے گا۔

ماوہ (۱۱۷) اگر کسی مصلیٰ والے تقسیم کا دعویٰ کریں اور یک جا ہی کہ تقسیم نہ ہو تو اگر
مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کرے گا اس کا ذکر فصل ثالث میں اور فصل رابع میں آتا ہے
ماوہ (۱۱۸) مال قابل تقسیم وہ ہے کہ جو منفعت اس سے مقصود بعد تقسیم کے بے
لے جاوے یعنی تقسیم کے بعد ایسا نہ ہو کہ منفعت نہ بچا سکے۔

فصل سوم قسمت جمع کے بیان میں۔

ماوہ (۱۱۹) جتنی خیرین ایک جنس کے ہوں اور ان میں قسمت الفضا جاری
ہو سکتی ہے یعنی حاکم یک شخص کو بلا کر تقسیم کر سکتا ہے مثلاً ہو یا قیمتی۔
ماوہ (۱۲۰) وہ مثلاً کہ جنکی جنس ایک ہو اور اسکے افراد میں فرق و
تفاوت بھی نہ ہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہ ہوے ہر شخص اپنا
تمام حق لیکر مالک ہو سکتا ہے مثلاً گچہ گیہوں و شخصوں میں مشترک ہیں تو
انکا موافق حصوں کے تقسیم کرنے سے اور ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے
مالک متقل ہو جاتا ہے اور اتنی درہم سونا گلا یا ہوا اور اتنی او فیہ چاندے
گلائی ہوئی اور اتنی وزن کا تانبا اور لوہا یا تانکا کپڑا اون کا یا انکا کپڑا برابر ہوا کہ

مانی انڈی سب قسم شلیات ہین۔

ماوہ (۱۱۳۳) قینی جنس دانے چیرن اگرچہ سنگ افراد میں تعاون ہو
گویا باعتبار اونکے جڑ بڑھونیکے قابل تقسیم ہونے کی بنا پر انھیں لکریاں دوا دیو
مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنی حصہ میں لے لی اس طرح سو
اونٹ اور سو گامی۔

ماوہ (۱۱۳۵) قسم القضا اجناس مختلفہ میں جاری نہو گے یعنی جتنی چیزیں مختلف
مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتی یعنی حاکم کو یہہ جائز نہیں کہ یک
شریک کے نالش پر قیمت جمع تقسیم کر دی مثلاً ایک شریک کو کس قدر
گیہون دی دیوی اور دوسرے کو اسکی مقابلہ میں کس قدر جو دی
اور تیسرے کو اسکی مقابلہ میں لکریاں دی دیوے اور چوتھی کو اسکی
مقابلہ میں اونٹ یا گامی دی دیوے اور پانچویں کو تلوار دی دے
اور سیکو حویلی دیوے اور سیکو دوکان یا اسباب دی دے
تو جائز نہیں ہے لیکن اگر شرکا آپس میں ملکر تقسیم اس طرح کر لین تو جائز ہے۔
ماوہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شے معدنی کے بنی ہوئی ہون مگر
باعتبار ساست اور گہرت کے علیحدہ علیحدہ ہوں تو وہ مختلف اجناس تصور ہوتے ہیں۔
ماوہ (۱۱۳۷) ریور اور بڑے موتی اور جو اہر مختلف اجناس میں مگر جو باجوہ
اور جوئے موتی کے قیمت میں کچھ تفاوت نہیں ہے اور الماس متحد اجناس میں ہے۔

ماوہ (۱۳۸) حویلیان اور دو کافین اور اسباب مختلف الجنس میں
 بنسبتہ جمع تقسیم نہیں ہو سکتی ہیں مثلاً ایک شریک کو ایک حویلی اور دوسرے
 ایک حویلی قسمت قضا دیوں جائز نہیں بلکہ بوجہ قسمت تفریق دسکتی ہیں
 فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان میں۔

ماوہ (۱۳۹) جس شے میں شریک کے حصہ کر نہیں کئے شریک کا ضرر نہ ہو تو وہ
 قابل قسمت مثلاً قطعہ زمین کے کئے ایسے حصہ کئے جادیں کہ ہر حصہ میں مکان
 بن سکتا ہے یا درخت لگائی جاسکتے ہیں یا کنوی کہودا جاسکتا ہے۔
 یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ
 ایک منزل مردانہ اور دوسرہ زنانہ ہے کہ منفعہ سکونت ہر حصہ میں
 قائم اور ہر حصہ کو ایک ایک گھر پورا مل سکتا ہے۔ اسی لئے اس قطعہ میں
 اور اس دو منزلہ حویلی میں قسمت قضا جائز ہے۔ یعنی اگر ایک شریک
 تقسیم کا مانگے تو دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کر ادیگا۔

ماوہ (۱۴۰) اگر تقسیم میں ایک کا حصہ ایسا ہی کہ اس میں اسایش مقصود
 قائم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اس میں منفعہ مقصود سکونت
 وغیرہ حاصل نہیں ہے اور اول مدعی تقسیم ہے حاکم تقسیم جبراً کر ادیگا مثلاً
 ایک حویلی میں ایک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اس کو ہر طرح کا آرام حاصل
 ہو سکتا ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا چھوٹا ہے کہ اس میں آرام نہیں ہو سکتا

ماوہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے صر رہو ماسے تو تقسیم نہ ہو سکیگا
 مثلاً چکی اگر تقسیم ہو وئی تو کسی کام کے قابل نہیں رہی ہے اسلئے اگر ایک حصہ
 دار مدعی ہو جو حاکم جبر انصاف مگر گا اگر آپس میں راضی ہو کر تقسیم کر لیں تو چاہے
 اور ایسی ہی تمام اور کنوا اور بانی کے مالے اور چھوٹے کو ٹھہری اور دیوار
 خود و گہر و نین مشترک ہو تقسیم ہیں ہو سکتی ہیں اور ایسی ہی جو چیز بدو ن توڑ
 اور کاٹنی کے تقسیم نہ ہو سکیگا اسکا بھی یہ حکم ہے مثلاً گوتی جانور اور زمین
 اور گاڑی اور حصہ اور مہر کا لکھنا ان سب میں تقسیم جبراً نہیں ہو سکتی ہے۔
 ماوہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہو کر تقسیم نہیں ہو سکتی ہے
 ویسے ہی اس کے جوڑ اور جلد جلد ہو کر تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔

ماوہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ میں مشترک ہیں اور اگر سب کو
 اوس میں حق ہو رہا نہیں ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہیں تو
 اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قائم رہی گا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم
 نہیں ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئے اگر راستہ اور بھی ہے کہ وہ اسی
 راستہ کا محتاج ہیں تو تقسیم کر سکتی ہیں۔

ماوہ (۱۱۴۴) سیل کا بھی یہی حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد
 ہر شخص کو مالے بانی کے جاری ہونیکے لئے جدا جدا مل سکتی ہے یا ان کے
 لئے سوائے اس مالے کے اور بیچے مالیاں بانی کے ہیں تو تقسیم ہو سکتی ہیں ورنہ

ماوہ (۱۱۴۵) جیسا یہ جائز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بھکرا دھمن
حق مرور قائم رکھ سکتا ہے ایسے ہی یہہ ہے جائز ہے کہ دو شرک زمین
مشترک تقسیم کر لیں اور رقبہ زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسرے کو فقط حق
اوس میں ہے ۔

ماوہ (۱۱۴۶) جسا ایک دیوار حوٹلی کی تقسیم میں دو نہ کو نہیں مشترک ہو سکتی ہے
وہی ہی یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک حاصل ہو وے۔
فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا سان۔

ماوہ (۱۱۴۷) مال مشترک کیلٹا کیل سے اور موزونات وزن سے اور
عد دیات شمار سے اور گڑ سے ناپنی کے چیز بن کر سے تقسیم کرنا چاہی۔
ماوہ (۱۱۴۸) زمین تو گڑ سے ناپنی جاتے ہے مگر درخت اور بنا تقسیم ہوئے
ماوہ (۱۱۴۹) ایک حصہ میں علمہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ میں علمہ کم
قیمت کا ہے تو اس حصہ میں اگر زمین زماوہ کر کے میب ہو وے کے جاوی
تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہو کر حسبہ رکم ہے اور بقدر نقد دیا جاوے۔

ماوہ (۱۱۵۰) دو منزل حوٹلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت
اگنی جانی اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہی۔

ماوہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والوں کو لازم ہے کہ حوٹلی کا نصف الگ اور تالیس اور
سب زمین پیمائش کر لیں اور علمہ کی قیمت ایک معن اور حصہ الگ کر لیں۔

اور راسطرح کر لیں کہ اسے دوسرے سلاقہ مزہ اور قیہ شرب
اور حق میل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کر لیں اور حصہ اول و دوم و سوم
مقرر کر لیں پھر قرعہ اسطرح ڈالیں کہ جبکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اول اور جبکا
نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ سوم یاوے

اور علیٰ ہذا الفیاس۔

مادہ (۱۱۵۲) وظایفِ سلطانی اگر لوگوں کی زندگی کی حفاظت کے لئے ہے

تو ان پر برابر تقسیم ہو گئے عورتوں اور بچوں کا نام دقیرین و یتیمین

ہوتا ہے اور اگر عمارات اور مکانات کی حفاظت کے لئے ہیں تو حصدقہ

کے عمارت اور املاک اس کے حفاظت میں ہے اور حصدقہ و طیف ہے ہوگا

دیکھو مادہ ۷۷ العزیم بالغنم۔

فصل ششم حیات کے بیان میں۔

فصل ششم حیات کے بیان میں۔

ما وہ (سہ ۱) حصہ میں خیار شرط اور ویت اختیار عیب جاری ہوتا ہے
 ویسا ہے تقسیم میں بہ ہوتا ہے مثلاً البسین راضی ہو کر اس طرح تقسیم کیا کہ ایک
 حصہ میں اتنی گیلہوں اور دوسرے کے حصہ میں اس قدر جو او تیسرے کے اتنی
 مکربان اور جو تہہ کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہ شرط کے کہ اتنی
 دیکھا ہو احیاء ہے تو اس مدت میں چاہیں تقسیم رکھیں چاہیں فسخ کریں
 اور اسے ہی اگر لے دیکھیں تقسیم کیا اور پھر حصہ عیب دار بچاؤ چاہے تقسیم

مول کرے چاہے تقسیم رد کرے۔

مادہ (۱۵۴) قیامت متحرکہ انجنس کی تقسیم میں خیار شرط اور خیار ردیت اور خیار عیب جاری ہوتے ہیں مثلاً سو کبریاں آپس میں تقسیم کر بن اور اگر یہ شرط کے کہ اتنی نکلا اختیار ہے تو اس مدت میں جاہل قبول کر بن جاہل رد کر بن اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی کبریاں نہ دیکھی ہیں تو دیکھنی پر اختیار ہے اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اونہیں نکلا تو بھی اختیار ہے۔

مادہ (۱۵۵) مثلثات متحرکہ انجنس میں خیار شرط اور خیار ردیت نہیں ہوتا ہے مثلاً گھوڑا بجا شرط یا بجا ردیت آپس میں تقسیم کے نو دعوے چار معتبر نہ ہو گا مگر بجا عیب معتبر ہو گا کہ گھوڑا نہیں عیب نکلا تو تقسیم رد ہو سکیگی۔

قسط مضمون تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان۔

مادہ (۱۵۶) ابی اپنی حصہ کے پورا لے لیے سے تقسیم نام ہو جاتی ہے۔

مادہ (۱۵۷) جب تقسیم نام ہو چکی پہر اس سے رجوع کرنا حایر نہیں ہے۔

مادہ (۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اکثر کے حصہ تو نکل چکی اور بک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رخصت

تو تقسیم کرنی سے رجوع کر سکتی ہیں اور اگر قسمت ہے تو رجوع نہیں ہو سکتی ہے۔

مادہ (۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپس میں راضی ہو کر جاہل کہ اقالہ کر لین تو

جائز ہے مال جسیا پہلے تھا ویسا ہی مشترک کر دین۔

مادہ (۱۶۰) اگر تقسیم پہلے بن دین بن ہو موصح مؤخر دین دین ہو موصح مؤخر دین دین ہو

ماوہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہ ظاہر ہو کہ مورث قرضدار مر گیا ہی تو تقسیم
فسخ ہو گے یا سب وارثوں نے قرض ادا کر دیا یا قرض خواہوں کو معاف
اور ابرا کر دیا یا مورث نے اور مال ہے چہرہ کہ دین اوس ادا ہو سکتا تو تقسیم ہو

فصل ششم تقسیم کے احکام

ماوہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہو جاتا ہے کہ کسی کو ادین
کچھ علامہ نہیں رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ میں جس طرح چاہی تصرف کر سکتا ہے
جیسا باب ثالث میں بیان ہو گا ایک حویلی جو دو شخصوں میں تقسیم ہو دئے
ایک کے حصہ میں عملہ آما اور ایک کے حصہ میں زمین زمین والے کو اختیار ہے
چاہے درخت لگا دی جائے کنوا کہو دے جائے نہ جاری کرے یا جتنا چاہے
بلند مکان بنادی عملہ والے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس کو منع کرے اگرچہ اس کی ہوا اور

دھوپ رک جاوے۔

ماوہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم میں بے ذکر درخت بھی داخل ہونگی اور اگر سامان
اور عملہ تقسیم ہے تو او س میں درخت بھی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ میں درخت
اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچھ حاجت ذکر عام کی نہیں ہے کہ یہ کہے

تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتھ تقسیم ہوئی۔

ماوہ (۱۱۶۴) زمین اور سامان کے تقسیم میں بے ذکر صریح زراعت اور میوہ جات
داخل نہیں ہونگے اگر ان کا ذکر نہیں آیا تو بدستور مشترک زمین گئے خواہ تقسیم

وقت الفاظ عام مثل جمع حقوقہا مذکور ہوں یا نہوں۔

ماوہ (۱۱۶۵) حق الطريق اور حق السبل بہر حال تقسیم میں داخل ہیں یعنی جس کے حصہ میں واقع ہونگے اسی کا حق ہو سکے ذکر ہوا یا نہو۔

ماوہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت بہہ شرط کے گئی کہ طریق اور سبل دوسرے کے حصہ میں ہے تو شرط معتبر ہے۔

ماوہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ میں آگیا مگر یہ شرط نہیں ہے کہ اوس کے ساتھ باقی رہے گا اگر دوسرے طرف بہا جاسکتا ہے۔ تو بہر حال وفی تقسیم کے لفظ عام جمع حقوقہا کہا گیا با کہہ گیا اگر راستہ دوسرے طرف پھرنے کے قابل نہیں ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا ہی باقی رہے گا اور اگر وہ لفظ عام مذکور نہیں ہوا تو تقسیم فسخ ہو جائیگی اور سبل کا حکم یہ ہے۔

ماوہ (۱۱۶۸) دو شخصوں کی ایک حویلی مشترک ہے اور اوہمن دوسرے گھر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہیں تو راستہ والا منع نہیں کر سکتا ہے مگر یہ دونوں اوس کا راستہ ویسا ہی رہنی دین گے جیسا تھا اور بیع اس حویلی کے مع اس راستہ کے کہ باتفاق ان تینوں کے ہو سکے اگر یہ طریق تینوں میں مشترک ہے تو اوس کی قیمت بھی تہائی تہائی تقسیم ہو گے اور اگر یہ طریق کا اول حویلی والا نکالتا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو ہر شخص اپنا حصہ لے گا اور

نہیں مع حق مرد کے اور بے حق مرد کے قیمت کی جاتی فاصل بوجھ مرد و
والے کا ہے اور بات نہ ملے والو کا حق ہے اور سیل مانند طریق کے ہے
یعنی جب حق مسل خوبی مشترکہ میں ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہے و اسکا ہوا جائیگا
ماوہ (۱۱۹) ایک حوبلی کے میدان میں کسے کا کچھ کہ یہ گہرا لے رہا ہے اسے
چلی میں حوبلی والے چاہی ہیں کہ حوبلی آجیں قسم کر اس کو گہرا والا او کو منع نہ
کر سکتا ہے مگر ضروری ہے کہ اس گہرا والے کا اسے رکھیں گے۔

ماوہ (۱۲۰) ایک حوبلی کے دو حصہ تقسیم ہوتی اور دو نو حصوں میں ایک دو اور
مشترک ہے کہ ایک حصہ کی کڑیوں کے سرے اس دو اور پر ہیں اور دوسرے
سرے اور دیوار پر ہیں اور اس تقسیم کے بہت قرار یا باتھا کہ یہ کرمان اوٹھائیں
تو اوٹھائی جاویں ورنہ نہیں اور ایسی ہی دو حصہ والو نکلے درمیان ایک
دو اور ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیاں اوپر رکھے ہوئی ہیں اور کچھ چھوٹے
ماوہ (۱۲۱) ایک حصہ کے درختوں کی ڈالیاں دوسرے حصہ پر چکے ہوئی ہیں اگر قیمت
تقسیم یہ ہوا تھا کہ کاٹ ڈالیں گے تو کاٹ ڈالیں ورنہ نہیں۔

ماوہ (۱۲۲) ایک حوبلی مشترک کا طریق خاص میں حق مرد ہے اور حوبلی جو تقسیم
کی گئی تو سب حصہ والے اس طریق خاص میں کشمیر کی (تبی) اور دروازہ
نکال سکتی ہیں اور کوچ والے اسکو منع نہیں کر سکتی ہیں۔

ماوہ (۱۲۳) تقسیم سے پہلے ایک حصہ والے نے جانی مشترک میں کچھ مکان بنایا

اب تقسیم کے وقت اگر بنانی والے کے حصہ میں وہ مکان آیا تو بہر ورنہ جبراً ثور و ادنیٰ
فصل نہ سمجھا یاۃ کے بیان میں۔

ماوہ (۱۱، ۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہیں۔

ماوہ (۱۱، ۵) مثلثات میں مہایاۃ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ قیمتی چیز وغیرہ نہیں ہو سکتا ہے
کیونکہ جب تک وہ باقی میں اشباع ممکن ہو گا۔

ماوہ (۱۱، ۶) مہاباۃ دو قسم ہے یک مہاباۃ زمانی کہ اسپین یہ قرار پاتی کہ
زمین مشترک کو یہ شخص ایک سال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا
حوالی مشترک میں ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال۔

دویم مہاباۃ مکانی کہ دونوں اسپین شہر الدین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے
اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حوالی مشترک میں ایک جانب ایک رہے
اور دوسرے جانب دوسرا یا گھر وغیرہ ایک گھر میں ایک رہے اور دوسرا دوسرے گھر میں۔

ماوہ (۱۱، ۷) جب ایک جانور میں مہاباۃ ہو سکتا ہے کہ باری باری ہر شخص
اوسکو استعمال کرے ایسا دویوانو نہیں ہو سکتا کہ ایک ایک کو دوسرا دوسرا استعمال
لاوی

ماوہ (۱۱، ۸) مہایاۃ زمانی میں حقیقت میں مبادلہ ہے یعنی یہ حصہ دار کی سال
اس حویلے میں عبوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلے میں
رہیگا اسینے ذکر مدت ضرور ہے۔

ماوہ (۱۱، ۹) مہاباۃ مکانی کو یا تقسیم افراز ہے یعنی اس مہاباۃ سے پہلے

ہر حدود لے کو ہر ہر فرد میں حق منفعت ہے پس اسنی ایک جانب اپنا حق منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حق منفعت جمع کر لیا اسلئے اس میں ذکر و تعین مدت لازم نہیں ہے۔

ماوہ (۱۱۸۰) جب ماہیہ زمانیہ میں فرع سے تعین کرنا جائز ہے کہ سال و اوس میں کون رہے اور سال دویم کون رہے ایسا ہے ماہیہ مکانیہ یہ ہے فرع ڈالنا جائز ہے کہ اس قطعہ میں کون رہی اور اس قطعہ میں کون رہے۔ ماوہ (۱۱۸۱) اگر اشیا متعینہ میں ایک شخص ماہیہ کا مدعی ہے اور دوسرا ناراض ہے اگر ان میں ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو ماہیہ جبراً ہو سکتا ہے اور اگر مختلف ہے تو نہیں ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص چاہتا ہے کہ ایک گہر میں رہے اور دوسرا دوسرے گہر میں تو ماہیہ جبراً ہو سکتا ہے اور ایک جاہلی کہ میں گہر میں رہوں اور دوسرا زراعت کیلئے باوہ رہے اور میں حمام کا کرایہ لوں تو بے تراضی جبراً ماہیہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ماوہ (۱۱۸۲) قابل تقسیم میں ایک شخص مدعی تقسیم ہے اور دوسرا مدعی ماہیہ تقسیم کا دعویٰ جاری ہوگا۔ اور ایک شخص ماہیہ کا خواہاں ہے اور دوسرا ناراض ہے ماہیہ جبراً ہو سکیگا۔

ماوہ (۱۱۸۳) جو چیزیں کہ قابل تقسیم ہیں میں ان میں ماہیہ جبراً ہو سکتا ہے۔ ماوہ (۱۱۸۴) جو چیزیں کہ عیام منفعت اور عیام آرام کے لئے بنائی گئی ہیں

اور کرایہ پر جاری کی جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسم کر لے رہیں مثلاً گشتی حکمی
 قہوہ خانہ حمام اور اگر یک حصہ دار کرایہ دینی سے انکار کری تو مہایاہ جبرگاہ
 کہ ایک دن کا کرایہ ایک لمبے اور دوسرے دن کا دوسرا اور اگر ایک کی
 باری میں کرایہ زیادہ آوی تو زیادہ سب میں شریک یعنی ہر ایک مساوی قسم کرے
 مادہ (۱۱۰۵) مہایاہ زمانی اور مکانی میں جیسا اپنی ذاتی استعمال میں لایا جائے
 ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جائیہ۔

مادہ (۱۱۰۶) اگر کوئی چیز ایسے ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہیں بای گئی ہے
 مثلاً حویلی رہنی کے لئے اپنی اپنی باری کرایہ دینا پھر اگر ایک کے باری میں
 کرایہ زیادہ آیا تو اوروں کو اس زیادہ میں کچھ حصہ نہیں ہے (دیکھو مادہ (۱۱۰۷))
 اور مثلاً ایک نے ایک گہر کچھ کرایہ پر دیا اور دوسرے زیادہ کر لے تو اس زیادہ نے
 میں دوسرے کو حق ہوگا۔

مادہ (۱۱۰۷) اعبان مشہور میں مہایاہ نہیں ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک
 درخت کا پہلے بیوی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریوں کی ایک بوڑکا
 مندا دودھ لبا کری اور دوسرا دوسری بوڑکا اور ایک شخص ایک بوڑکے اور لبا کری
 اور دوسرا دوسری۔

مادہ (۱۱۰۸) اگرچہ مہایاہ با تراضی فسخ ہو سکتا ہے مگر جب تک کہ ایک شخص نے
 اپنا حصہ مہایاہ کرایہ کو دیا ہو بی انقضائت کرایہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ (۱۱۹۱) مہا باذ جو پیم ہوا اسکے سب راضی ہو کر فسخ کر سکتی ہیں ایک شخص
 ماوہ (۱۱۹۰) ایک حصہ دار یا تقسیم کی اپنی مہا یا فسخ کر سکتا ہے اور
 بائیں باب اگر کسی مہا باذی نو عالم اسکے مدونہ کریگا۔

ماوہ (۱۱۹۱) ایک یا نصب ۱۰ وکے مرلے سے مہا یا ذرا لیں نہیں ہو سکتا۔

باب سویم: مسائل ۱۰ بہ اور ان اور حسابوں سے متعلق ہیں
 اوس میں جائز فیصدین ہیں۔ فصل اول ملک کے احکام کے قواعد
 ماوہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک بن جیسا چاہے تصرف کر سکتا ہے مگر جب
 اویک ساہبہ کسی اور کا حق متعلق ہو تو ہر شخص مالک کو اوس میں تصرف
 کرنے سے منع کر سکتا ہے مثلاً بالا خانہ ایک کا ہے اور نیچے گاگہر ایک کا
 ہے بالا خانہ والے کہ یہ حق ہے کہ منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے
 نہ بے اجازت بالا خانہ والے کے اپنا مکان زیرین نہیں ٹوڑ سکتا
 کہونکہ یہ ٹوڑ لگا لگا اور کجا بالا خانہ کو نہ کر قرار پریر ہوگا اور مکان زیرین
 والے کو اس پر یہ حق ہے کہ چھت قائم رکھے تا بارش اور دھوپ سے
 محفوظ رہے۔

ماوہ (۱۱۹۳) اگر دو نوکا دروازہ ایک ہی ہے تو دونوں بلا اثر اکٹورت
 کر سکیں گے یک دوسرے کو منع نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہ کا مالک ہو تو اوپر اور نیچے سب کا مالک ہے

نیچے کنوا وغیرہ بنائے بااوپر مکان بنائے

ماوہ (۱۱۹۵) اپنی حویلی میں ایک شخص نے کوٹھری بنائی نوادیر سائباں لیا
گہرا گہرا کہ ہمسایہ کی ہوار دکھائے اگر گہرا گہرا لگاؤ حنفہ رہسار کے ہوار دکھائے
اور سفدر کاٹ دیا جاوے۔

ماوہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختوں کی ڈالمان دوسرے کے
باغ یا گہرا ہر سایہ انداز میں کہ اوس سے ہوار کئی ہے نوادسکو ہوا کی کہوئے
ڈالیو نکلے کاشی یا اوٹھالیکا حکم کریں گے اور اگر یہ دعویٰ کرے کہ میرے
درختوں کے سایہ میں میرے باغ کے درخت اور راعف کو ضرر ہے
تو درخت نہیں کاٹے جائیں گے۔

ماوہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہ ہو ملک کو اوسکے
ملک میں تصرف سے منع نہیں کر سکتے ہیں۔

فصل ثانی لے ہمسار کے معاملات کا بیان۔

ماوہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھ رکھنا یا بنانا جائز ہے جب کہ ہمسار کو ضرر نہ ہو
ماوہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش جو حواج اور منافع اصلے مثل سکونت و غلبہ
کو مانع ہووے اس کے گہر کے بناد و غرہ کو مست کرے باہدائم کا ماعت ہو
ماوہ (۱۲۰۰) جس طرح ہو سکے ضرر فاحش منع کیا جاوے۔ مثلاً ایک گہر کے
پاس لوہار نے دو کال لگائے یا خواص یعنی چکے لگائی تو لوہا کوٹیں۔

چکی چلی سبھیا دست ہوتے ہے یا تیلے نے کو لہو کھڑا کیا ہے تیل کی بدبو
 یا دھوین سے رہنا مشکل ہے۔ جس طرح ہو سکے دفع کسا جاوے۔ یا اپنے
 زمین میں چکی کے لمبی نہر، تاکہ ہمسایہ کی دیوار کو صدمہ نہ پہنچا یا ہمسایہ کی دیوار کے
 نیچے پاخانہ و عجرہ بنا یا کہ اوس سے دیوار است ہوتی ہے یا ہمسایہ کے
 گھر کے پاس تندور بنا یا کہ اوس سے غبار ایسا اٹھتا ہے کہ رہنا مشکل ہے
 اور باس دور کے پاس مکان بلند یا کہ اوس سے اوس کے ہوا بند ہو گئی
 تو یہ ضرر فحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کی بازار میں باورچے نے دوکان
 لگائی کہ اوس کے دھوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہیں یا اس کے گھر کے
 بہر ٹوٹ گئی اور گھر میں پانی پھیل گیا اوس سے ضرر فحش ہوا اگر ہمسایہ
 دعو کرے تو اس کی تعمیر واجب ہو گے۔

ماوہ (۱۲۰۱) اگر ان چیزوں کو منع کیا کہ حواچ اصلی نہیں مہ شلا ہوا
 یا نظر گاہ یا دھوپ روک گئی تو یہ ضرر فحش نہیں ہے اور اگر ایسے
 بنا و قایم کے کہ ہمسایہ کے روشنی ان بند ہو گئی اور ابسا اندھیر ہو گیا
 کہ کیر نہ بنا نہیں ہو سکتا ہے تو اس کی بنا توڑ دالی جائیگے یہ نہیں کہہ
 سکتے ہیں کہ دروازہ کی روشنی کو ٹھہرے کے لمبی کافی ہے کہونکہ کبھی سردی وغیرہ
 کے لئے دروازہ کو ٹھہرے کا بند کیا جاتا ہے۔ اگر اس کو ٹھہرے کے
 دو روشنی ان ہیں اور ایک روشن دان اس بنا سے بند ہو گیا

توضیرِ فاحش نہ ہوگا۔

ماوہ (۱۲۰۲) اپنی گہرین ایسی روشندان بنائی یا یک بنا بلند بنائی
اور اس میں روشندان رکھے کہ اس میں سے ہمسایہ کا زمانہ باز نہ
رہی کی جگہ مثلاً صحن بابا و ریخانہ یا کنوا د کہلائی دیتا ہے گو اس میں کچھ
فاصلہ ہی ہو تو بھی یہ ضرر فاحش ہے دفع کیا جاسیگا کہ او سیر روشندان
کے بند کرنے کے لئی جبر کریں گے تا زمانہ نہ دکھلائی دے مگر روشندان
بالکل بند نہ ہو گئے مگر سٹے جو بنائی گئی اس کے چہید و نم سے اگر زمانہ
دکھلائی دیتا ہی تو چہید دن کو نہ دکر دس نہ یہ کہ ٹی لوڑا کر دیو اور نوائی جاو
گے دیکھو ماوہ (۱۲۰۲)۔

ماوہ (۱۲۰۳) اگر روشندان قد آدم سے اوچے ہیں اسکا اصل سے
بند کرنا کہ زینہ لگا کر زمانہ دیکھیا نہیں ہو سکا ہے دیکھو ماوہ (۱۲۰۳)۔
ماوہ (۱۲۰۴) چمن زنار کے رہی کی جانی نہیں ہے اگر با عیہ دکھائی
دیتا ہے تو اس خیال سے کہ کبھی کبھی مستورات او دہر آئے ہیں تو اسکا
نظر گاہ بند کیا جائے صحیح نہ ہوگا۔

ماوہ (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنی مبوہ کی درخت پر چڑھتا ہے اور اس
ہمسایہ کا زمانہ دکھائی دیتا ہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوتمہ ہو جاؤ
ورنہ بے آواز دئی اگر چڑھ گیا تو حاکم اسکو منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زمانہ دکھائی دیتا ہے تو دو حصہ داروں پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کے بنائیں۔

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گھر بنایا کہ حویلی قدیم سے انکو ضرر پہنچا ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بند و بست کرے نہ بہرہ کہ حویلی قدیم والے پر کچھ دعوے کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان میں اوہین سے انکا زمانہ دکھلائی دینی لگا تو اس کے قدیم روشندان نہ بد ہونگے اسی کو اپنا بند و بست کرنا ضرر ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کی پاس کسی نے گھر بنایا تو اونکا بہرہ دعوے کہ لوہار کے لوہا کوٹنی سے ہلکو تکلیف ہے مسجوع ہو یا ہٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گھر بنایا تو یہ قول انکا کہ میرے گھر میں دیوان اور غبار آتا ہے اس کے بہتی موقوف نہ ہوگے وہ اپنا گھر خود اوٹھا لیوے۔

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کی طرف کھلے ہوئے ہیں اتفاقاً بہرہ حویلی گر گئی۔ اب میدان والے نے میدان میں گھر بنایا اور اسکے بعد حویلی اسی طرح تیار ہوئی جیسی پہلے تھے اب اگر حویلی کے روشن دانوں میں سے اس گھر کا زمانہ دکھلائی دینا ہے تو بندہ کی جائینگے بلکہ وہ اپنی گھر کا بند و بست کر لیں کہ زمانہ نہ دکھائی دیوے۔

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی میں روشندان ہیں کہ اونسے ہمسایہ کا زمانہ دکھائی نہیں دیتا ہے۔ ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرا دی کہ اب روشندان

سے اسکا زمانہ دکھائی دینی لگا۔ تو یہ دعویٰ اسکا کہ روشندان بند کرے
مسموع نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا بند و ست خود ہے کرے۔

ماوہ (۱۲۱۰) دیوارِ مشترک کو بک حصہ دار بلند نکر سکیگا اور نہ یہ کہ اوپر
چڑھ کر اپنی مالاخانہ میں جایا کرے اور نہ اسکو سطحِ تغیر دے سکیگا
خواہ ہم سب کو ضرر پہنچا دیں۔ مگر شریک کو یہ جائز ہے اگر مکان بناوے
تو اس دیوار پر کڑیاں رکھ سکتا ہے اور جتنی کڑیاں یہ حصہ دار رکھیں
اوتنی ہی دوسرے حصہ دار بھی رکھ سکتا ہے یعنی حسبِ طاقت ہو اسکا نصف
ہر حصہ دار بوجہ رکھ سکتا ہے اور اس زیادہ رکھ سکتا تو دوسرا منع کر سکتا ہے۔
ماوہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہیں ہے کہ اپنی کڑیوں کی جگہ بدل دے
یعنی شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکھ دے یا نیچے سے اوپر رکھ دے
مگر اوپر سے نیچے رکھ سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا بیٹھا کنواں ہے۔ دوسرے نے چاہا کہ اس کے
پاس بیچانہ بناوے یا کھارے پانی کی نالی لاوے اس سے خوف ہے
کہ اس کے کنوے کا پانی خواب ہو جاوے گا تو ضرر اسکا ضرر دفع
کیا جاوے یا بیچانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسی ہی گریں پانی کی نالی
پاس کھارے پانی کی نالی لایا یا بیچانہ بنایا تو یہ ضرر دفع ہوگا اگر بیٹھا
دفع نہ ہو سکے تو توڑوا دیا جائے۔

فصل سوم راستہ کا سامان ۔

مادہ (۱۲۱۳) راہ عام کے دو نو طرف ایک شخص کے مکان میں اس شخص جا رہا ہے کہ دو نو کال میں جہتہ مناسے کہ او سیرا سکوراہ آمد و رفت ہو جاوے حاکم مع کر لگا اگر بنا جکا اور راہ چلنی والو نکو ہی ضرر نہ ہو

نو توڑا نہ جانیگا تا یہ کہ سکوحی میں سے کہ انی لہرے کل کر اس جہتہ میں اگر سیٹھا کر بن با پائی نہ ہو ۔ اور اگر جہتہ ٹرگے تو یہ نہ باؤنٹ ۔

مادہ (۱۲۱۴) راہ عام میں سے جو پیراں سے عام میں کو وہ ہم ہوں اور حاوین ۔ مثلاً گہڑے کے یا پاخانہ کے ہر وقت مارے ہو ۔

مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے عمارت اگر ایسی گہرے بنائی کہ لئی رزہ بنی الا تو حکم ہو گا کہ یک طرف ڈالو اور عمارت کام میں نہ لائے ۔

مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہو رہے تو حاکم جسکی ملک جا رہے بقدرت لیکر

راہ عام میں لگا دے ۔ اور بلا قیمت ہمیں لے سکتا ہے دیکھو مادہ (۲۶۲۰۲۱۵)

مادہ (۱۲۱۷) راہ عام کے علاقہ کی زمین تقسیم مثل نہ ہو کر انی جو بل میں شریک کر سکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنی میں عام ضرر اور ہرج نہ ہو ۔

مادہ (۱۲۱۸) راہ عام میں ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۱۹) طریق خاص میں جو حق مرو نہ ہو وہ نادر و از نہیں نکال سکتا ۔

مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب کو حیدر و النکاحا مشترک ہے بے اجازت

اہل محلہ کی کوئی شخص نئی چیز نہیں بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہ ہو۔
 مادہ (۱۲۲۱) جس نے کوچہ حاصل میں گھر بنا یا وہ راستہ میں بے مالہ لے
 اجارت اور دے نہی نکالے گا۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہ خاص میں اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ
 بااوسکا مشترعے پہر جاری کر سکتا ہے کہ اوس کا حق ساٹھ نہیں ہو سکتا
 مادہ (۱۲۲۳) اگر راہ عام پر ازدحام ہووے تو راہ خاص میں سے
 گذر سکتی ہیں اور راہ خاص والے اوسکو متفق ہو کر نہ بیچ سکتی ہیں
 اور نہ تقسیم کر سکتی ہیں اور نہ اوسکا شروع سے بند کر سکتی ہیں۔

فصل چہارم حق مرور اور حق سیل کا بیان۔

مادہ (۱۲۲۴) حق مرور اور سیل اور مجھے جسی قدیم سے ہیں ویسے
 رہیں گے۔ دیکھو مادہ (۶) اور جب تک کہ قدامت کے خلاف (یعنی
 نو حادث ہونے) یہ دلیل نہ ہووے منع نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور جو قدیم
 کہ خلاف شرع ہو اوسکا کچھ اعتبار نہیں ہے یعنی جو چیز کے تقویت کے خلاف
 بنی ہوئی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاش بھی ہے فوراً زایل کی جائی گے
 دیکھو مادہ (۴) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہ عام پر قدیم سے بہتا ہے
 کہ لوگوں کو اس سے تکلیف ہے بند کر دیا جائی گا۔

مادہ (۱۲۲۵) کسی کے زمین میں جو کسی کو حق مرور کا اے سکونع نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۲۲۶) جس نے کوئی چیز ایک بار مباح کر دی تو اسکو منع ہے
 کر سکتا ہے تکلیف اور ضرر کی اگر اجازت ہے ہو گئی ہو تو لازم نہیں ہے
 مثلاً ایک کی زمین میں ایک شخص کو حق مرور نہیں ہے مگر اسکی اجازت
 سے آہ و زنگ نہ رہتا ہے تو مالک جب چاہے اسکو منع کر دے گا۔
 ماوہ (۲۲۷) ایک کی زمین میں ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والی سے
 اس حق والی سے اجازت لیکر گھر بنایا اور راہ بند ہو گئی تو اسکا حق حق ہے
 مرور موقوف ہو گیا اس حق کا دعوے سماعت نہ ہوگا۔ دیکھو ماوہ (۱۵)۔

ماوہ (۱۶) کسی کی زمین میں کسی کا بانی چھوٹی یا بڑی مالی میں حکیم
 جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہ حق نہیں ہے کہ یہ کہے میں اب
 بانی اپنی زمین میں نہیں آنے دوں گا۔ اور جب اسکی تعمیر اور غائی کے
 ضرور سے ہو پانی والا اگر ممکن ہے اسکی تعمیر کرے گا ورنہ یعنی
 بے اس کے از زمین میں مالی داخل کی جائی درست نہیں ہے کہ اسکی زمین
 والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین میں مالی درست کر کے پانی لانے کی اجازت
 دے۔ اور اگر خود اجازت نہ دے گا تو جاکم جبراً اجازت دلوایگا کہ یا خود
 مالی درست کر دے اور یا اپنی زمین میں پانے آنے دے۔

ماوہ (۲۲۸) ایک شخص کا بانی برسات کا ہمسایہ کے گھر پر فوراً سے بہتا ہے
 تو بہہ گھر والا اب اسکو منع نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۳۰) طرف عام کے گہروں کے پر نالوں کا پانی شُرک پر بہکا ایک شخص کی زمین پر قدم سے بونہیچا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہیں کر سکتا ہے اگر بند کر دیا تو حاکم بد توڑ دیگا اور بدستور حکم کرے گا۔
 ماوہ (۱۲۳۱) کسکو بہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی نئی گہر کا پانی کسی کے گہر پر بہا دے۔
 ماوہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسی کے گہر میں سے قدم سے بہنے ہے گہر والا بند نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ گہر یک جاے تو مشتری بھی بند نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۳۳) نالی خوب بہرگی ماٹوٹ گئی کہ گہروالے کو اس سے ضرر فاش نالی والے پر حکم ہوگا کہ یہ تکلیف اور ضرر فاش دور کرے۔

باب چھارم شرکت **ابا** خد کے بیان میں اوس میں سات فصلیں ہیں۔

فصل اوّل کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہیں ہے۔
 ماوہ (۱۲۳۴) پانی اور گھاس اور ٹرگ سب لوگوں میں مشترک ہے۔

ماوہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہیں ہے

ماوہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہو دی ہوئی نہیں ہیں بلکہ قدیم سے

ہر دارو اور صادر کے آرام کے لئے بنائی گئی ہیں سب میں مشترک ہیں۔

ماوہ (۱۲۳۷) دریا اور بڑی بڑی تالاب مباح مشترک ہیں۔

ماوہ (۱۲۳۸) جو نہر بن کہ کسی کی ملک نہیں ہیں یعنی کسی کی زمین میں نہر بن کر

وہ مباح عام میں مثلاً دریائیں اور فرات اور طونہ اور طونچہ۔

ماوہ (۱۳۳۹) اور وہ نہر میں کسی کے ملک میں دو قسم میں ایک وہ کہ سب کے لئے مشترک ہیں یعنی یہ نہیں ہے کہ سب کا کار کی زمین میں پانی جمع ہو جائے بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے۔ تو یہ نہر میں عام میں اسے کے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اس میں شفعہ نہیں ہوگا اور دوم نہر خاص کہ جسہ اشخاص کے زمین میں پانی جمع ہوتا ہے اور کہیں اور کا منفذ نہیں ہے۔ اگر اس میں کوئی اپنا حق بیچے گا تو اس میں شفعہ جارے ہوگا۔

ماوہ (۱۳۴۰) اگر پانی کے ساتھ کچھ مٹی بہر کسی کی زمین میں آئے تو زمین والے کے لئے اور کسی کا حق نہیں ہے۔

ماوہ (۱۳۴۱) اگر گھاس ایسی زمین میں ہے کہ کسی کی ملک نہیں ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی گو کسی کے زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوئے تو مشترک مباح ہے اور اگر زمین والے نے گھاس اوگنی کے لئے پانی دیا یا اس کے لئے احاطہ کیا (رہنا بنایا) تو یہ گھاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اس کو لے نہیں سکتا ہے اگر بیکر خرچ کرے گا تو ضمان دیگا۔

ماوہ (۱۳۴۲) جو چیز خود رد یعنی بے پانی دے گئے اوگتی ہے وہ گھاس ہے نہ درخت کہ اوگائی جاتی ہیں۔ اور نظر ہے گھاس ہے (نظر نبون و طار) موطا فاموس میں میں ہے شاید غلطی کا تب ہو گئے نصضا و موطا و جسکو گزشتہ

ماوہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود وہیں یعنی بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑوں اور جنگلوں میں ہوتے ہیں وہ سب مباح ہیں۔

ماوہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کئی زمین میں درخت اوگین تو وہ زمین والے کے ہیں اور اس میں سے کوئی اور لکڑی نہیں ٹوٹ سکتی اگر توڑے گا تو قیمت دیگا۔

ماوہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنی درخت کو پیوند لگایا اور اس سے جو بچہ ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پہل پیوندی وہ بے درخت والے کا ہے۔

ماوہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہ ہی حاصل کا مستحق ہے کوئی اور منعوض نہیں ہو سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے۔

فصل ثانیے اشیا مباح کی کیونکر مالک ہو سکتی ہیں۔

ماوہ (۱۲۴۸) ملک ہونے کے تین سبب ہیں۔ ایک یہ کہ ایک مالک کے ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے۔

دوم خلف یعنی قائم مقام ہونے سے مثلاً وراثت۔ سوم احراز یعنی نئی

مباح کو کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے اپنی قبضہ میں گہیر لینا۔ اور یہ یا تو

حقیقہ ہے کہ حقیقت میں اپنا قبضہ کر لینا۔ یا حکمی ہے کہ سب ملک قائم کیا جاتا ہے

مثلاً اپنی برتن میں برسات کا پانی لے لیا۔ باجال بچا کر شکار پر لگا گیا۔
 مادہ (۱۲۴۹) جس نے شے مباح پر اپنا قبضہ کر لیا وہ اسکا مالک ہوگا
 مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنی برتن میں بہر لیا اب اور کوئی یہ
 پانی نہیں لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کرے گا تو قیمت دے گا۔
 مادہ (۱۲۵۰) حصار کے لئے قصداً شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی کو
 لٹی برتن رکھا یا حوض اور تالاب بارش سے بہرنے کے لئے بنائی گئی
 ہیں اس میں بارش کا پانی بہر گیا تو احوال ہوگا ورنہ اگر خود بخود
 برتن بارش سے بہر گیا تو مالک نہ ہوگا بشرط اسکو استعمال کر سکتا ہے
 دیکھو مادہ (۲)۔

مادہ (۱۲۵۱) پانی کے احوال کے لئے یہ شرط ہے کہ جاری نہ ہو اور
 جس کنوین کا پانی بہتا ہے وہ محذور نہیں ہے اگر ایسے کنوین میں سے
 کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا اور خرچ کیا تو ضمان ندبگا
 اور ایسے ہی جو پانی کہ حوض میں یک جانب سے نکلتا ہے اور دوسری
 جانب سے آتا ہے محذور نہیں ہے۔

مادہ (۱۲۵۲) گھاس کاٹ کر جمع کر لینی اور گٹھ باندھ لینی سے حصار
 ہوتا ہے۔

مادہ (۱۲۵۳) پہاڑ و نہیں سے لکڑیاں ج طرح ہو سکے لینا جائز ہے

صرف جمع کر لینا احراز ہے گھٹہ باندھنا شرط نہیں ہے۔

فصل سوم عام مباح چیز کے احکام

ماوہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنی کام میں اس طرح لاسکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہ ہو۔

ماوہ (۱۲۵۵) شے مباح کے یعنی سے کوئی کسی کو منع نہیں کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۵۶) ایسی جگہ کی گھاس کہ اوسکا کوئی مالک نہیں ہے ہر شخص اپنی جانور حیرا سکتا ہے اور بیٹنی جانے لے سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۵۷) کسی ملک میں گھاس جو بی سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہ اختیار ہے کہ اپنی ملک میں کسی کو نہ آنے دے۔

ماوہ (۱۲۵۸) پہاڑ و نمین کسی لے لکڑی جمع کی اور وہیں چھوڑ آیا کوئی اور اگر لیکیا نو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا۔

ماوہ (۱۲۵۹) پہاڑوں اور جنگلون اور رمنون میں سے کہ اونکا کوئے مالک نہیں ہے ہر شخص مہوہ توڑ سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسی کو اسلئی مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیاں جمع کر دے یا شکار پکڑے تو یہ مزدور اپنی مزدور سے کماستحق ہوگا اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے۔

ماوہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک میں آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی

ملک میں آنے سے اور آگ سیکنی سے منع کر سکتا ہے اور اگر جنگل میں آگ
 حلائی تو ہر شخص اس سے زائدہ لیگا اور اپنی کو سکیگا اور اسکی روشنی
 سی سکیگا اور اس سے اپنی قدیل روش کر سکیگا۔ اور سکونع کر سکیگا مگر
 بی احازت اسکی اوسمن سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصل چھارم حق الشرب اور نھر کے کنارہ کا حکم۔

ماوہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنی جانور کو پلانا اور زراعت کو
 پانی رینا حق الشرب ہے۔

ماوہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گھاٹ پر پانی لینا حق الشفہ ہے۔

ماوہ (۱۲۶۴) حسیا ہوا اور روشنی ہے ہر شخص سود مند ہو سکتا ہے
 ویسا ہی دریا اور نالابون سے بے ہو سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نھر سے جو کسی کی ملک نہیں ہے سیراب
 کر سکتا ہے۔ اور نھر عام میں سے اپنی زمین سیراب کرنی کے لئی باچکے
 کھڑا کرنی کے لئی ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر حیب پانی کم ہو جاوے
 کہ اور لوگوں کے پانی یعنی بن تاخیر ہونے لگی اور یا بالکل پانی سوکھ جائی
 اور بکشتی نہ چل سکے تو یہ ضرر عام ہے اسکو منع کیا جائیگا۔

ماوہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اس پانی پر کہ کسی کا ملک نہیں ہے
 حق الشفہ حاصل ہے۔

مادہ (۱۲۶۵) جس جس کے جاتی میں نہر جاری ہے اور کسی ملک ہے یعنی
 اپنی اپنی جگہ ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگوں کے لئے
 اس نہر حق الشفہ حاصل ہے اور کسے کو یہ حق نہیں ہے کہ اس نہر سے
 جو کسی کی خاص ملک ہے اور اس کنوی سے جو خاص کسی ملک ہے اپنی
 زمین سیراب کر سکی اور اپنی اپنی جانور و ن کو نالی کے کنارہ پر چوٹا
 یا بڑا بیوپانی بلا سکنی میں اس شرط پر کہ گھاٹ اور نالیان ٹوٹنی
 نہ پادین اور نہروالے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ میں یا گہرین پانی سینڈنگ
 مادہ (۱۲۶۸) پانی گواہ ہے کہ ہر شخص اوپر وار دہو سکتا ہے مگر چونکہ
 ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک میں آنی سے منع کر سکتا ہے
 اگر اس کے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہیں ہے تو اس مالک کو جبراً
 حکم کرینگے کہ پانی سے طلب یعنی دیوے اور ہر شخص پانی کے لئے اندر
 جاسکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خواب نہونے پائے اور کنارہ کو
 مادہ (۱۲۶۹) کسے شریک کو نہر شریک میں بلا اذن یہ اختیار نہیں ہے کہ
 چھوٹی نالی اپنی لینی نکال سکے۔ یا اہناحق الشرب یعنی گھاٹ بدل دے
 یا دوسرے زمین میں کہ اسکو اس نہر سے حق الشرب نہیں ہے پانی
 لیجاوے۔ اگر اور حصہ وار و ن لے اجازت دے دے تو پہر او کو
 یا اونکے وار و ن کو اختیار ہے کہ منع کہ دین۔

فصل پنجم اجازت موات کے بیان میں (یعنی زمین بجز اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا۔

ماوہ (۱۲۴۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی ادسکا مالک ہے اور نہ کسی قبیلہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکڑیاں ہے بلکہ آباد سے بہت افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قبضہ لے باہر کھڑا ہو کر بچا رہے تو وہاں تک آواز نہ جاسکے۔

ماوہ (۱۲۴۱) گانو اور قبضہ کے پاس زمین چراگاہ اور کھلیان اور لکڑیاں لیتی چھوڑی جاتے ہیں ادسکو اراضی متروکہ کہی میں۔

ماوہ (۱۲۴۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کے تو وہ ادسکا مالک ہو گیا یا سلطان نے یا اس کے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کے اس شرط پر دے کہ مالک نہ ہو گا اور صرفہ انتفاع کی سلیکا تو جیسی شرط پڑی ہے ویسا ہی ہو گا بر مالک زمین نہ ہو گا۔

ماوہ (۱۲۴۳) اگر کچھ قطعہ زمین آباد کیا اور کچھ ترک کر دیا تو ضعیف زمین آباد ہے اسی ہی کا مالک ہو گا نہ باقی متروکہ کا اور اگر اطراف سے آباد کے اور بیچ کا قطعہ ترک کیا تو یہ بیچ کا قطعہ ہے اوس کا مالک ہے۔

ماوہ (۱۲۴۴) ایک شخص نے اجازت زمین کیا۔ اس کے اطراف کی زمین کو اور دوسری اجزاء کیا تو اوّل کے لیتی آمد و رفت کا راستہ اطراف کی زمین میں بن رہے گا۔

ماوہ (۱۲۷۵) جسٹم ریری اور سنگ بست احیا زمین ہے ویسا ہے
 ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالے کہو دنا احیا رہے ۔
 ماوہ (۱۲۷۶) زمین موات یر دیوار یا ٹی سیل سے حفاظت کے لئی کھڑا کرنا احیا ہے
 ماوہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کاٹنوں اور خشک دالوں سے
 اسکے گرد پاڑ کھڑا کرنا یا نلا کرنا یا کانٹوں کا جلانا یا کنوا کہو دنا احیا نہیں ہے
 بلکہ یہ حد بندے اور سنگ بست ہے ۔

ماوہ (۱۲۷۸) ایسی ہے گہاس یا کانٹی کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور
 اوپر مٹی ڈالنا تاکہ سیل پانی سے محفوظ رہی احیا نہیں ہے یہ بھی ڈول
 بندی ہے جب تک نالی پانی لانی کے درست نہ کر چکے ۔

ماوہ (۱۲۷۹) جس نے زمین موات میں سے کسب قدر زمین لے تو یہ پھر لگا کر
 حد بست کی ہے شخص بن سال تک اسکے احیا کا مستحق رہے گا اگر یہ
 شخص تین سال تک احیا نہ کرے تو دوسرے کو احیا کے لیتی دیدین گے
 ماوہ (۱۲۸۰) زمین موات میں بحکم بادشاہ جو کنوا کہو دے وہ اس
 کتوے کا مالک ہوگا ۔

فصل ششم بحکم بادشاہی زمین متواین کنوی جو کہو د گیتی
 اور نھرین جو جاری ٹی گئیں اور درخت لگا کے گئے اول سب
 کا عرصہ (یعنی حق کیا ہے

۱۰ مادہ (۱۲۰۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے جالیں گرے۔

مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو حیثیت نکلتی ہیں اور زمین پر ہنسی ہیں اور کئی حریم یا چھوگر

مادہ (۱۲۸۳) کھڑکبر یعنی وہ سچ کہ کہود۔ نہ اور مٹی کالی کے حاجت ہیں

ہر طرف اور سکی نصف حریم سے یعنی جس قدر اور سکا عرض ہے اور سند نصف

نصف دونوں طرف لیں گے۔

مادہ (۱۲۸۴) چوٹی نالی یا ترے مالی جسکی مٹی نکالنی اور صاف کرنے

حاجت اور ضرورت پر تے دونوں طرف اور کا حریم اتنا ہے کہ ملے پھر

مٹی وغیرہ کہود کرد و طرف ڈال دیا جاوے۔

مادہ (۱۲۸۵) جو ہنر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اور سکا پانی بہنا ہے اور سکا

حریم ہر طرف مانج سو گرے۔

مادہ (۱۲۸۶) جس جس کے کنوی ہیں وہ ہی اور کے حریم کے ہے

مالک ہیں اور آدمی اور میں کسی طرح تصرف نہیں کر سکتا ہے

اگر کسی نے کوئے کے حریم میں کنوا کہود اتو توڑ دیا جاوے اور یہ

ہی حکم شعروان اور نالیوں اور چشمون کے حریم کا بھی حکم ہے۔

مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس بجائے اگر کسی نے

کنوا کہود اتو اور سکی بھی حریم چالیں گزے اور پہلے کنوے کے حریم

داخل نہیں ہوگی۔

ماوہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنو، کہو داگبا اور اس کنو کے
 بنے دوسرے کنوے میں سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے
 بر کچھ جرم نہیں ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسرے دوکان لگا
 گئی اسکے بستے پہلے دوکان کی تجارت گہٹ گئی نو دوکان ٹامو قوف ہو گئے۔

ماوہ (۱۲۸۹) اراضی موات میں باذن شاہی جو درخت کسی نے لگائی
 تو اونکی حریم بانج گز ہے انی زمین اندر کوئی اور درخت نہیں لگا سکتا ہے۔

ماوہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین میں کسی کے پانی کی نالی ہے نو دو طرف استفادہ
 حریم چائی کہ پانی کی طرف بہی نہ پائی اور اگر دو طرف بلند ہیں تو وہ اس

نخر والے کے ہیں اور اگر بلند نہیں کسی کا قبضہ بھی پایا نہیں جاتا ہے
 پر کنو کہ دو نو طرف درخت لگے ہوئی ہیں تو یہ دو نو زمین والے کے ہیں
 پر نخر والا جب نخر کہو د گیا تو اس کے مٹی وغیرہ اس کے نو طرف ڈال گیا۔

ماوہ (۱۲۹۱) کسی شخص نے جو اپنی ملک میں کنو کہو دا اسکی حریم نہیں ہے
 اولاد کا ہمسایہ ہی اپنی ملک میں کنو کہو د سکتا ہے اور اولاد نے

کو منع نہیں کر سکتا ہے کہ میری کنوے کا پانی سونت جائیگا۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

ماوہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آکھ چارج سے ہو مثل بندوق
 اور تیر کے یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا

ماہ (۱۲۹۳) جو جانور کہ اس سے وشت کر کے بہاگے شکار ہے۔

ماہ (۱۲۹۴) جسے اہلی جانور یعنی بستی میں رہنے والے شکار نہیں ہوتے

ہیں ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیوں سے مانوس ہو گئی ہیں شکار نہیں

ہو گئے۔ مثلاً گبوتر پلے ہوئی اور چرخ کہ اس کے بالوں میں جہاں ہوں

یا ہرن کہ اس کی گلے میں طوف ہوا و نکا بکر لینا لفظ ہے۔ اسکا اعلان

کرنا ضرور ہے کہ اس کے مالک کو دیا جاوے

ماہ (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہ ہے کہ جانور اپنی پانوں سے بہاگ کر

یا ہرن سے اور کہ انسان کی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور

اپنی بچانے سے لاچار ہو گیا وہ شکار نہیں ہوتا ہے۔

ماہ (۱۲۹۶) جسے شکار کو ایسا لاچار کر دیا کہ شکار ہونے سے باتار ہا تو گویا وہ

شکار ہو گیا۔

ماہ (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اسی کا ہے مثلاً ایک شخص نے

ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہو کر بہاگا پر ایسا نہیں ہے کہ اپنی کو بچا سکے

تو وہ ہے مالک اس کا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنی کو بچا سکی

تو وہ اس کا مالک نہیں ہے بلکہ کوئی اور اس کو بندوق و خیرہ سے

شکار کر کے مالک ہو سکتا ہے ایک شخص نے شکاری کے تیر مارا

کہ بیکر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹھ کر بھاگ گیا تو دوسرا شخص اس کو پکڑ کر لے گیا
 ماوہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گوبان ماریں تو دو ٹوکا شتر
 نصف نصف ہو گا۔

اود (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص لے اپنی دو کسی برابر چہورے اور انہوں
 برابر بھاگ کر اود و نو میں شکار مشترک رہیگا اور جو الگ الگ دونوں نے
 دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنی اپنی شکار کا مالک ہے اگر دونو شخص نے
 دو کٹی چہورے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اس کو مار ڈالا اگر
 اول نے ایسا پکڑا تھا کہ اس کی رہائی ممکن نہ تھی تو شکار شخص اول کا ہے
 ماوہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر میں مچھلیاں ہیں کہ بے شکار کے بڑی
 مہین جاسکتے ہیں تو جائز ہے کہ ہر کوئی ان کو شکار کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے بانی کے کنارہ پر ایک ایسا مگ بٹنایا
 کہ اس میں مچھلیاں گہر کر شکار ہو سکتے ہیں، اس میں اگر مچھلیاں آجائیں
 اور بانی اتنا کم ہو گیا کہ بے شکار کے مچھلیاں پکڑ سکتا ہے تو وہ مچھلیاں
 اسی شخص کی ہیں۔ دوسرا ان کو نہیں پکڑ سکتا ہے اور اگر بانے
 اتنا بہت سے کہ بے شکار کے مچھلی نہیں پکڑی جاسکتی ہے تو یہ
 ہی شخص اول کا مالک نہ ہو گا یہ تو شکار کر سکتا ہے۔

ماوہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گہر میں شکار گاہ آیا اسی دروازہ

اس طرح بند کر لیا کہ وہ گہر کیا ہو وہ اس کا مالک ہے۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر
گہر کھنکھاتے ہو تو مالک نہ ہو گا۔ بشرط شخص پکڑ سکتا ہے۔

ماوہ (۳۰۰) اگر ایک شخص نے جانہ شکار کے لئے ڈالا اور اس میں
شکار آگیا تو وہ مالک ہے اور اگر حالہ سوکھانے کے لئے پہلایا اتفاقاً
اوس میں شکار آگیا تو وہ اوس کا مالک نہیں ہے جیسا کسی کے
گہر ہے میں کوئی جانور آگیا تو وہ اوس کا مالک نہیں ہے بشرط اوس کو
پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑباز شکار ہی کے لئے کہو دیا گیا ہے تو گہر ہی والا
مالک شکار کا ہے دیکھو ماوہ (۱۲۵۰)۔

ماوہ (۳۰۱) ایک شخص کے باغ میں جانور نے انڈے یا بچہ دے
تو باغ والا اون کا مالک نہیں ہے اگر کوئی اور لے لے گا تو باغ والا
اوس سے چھین نہیں سکتا ہے اور اگر باغ اسے لئے بنایا ہے
کہ جانور اوس میں آکر انڈے بچہ دیتی رہیں تو باغ والا ہی مالک ہو گا۔
ماوہ (۳۰۲) ایک شخص نے اپنی باغبان اسی جگہ بنا دے کہ شہد کی
کھپی وہاں آکر محال لگا دے اور شہد ہو تو وہ ہی اوس کا مالک ہے
اور کوئی اور شہد ہلے سکتا ہے۔ مگر باغ والا شہد کا عشریت
امال سرکاری میں داخل کر لیا کہو نکہ شہد ہے باغ کے پیداوار ہے
ماوہ (۳۰۳) ایک شخص کے روشن دان میں محال لگا وہ ہے اوس کے

شہد کا مالک ہے۔

ماوہ (۳۰۷) شہد کی مٹی اوس کو روشندانین سے تلک کر کسی اور گہرین چلے گئی گہر والے نے اوسکو پکڑ لیا تو روشندان والا اوسکو گہر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرج مشترک کا بیان اوس میں دو فصل ہیں۔

فصل اول مشترک چیزوں کی تعمیر اور اوس کے خرج کا بیان۔
ماوہ (۳۰۸) ملک مشترک کی بروقت ضرورت کے سبب ہمار اپنی اپنی حصہ کے موافق خرج کر کے تعمیر اور مرمت کرے تے رہیں۔
ماوہ (۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملک مشترک کی تعمیر اپنی پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوس کے حصہ کے خرج لے سکیگا۔

ماوہ (۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے نو تعمیر کرنے والا حاکم اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکم بمنزہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرج موافق حصہ کے لے سکیگا۔

ماوہ (۳۱۱) اور اگر نہ شریکے اجازت لی اور نہ حاکم سے حق تعمیر کی تو یہ تعمیر ہے (یعنی احد انکار کرنے والا ہے) حصہ دار

خج واپس نہیں لے سکیگا۔ خواہ وہ ملک قابل تقسیم ہے یا نہیں ہے۔
 مادہ (۳۱۱) ایک شخص نے ملک مشترک قابل تقسیم کے بے اذن
 شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تھا تو تبرع ہوگا
 اور اس کے منع کرنے پر حاکم کے یہاں نالیش اگر کرے گا تو حاکم بھی
 تعمیر کا حکم نہ دے گا بلکہ تقسیم کا حکم دے گا۔ اب بعد تقسیم کے اپنی حصہ دار
 جو چاہے سو کرے دیکھو مادہ (۲۵) —

مادہ (۳۱۳) جو ملک قابل تقسیم نہیں ہے مثلاً غراس پکے اور حمام
 جب تعمیر کی ضرورت ہوئے اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے
 تو باجائز حاکم تعمیر کر سکتا ہے اور اس کے کرایہ میں سے اپنا
 زر تعمیر بعد حصہ لے سکتا ہے کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے
 اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہیں لے سکتا ہے
 پر وقت تعمیر یہ دیکھیں گے کہ اس بنا کی اس وقت کیا قیمت
 اور مقدار قیمت کی بنا لے سکتا ہے۔

مادہ (۳۱۴) اگر غراس اور حمام گر کر میدان ہو گیا تو ایک
 حصہ دار بنانا چاہتا ہے اور دوسرا نہیں چاہتا ہے تو عمارت
 بنانا ضرور نہیں ہے بلکہ میدان تقسیم کر دیں گے۔

مادہ (۳۱۵) اگر دو منزلی مکان گر گیا اور میدان ہو گیا تو شخص

اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا "مسکریغ نکر سکیگا اور نیچے کے منزل والے سے بالا خانہ والا تفاضا کریگا کہ اپنا مکان بنادے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہ بھی بنا دیگا اور جب تک کہ اوس سے زر تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوار مشترک جو گھر کے اوسپر دونو اپنی اپنی گریبان وغیرہ رکھتی تھی دونو تعمیر زمین اگر ایک کپڑے تو دوسرا کر سکتا، اور جب تک اپنا زر تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نہ دیگا

مادہ (۱۳۱۷) دو حویلیوں میں ایک دیوار مشترک تھی گر گئی اور ایک کا زنا نہ دیکھائے دینی لگے۔ اب اس نے چاہا کہ دیوار مشترک بنادین اور دوسرے نے انکار کیا تو حیر نہیں ہو سکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کرے گا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پر دہنوا دیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوار مشترک کی بنیاد سست ہو گئی اور خوف کرنے کا ہے تو ایک چاہتا ہے کہ دیوار اوٹروالین اور دوسرا انکار کرتا ہے تو بحکم حاکم صرف زر مشترک دیوار گروادی جائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیموں میں یا دو وقف میں مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک دھبی یا ایک متولی

تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رسی و سب موجب نقصان ہے تو حکم حاکم بعض مال عیم اور مال وقف تعمیر کیا جائیگا مادہ (۳۲۰) ایک کہوڑا متذکرہ ہے ایک چاہتا ہے کہ اسکو سریت کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اسکو حاکم حکم دے گا کہ مال تو اپنا حصہ بیچ ڈال یا زبردست ترک کر۔

فصل دوم خمر کے کہوڑے اور درست کرنے کا بیان۔

مادہ (۳۲۱) جو نہر کسی کی ملک نہیں ہے بہت المال سے اسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال میں گنجائش نہ ہو تو لوگوں سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۳۲۲) جو لوگ نہر کے مالک ہیں وہی اسکی تعمیر کرنے کے نفعیہ رکھتے ہیں کہ انہیں حق الشرب رکھتی ہیں نہ وہ کہ انہیں حق الشرب رکھتے ہیں۔

مادہ (۳۲۳) بعض حق الشرب والے نہر کا صاف کرنا چاہتی ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں اگر نہر عام نفع رسان ہے تو انکار کرنے والے پر موعب شرکیو کے درست اور صاف کرنے کے لئے جبر کیا جائے گا

دیکھو مادہ (۳۲۴)۔ اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنے والے بحکم در کریں اور انکار کرنے والا جب تک کہ اپنی حصہ کا خراج ندبویں پاسنے نہیں لے سکتے ہیں۔

مادہ (۳۲۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے اٹھا کر لے ہن اور نہر عام نفع رسان ہے تو سب پر چر کیا جاوے ورنہ یعنی نہر خاص ہے تو جبر نہوگا۔

مادہ (۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوار اوسکے اور رہسٹ نہیں ہے تو زمین والا لوگوں کو نہر پر آمد و رفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نہ کر سکیگا۔ اور اوس کے زمین پر سے عام آمد و رفت رہے گی نہر عام ہوگوسی کی ملک ہوگا۔

مادہ (۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیا جاوے اور سب حق الشرب والے اس میں شریک رہینگے اور جس جس کا حق الشرب صاف ہو تا جائیگا وہ آکے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکھو مادہ (۲۸) بالغرم

مثلاً ایک شہر میں دس آدمی شریک ہیں شروع کے حصہ میں کے سب صفائی شریک رہیں گے اور وہ حصہ جب صاف ہوجاتی گاتو وہ حصہ والا برمیگا اوسکے بعد کے درستی میں نو آدمی شریک رہیں گے سے طرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخری والا کریگا اسی لئے سب سے کم محنت و خرچ شروع والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط (اور یہ حکم مادہ (۲۸) سے متعلق ہے) اور حاصل ان دونو مادوں کا ایک ہی ہے۔

مادہ (۳۲۷) نالی کہا رسے پانی کی آخ۔ سے صاف کیجا دے اور جس جس کا حق الشرب صاف بتایا جائے، وہ اوپر کی محنت بری ہو تا جائیگا اسے لئے آئوے میں سب سے درجہ وار شریک ہو نگلی اور شروع کی درستی صرف وہ ہے کہ کچا کہ جسکا وہ حصہ ہے۔

مادہ (۳۲۸) اسطرح طریق خاص ہی درست کہا جاوے مدخل سے یعنی جہان سے راستہ شروع ہوا ہے اور رہا آواز تمام ہو گا اپنی اپنی گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنی گہر تک صاف کر چکی وہ آگے سے بری ہے۔ اسے اپنی شروع میں شریک ہونگے اور آخر کی درستی وہی کرچکا جسکا گہر ہوا واقعہ باب ششم شرکت عقد کا بیان اوس میں چہ فصل ہیں۔

فصل اول شرکت عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان۔

مادہ (۳۲۹) البین جب یہ عقد شریکے کہ اس المال اور اوسکا فائدہ مشترک رہے اوسکو شرکت العقد کہتی ہیں۔

مادہ (۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب و قبول ہے لفظاً ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں نے یہ فرش دیکر تجھکو شریک کیا تو تیار ہو دیتا رہو اوس نے جواب میں کہا کہ میں نے قبول کیا یہ شرکت عقد با ایجاب و قبول لفظاً منعقد ہو گے

یا معنی ہو مثلاً ایک شخص نے ایک ہزار قریں دیکر کہا کہ یہ لے اور
 خرید فروخت کر وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہ شرکت بقول معنی منعقد ہو
 ماوہ (۱۳۳۱) شرکت العقد و قسم پر ہے ایک یہ کہ دو نو نے آپس
 شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزیں لائی کہ اس المال ہو سکے
 ہین اور دو نور اس المال اور نفع میں برابر حصہ دار ہین اسکو
 شرکت مفاوضہ کہتی ہین۔ مثلاً ایک شخص مر گیا اور اسکی اولاد
 جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملا کر اس المال
 ٹھرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور بچہ ہی برابر ٹھرایا
 ۲ و سکونفا و ضہ کہتی ہین مگر یہ شرکت مفاوضہ بہت نادر واقع ہوتے
 ہے دویم یہ کہ شرکت میں برابرے کی شرط نہ ٹھہرے اسکو
 شرکت عنان کہتی ہین۔

ماوہ (۱۳۳۲) شرکت میں صورت سے خالی نہیں ہے باشر
 مال ہو یا شرکت عمل ہو یا شرکت وجوہ و وجاہت ہو۔ یعنی
 جب شرکت اسطرح ہووے کہ ہر شخص بمقدار معین و معلوم
 اپنا اپنا مال ملا کر باہم متفق ہو کر یا الگ الگ کام کریں اور
 جو بچہ ہو آپس میں مشترک رہیں یہ شرکت اموال ہے اور جب
 شرکت اسطرح ٹھہرے ہے کہ ہر شخص کسی کسی کام باجورہ لاوے

اور جو اجرة کہ حاصل ہووے وہ سبہ میں مشترک رہے اسکو شریک
اعمال اور شرکت ابدان اور شرکت صنایع اور شرکت نقل کہتی ہیں۔
مثلاً دو درزی با ایک دوزی اور ایک گھنٹہ راہیہ میں متفق ہو گئی اور
یا اس طرح شرکت ٹھہری کہ ان کا مال تو نہیں ہے پر اپنی اپنی وجہ و وجاہ
قرض پر بازار کا مال لائیں اور اسکو بیچتے ہیں اور جو فائدہ ملے وہ
اپس میں مشترک ہو اسکو شرکت وجہ کہتی ہیں۔

فصل ثانی لے شرکت العقد کے عام شرائط کا بیان۔

ماوہ (۳۳۳) ہر شرکت العقد میں ایک شریک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے
یعنی ایک شریک جو کچھ خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے
شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہ شرط ہے کہ وکیل اور موکل عاقل و
میز ہو وین ایسی شریک بھی عاقل و میز ہو۔

ماوہ (۳۳۴) شرکت مفاوضہ میں ایک دوسرے کا کفیل بھی ہوتا ہے
سو شرط کہ کفالت میں ضرور ہے وہ ہی اس شرکت میں بھی ضرور ہے۔
ماوہ (۳۳۵) شرکت عنان میں ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے اور
لے شرط اور بے ذکر کفیل نہیں ہو سکتا ہے اسلئے جیسے ماوہ میں بھی
شرکت عنان کر سکتا ہے۔

ماوہ (۳۳۶) شرکت میں سب کے تقسیم کا ذکر و نسب عقد ضرور ہے

اور اگر اس میں حصہ راجح بہم اور مجہول رہے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہ شرکت فاسد مادہ (۳۳۸) شرکت میں حصہ مشترک اور مشاع چاہے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسرے کا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہ شرط نہ ہے کہ راجح میں اتنی قرش فلاں کے اور اتنی قرش دوسرے کے تو یہ شرکت باطل ہے

فصل سوم شرکت اموال میں جو شرائط خاص ہیں۔

مادہ (۳۳۹) اس المال کا نقد ہونا شرط ہے۔

مادہ (۳۴۰) جس کے میں تا بنا ملا ہوا ہے اور وہ راجح بھی تو عرفانہ نقد ہے مادہ (۳۴۱) سونہ اور چاندے کے ٹکڑے جو سکے نہ ہوں مگر اسکار و راجح تو وہ بھی بمنزلہ نقد کے ہیں اور اگر اسکار و راجح نہیں ہے تو بمنزلہ اسبابی ہیں مادہ (۳۴۲) ضرور ہے کہ جو شئی معین و موجود ہو وہ اس المال ہو نہ یہ کہ جو لوگوں پر قرض ہے وہ اس المال کہا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہ دونوں اسکو اپنا اس المال کر کے کوئی شرکت عقد کریں یا ایک کا مال متعین و موجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونوں ملا کر اس المال ٹھہرائیں تو بہرے شرکت صحیح نہیں ہے۔

مادہ (۳۴۳) نقد کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے

راس المال نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر جب ایسے مال میں شرکت پیدا کریں
مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھ بیچ دے تو اب یہ دونوں
اوس ایک مال میں نہ یک مہ گئے بامثلہ اپنی اپنی گہوارن ملا بیویں۔
اب راس المال مشترک ہو گیا نہ کہ عقد ہو سکتی ہے۔

ماوہ (۳۴۳) مثلاً ایک کا گہوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے او
اور دونوں شرکت کر اب دینی لگے تو یہ نہ شرکت فاسد ہے گہوڑا والا
کراہ لیگا اور گاڑی والا اجرت کا مستحق ہو گا۔

ماوہ (۳۴۴) ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسرے کا اسباب۔ اب
یہ نہ شرکت ٹھہری کہ یہ اسباب گہوڑے پر لا دکر بیچی رہیں اور بیچ
دونوں کا رہے تو یہ نہ شرکت فاسد ہو گے اور زر بیچ اسباب والی کا
اور گہوڑے والا اجرت لیگا اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے
دکان میں رکھے اور دونوں بیچ کے مشترک رہیں تو بیچ اسباب
والے کا ہے اور دکان والا اجرت لیگا۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ کا بیان۔

ماوہ (۳۴۵) کبھی عمل اور کام کی قیمت مقرر کی جا سکتی ہے مثلاً شرکت
عنان میں دونوں کا مال برابر ہوا اور دونوں کام بھی کرتے ہیں مگر چونکہ
ایک شخص کام میں زیادہ مایہ ہے اور کام خوب کرتا ہے تو جائز ہے

کہ اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔
 ماوہ (۱۳۴) کام کا ضامن ہونا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کروانا
 ہی کام کرنا ہے اسلیٰ اصل کام کے اجرت میں ضامن ہی حق دار
 ہوگا۔ مثلاً ایک کارگر اساتے کہ اوس سے کوئی واقف نہیں ہے
 اس لٹی ایکے واقف کار نے اپنی دوکان میں اوسکو بٹھلایا اور لوگوں
 سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگے
 بسبب اپنی ذمہ داری کے اوس بن مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور
 دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان اوس میں مل ہوگا۔
 ماوہ (۱۳۵) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً
 مضاربہ میں رب المال اپنی مالک کے سببے اور مضارب اپنی عمل کی
 سببے ربح کے مستحق ہیں کہیں صرف ضمانت اور ذمہ دارے سے
 ہی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب
 لوگ واقف ہیں ایک شاگرد تیار کیا لوگوں کا کام جو استاد کے
 پاس آتا ہے شاگرد ہے اپنی ذمہ داری سے کرواتا ہے اوس نے
 استاد ہے اجرت میں سے جو باہم حصہ مقرر ہو جاوے مستحق ہوگا
 دیکھو ماوہ (۵) مگر یہ ماوہ (۵) اوس سے متعلق نہیں ہے۔

ماوہ (۱۳۸) جب ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز نہ ہو کچھ استحقاق

رج کا ہو گا مثلاً نہ مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے
مثلاً ایک شخص کو یہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہو گا
وہ مشترک ہو گا تو اس صورت میں جو رج ہو گا وہ صاحب مال کا ہے
اس شخص کو اس میں کچھ حق نہیں ہے۔

ماوہ (۱۳۴۹) استخفافِ رج صرف بلحاظ اس شرکے ہوتا ہے
جو عقد شرکت میں نہ ہو کہ نہ بلحاظ اس عمل کے کہ واقع ہوا
سو شریک کو عمل نہ کرے پر عقد شرکت میں جو اس کا عمل مشروط ہوا
گویا عامل قرار دیا جائیگا اور رج کا مستحق ہو گا مثلاً شرکت صحیحہ
میں یہ شرط ٹھہری تھی کہ دونو کام کرتے رہیں گے یا ایک تو عمل
کرتا رہا اور دوسرے نے عذریہ بعد زکام نکلیا تو بھی رج او ان دونو
میں نفیم ہو گا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور رج
کی شرکت اس میں ٹھہر گئے ہیں۔

ماوہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت
ہر شریک کے قبضہ میں و دیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے
مفسور مال تلف ہو گیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضمان نہ لگے۔
ماوہ (۱۳۵۱) اس المال شرکت اموال میں دونو شریک کا
مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زاہد حبیب کار اس المال ہوا

دوسری کا صرف عمل ہے نہرے اور یہ بھی گفتگو ہوے کہ ریج دونوں
 شریک ہے تو یہ عقد مضارب ہوگی جیسا اوسیکے باب میں خاص
 اوسکا ذکر ہوگا۔ اور اگر یہ نہرے کہ سارا ریج صرف عامل کا ہے
 تو اوسکو فرض کہتی ہیں اور اگر ریج صرف اس المال والے کا
 نہرے تو اس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستضعف ہے
 کہ وہ وکیل تبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے
 مادہ (۳۵۲) ایک شریک مرجائی یا مجنون مطبق ہو جاوے تو
 شرکت فسخ ہو جائیگی اور اگر کئی آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہیں
 تو صرف منوفی اور مجنون کے حق میں شرکت فسخ ہوگے اور اور
 حق میں قائم رہے گی۔

مادہ (۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے بھی شرکت فسخ ہو جاتی ہے
 مگر شریک نامے کو فسخ کا علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اوسکو علم نہ ہو فسخ نہ ہوگا
 مادہ (۳۵۴) جب دونوں نے شرکت کو فسخ کر دیا اور یہ قصہ اوٹھا
 کہ جب قدر روپیہ موجود ہے وہ ایک لیوے اور جتنا لوگوں پر قرض ہے
 وہ دوسرا لیوے تو یہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچھ موجود ہے اور جو قرض
 وہ سب دونوں میں شریک رہے گا دیکھو مادہ (۳۵۵)۔

مادہ (۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت میں سے کچھ لی لیا

اور تجارت کرتے کرتے بے تفصیل حساب مجھوں چھوڑ کر مر گیا تو اس کے
 ترکہ میں سے شریک کا حصہ لیا جائیگا و کہہو مادہ (۸۰۱) -

فصل پنجم شرکت مفاد کا بیان -

مادہ (۱۳۵۶) دو نو مفاد میں ایک دوسرے کے کفیل ہونے میں جیسا
 فصل ثانی میں مذکور ہو اوجہ اقرار ایک کے حق میں جارے
 ہوگا ویسا ہی اس کے شریک کے حق میں بھی جارے ہوگا اس لیے جن
 خواہ جس سے چاہے ایسا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع و شراء
 و اجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب ہووے وہ دوسرے پر بھی مرتب
 ہوگا جو اس شرکت میں پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک
 چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بچا رعب واپس ہو سکے گی اور جو ایک
 شریک نے خریدی تو دوسرا بچنا رعب واپس کر سکتا ہے -
 مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچھ اپنی اور اپنی عیال کے لئے
 کہانے اور پنی اور سب حاجتوں کے واسطے لیوے تو دوسرے کو
 اس میں کچھ حق نہیں ہے مگر باج ان اشیاء کی قیمت دوسرے شریک سے
 سب اس کی کفالت کے لئے سکتا ہے -

مادہ (۱۳۵۸) دو نو مفاد کا جب اس المال اور ربح میں مساوی
 رہونا شرط ہے ایسا ہی شرط ہے کہ کسی کا مال زیادہ نہ ہو و گور اس المال

ہونے کے لائق ہو جیسی نقود ماوہ، مال کہ نقود کے حکم میں مگر جب ایسا مال زیادہ ہے کہ اس المال نے کئے لائق نہیں ہے جیسی اسباب اور مکان اور قرض کے لئے ذمہ ہو تو اس سے مفاوضہ میں کچھ خلل نہیں ہوتا ہے۔

ماوہ (۳۵) شریکیت اسماء سے دو نو شرکیے جب یہ عقد کیا کہ دو نوین سے جو کوئی جو کام قبول کرے تو وہ دو نو پر برابر ہوگا یعنی ضمان و ذمہ دار سے میں اور کام کرتے ہیں اور فائدہ اور ضرر میں دو نو برابر ہونگے اور جب ایک پر کچھ کام لازم نہ ہووے اور دوسرا اس کا کفیل ہووے تو یہ عقد مفاوضہ ہو جائے گا اور اس صورت میں جو اجرت مزدور کی یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جائے اور اگر کسی نے دعویٰ کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے۔

ماوہ (۳۶) اگر دو شخص شریک ہوں کہ مال قرض لائیں اور بیچا لیں اور مال جو خرید ہے اس کی قیمت اور اس کا ربح سب مشترک نصف نصف ہوگا اور دو نو ایک دوسرے کے کفیل رہیں گے تو یہ بھی شرکت مفاوضہ شرکت وجوہ ہوگے۔

ماوہ (۳۷) شرکت مفاوضہ میں لفظ مفاوضہ اور سب شرطوں کا ذکر

کرنا شرط ہے اور عقد اگر مطلق ہو تو شرکتِ عنان ہے۔

ماوہ (۱۳۶۳) جس شرط مذکورہ میں سے کوئی شرط مقرر نہ ہو تو شرکتِ مفاوضہ شرکتِ عنان ہو گے مثلاً ایک شریک کے پاس کچھ مال وراثتاً یا مہبہً یا ہبہً اگر شرکت کا اس المال ہو سکتا ہے جیسی نقد تو عقدِ مفاوضہ عنان ہو جاوے گی۔ اور اگر اس المال شرکت ایسا مال نہیں ہے بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ میں کچھ خلل نہ ہوگا۔

ماوہ (۱۳۶۳) جنی شرطین عنان کے صحت کے لئے "زمین اشیاء" شرکتِ مفاوضہ کے لئے بھی لازم ہیں۔

ماوہ (۱۳۶۳) درنو شریکوں کو جو جو تصرف شرکتِ عنان میں جائے رہے مفاوضہ میں بھی جائز ہے۔

فصل ششم شرکتِ عنان کے حق کا بیان اس میں تین بحثیں
بحث اول۔ جو امور کہ شرکتِ انول سے متعلق ہیں۔

ماوہ (۱۳۶۵) شرکتِ عنان میں دونوں کا مال مساوی ہو نا ضروری نہیں بلکہ ایک کا مال زیادہ اور دوسرے کا مال کم ہو سکیگا اور یہ ضروری نہیں کہ شریک اپنا سب مال شرکت میں داخل کر دے بلکہ جتنا چاہے یا کوئی مقدار خاص شرکت میں لگا دے سو ممکن ہے کہ

ہر شخص کے لئے سوار اس راس المال کے اور بھی مال نقد وغیرہ کہ
راس المال ہونے کے قابل ہووے۔

ماوہ (۳۶۶) جیسا شرکت عنان میں یہہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت
کی جاوے یہہ بھی جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کی جاوے۔
ماوہ (۳۶۷) شرکت صحیحین رج کے لئے جو شرط پھر جاوے وہ
واجب العمل ہوگے۔

ماوہ (۳۶۸) شرکت فاسدہ میں بقدر راس المال کے رج تقسیم ہوگا
اور جو شریک اپنی لئی زیادہ ٹھرائی اوسکا اعتبار نہیں ہے۔

ماوہ (۳۶۹) اسطرح نقصان اور خسارہ بھی بلحاظ راس المال
دونوں پر پڑیگا اگر کوئی اور وجہ قرار دی گئی تو جائز نہوگا۔

ماوہ (۳۷۰) جب دونوں شریک تقسیم رج بلحاظ مقدار راس المال کے
بہرہ بن گو کسی کار راس المال زائد ہووے یا کم تو اسی اعتبار پر
رج تقسیم ہوگا۔ گو عمل کرنا دونوں کا ٹھہرا ہوا ایک ہی کا مگر جب یہ
راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال
اس دوسرے کا پاس بضاعت ہے۔

ماوہ (۳۷۱) باوجود کے کہ راس المال دونوں کا برابر ہے ایک کے
لئے رج زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا حصہ دوثلث اور دوسرے کا حصہ

ایک ٹلٹ مقرر ہووے اور دو ٹوکا عمل ہی مقرر کجا جاوے تو صحیح
 اور جائز ہے اور شرط ہی مقبول دیکھو مادہ (۱۲۴۵)۔ اور سیکارج
 میں حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اسی کا عمل ہی شرط کیا گیا ہے تو ٹلٹ
 صحیح ہے اور شرط منظور۔ کیونکہ اس المال کے عوض اصل شیخ
 اور عمل کے عوض حصہ زائد ہے۔ اگر اس المال دوسری شریک کے
 قبضہ میں ہووے تو یہ عقد مضاربہ ہے۔ اور اگر عمل کم حصہ والے پر
 ٹہرے تو صحیح نہ ہوگا۔ اور ریج بمقہ اس المال تقسیم ہوگا۔
 کیونکہ تقسیم ریج بمقابلہ مال کے ہے یا بمقابلہ عمل کے ہے یا بمقابلہ
 ضمان و ذمہ دارے کے ہے۔ اور بیان جو زیادہ ریج دیا جاتا ہے
 تو نہ اس کا مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکھو مادہ (۱۲۴۶)
 واور مادہ (۱۳۴۸)۔

ماوہ (۱۲۴۷) ایک کار اس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑ لاکھ قرش اور
 دوسری کم ہے مثلاً ایک لاکھ قرش میں زیادہ والے کا حصہ ریج
 میں زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ہرانا جائز ہے جیسا باوجود برابر ہونے
 اس المال کے ایک کا حصہ زیادہ اور ایک کا کم ہونا جائز ہے
 اور اگر یہ شرط ٹہرے کہ دو نو عمل کرتے رہیں یا وہی عمل کیا کرے
 کہ جب کار اس المال کم ہے اور حصہ ریج زیادہ ہے تو یہی جائز ہے

اور شرط موصول۔ اور اگر یہ شرط ٹھہرے کہ اس المال زیادہ ہو
اور حصہ ربح کم تو جائز نہ ہوگا بلکہ ربح دو نو میں بمقدار اس المال تقسیم
مادہ (۳۷) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر چھ یا چوتھ
یا کم پر یا زیادہ پر۔

مادہ (۳۸) جسکی پاس اس المال ہے اسکو اختیار ہے کہ نقد پر
خود بارے کرے یا قرض پر مگر غبن فاحش پر اگر خرید لگاتا تو اسکی ذات
پر پڑیگانہ مال شرکت پر۔

مادہ (۳۹) جسکے پاس اس المال نہوا اسکو خریداری بائز ہے
اگر خرید لگاتا تو اسکی ذات پر پڑیگانہ شرکت پر۔

مادہ (۴۰) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدی
کہ تجارتی نہیں ہے تو وہ اسکی ذاتی ہے شریک کو اس میں کچھ
حصہ نہیں۔ اور اگر اسکے قبضہ میں اس المال ہے اور اسنی
کوئی شے تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدے تو مال شرکت میں
شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گھوڑی خریدی اور شرکت ازبک
سوداگرے میں ٹھہرے تھی تو یہ گھوڑی اسکے ذاتی ہے اور اگر
کپڑا ہی خریدا تو شرکت میں داخل ہوگا اگرچہ خریدنے کے وقت
اسپر گواہ مقرر کر لے کہ میں اپنی ذات کے لئے خریدتا ہوں شرکت

یعنی اس میں شریک کو کچھ حق نہیں ہے کچھ سود نہ ہوگا بلکہ شرکت کے
میں شمار ہوگا اور شریک کو بھی اس میں حق شرکت رہے گا۔
مادہ (۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہیں
یعنی جس شریک نے کچھ خریدا اور قیمت بھی دی تو اوس پر لازم ہوگا
یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر ہوگا نہ شریک پر اور
ایسی ہی جو شریک بیچے تو ثمن لینا بھی اسی کا کام ہے۔ اگر ایک
شریک نے بیچا اور دوسرے نے ثمن پر قبضہ کر لیا تو بمقدار اوسکی حصہ
مشرعے زر ثمن سے بری ہو گیا نہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے
مال بیچا اور کسی اور کو زر ثمن وصول کرنے کے لئے وکیل کیا تو دوسرا
شریک اس وکیل کو موقوف نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر بیع یا شرا
یا اجارہ دینی میں یعنی اصل تجارت میں ایک شریک نے کسی اور کو
وکیل کیا تو دوسرا شریک اوسکو موقوف کر سکتا ہے۔

مادہ (۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کرے گا
نہ شریک۔ اور جس نے مال شرکت بیچا ہے مشتری اوس کو بخیر عیب
واپس دیکھنا نہ شریک کو۔

مادہ (۳۷۹) ہر شریک کو یہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت
اور بضاعت اور مضاربت دی سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت

کی حفاظت کے لئے دوکان کرایہ لینا اور کسی کو نوکر رکھنا جائز ہے اور یہہ جائز نہیں ہے کہ اپنی مال کے ساتھ اسکی بھی حفاظت کرے یا بے اذن شریک کے کسی اور کے ساتھ عقد شرکت کرے۔ اگر کرے گا اور ضایع ہوگا تو ضمان دے گا۔

ماوہ (۱۱۰) کسی شریک کو یہہ جائز نہیں ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک و رضی وہ سے پر شرکت کے معاملہ کے لئے قرض لینا جائز ہے اور وہ سے نہ نکلتا پر بھی دین بالا شراک لازم آئے گا۔

ماوہ (۱۱۱) اگر شرکت کے معاملہ کے لئے سفر کرے گا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا

ماوہ (۱۱۲) ایک شریک نے جب امور شرکت دوسرے کی راہ پر نہ لے کہ تو اپنی راہ میں جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرنا رہو۔ توجو جو کچھ کہتا ہے لیتی لازم ہیں وہ سب کرنا رہیگا مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچھ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہیں سفر کرنا اور اپنی مال کے ساتھ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتھ شرکت عقد کرنا۔ مگر تلف کرنا اور کسی کو بے عوض دینا بے اذن صریح جائز نہ ہوگا مثلاً کسی کو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے۔

ماوہ (۱۱۳) اگر ایک شریک نے دوسرے کو منع کر دیا کہ مال شرکت لیکر کہیں سفر نہ کرنا یا قرض پر مال شرکت نہ بیچنا اور دوسری اسکی خلاف کیا

یعنی سفر پر لگیا یا فرض پر بیچا جو خسارہ واقع ہو گا وہ سب اسکی ذمہ پڑے گا۔
 ماوہ (۳۸۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسیکے فرض کا
 اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وار نہ ہو گا اگر یہ اقرار کیا کہ یہ فرض ہم
 دونوں کے معاملہ سے واقع ہوا تھا تو اس پر نصف دین لازم ہو گا۔ اور
 اگر یہ اقرار کیا کہ خاص شریک ثانی کے معاملہ سے یہ دین واقع ہوا تو
 اس پر کچھ لازم نہ ہو گا۔

بحث دوم وہ مسایل کہ شرکت اعمال میں متعلق ہیں
 ماوہ (۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپس میں
 شرکت قبول کریں یعنی دو اجراء اور دو مزدور جو آپس میں شرکت ہوں
 یعنی کام اور مزدوری اپنی اوپر لازم کرتے ہیں جو کام کہ مستاجر سے
 لیا ہے خواہ اپنی اپنی ضمان اور ذمہ داری دونوں پر ہو یا ایک
 زیلوہ اور ایک کم۔ اور ایسی ہی عمل بھی ایک کا کام دو ٹلٹ اور ایک کا
 ایک ٹلٹ۔

ماوہ (۳۸۶) ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کام وہ لوگ پاس ہے
 لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دو درزے
 اپنی کام میں شرکت کریں کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کپڑے اور دوسرا
 ماوہ (۳۸۷) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کے لئے وکیل ہے

جو کام کہ ایک قبول کر کے لاوے اوپر بھی اور اسکی شریک پر بھی عمل کرنا لازم ہے پس عنانِ شرکت اعمال بسبب ضمان اور ذمہ داری ہر ایک کے شرکت مفاد مضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنے کا تقاضا کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اور سکا کام پورا کر لگا سکیو یہ اختیار نہیں ہے کہ یہ کہہ سکے کہ یہ کام میرا شریک لایا تھا میں اسکی ساتھ موافقت نہیں کرتا ہوں۔

مادہ (۳۸۸) عنانِ شرکت المال باعتبار حق اجرت کے بھی مفاد مضہ ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرت کامل لے سکتا ہے اور مستاجر جب کو اجرت دیدیگا وہ بری ہو جائیگا۔

مادہ (۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آباد سپر چیز ہوگا کہ وہ خود ہی کرے بلکہ اسکو جائز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام کرے اور سی کام نہ لے سکیگا دیکھو مادہ (۵۷۱)۔

مادہ (۳۹۰) جس شرط پر کہ بیج کی تقسیم آپس میں بٹھے تھی اسی شرط پر تقسیم ہو گا یعنی اگر برابر بٹھے تھی تو برابر تقسیم کر بن گئے اور اگر یہ نہری تھی کہ ایک زیادہ یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم یعنی ایک ثلث تو ویسا ہی ہو گا۔

مادہ (۱۳۹۱) عمل اور کسب میں اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط کرین تو جائز ہے مثلاً یہ شرط کی کہ کام نو برابر اور اجرت ایک کو زیادہ اور ایک کو کم تو بھی جائز ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی ہنرمیں زیادہ ماہر اور مشاق ہے اور دوسرا کم ہے۔

مادہ (۱۳۹۲) جب دو نو شرک ضامن ہوں تو دونوں واجرت کے مستحق ہونگے ایک شرک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہو گیا یا اور جگہ چلا گیا یا بیمار بیٹھا رہا تو بھی موافق شرط کے رچ تقسیم ہوگا مادہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیتلف ہو گیا یا عیب ہو گیا تو شرک ثانی کے ساتھ مشترک ضمان دیکھا اور مستاجر جسے چاہی ضمان لے لیگا اور خسارہ دو نو پر بمقدار ضمان اوگیا مثلاً شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹھہری تھی تو خسارہ بھی نصف نصف ہوگا اور اگر یہ ٹھہرا تھا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ بھی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہی گا۔

مادہ (۱۳۹۴) دو حال بھی عمل کرنے پر شرکت کرین تو صحیح ہے۔ مادہ (۱۳۹۵) اور یہ بھی شرکت ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسرے کی اونٹن اور سامان ہو۔

مادہ (۱۳۹۶) اور یہ بھی شرکت بنا چ ہو سکتی ہے کہ ایک کے

دوکان ہوا اور دوسرے کا ہرف کام ہو دیکھو مادہ (۳۴) -
 مادہ (۳۵) جب شرکت اعمال اسطرح ٹہرے کہ ایک کا خچر ہو
 اور دوسرے کا اونٹ ہو اور دونو بار برداری برابر کرتے ہیں
 تو یہ بھی جائز ہے اور اجرت دونوں برابر تقسیم ہو گے اور یہ
 محاط نہوگا کہ اونٹ زیادہ بوجہ اوٹھاتا ہے کیونکہ اس شرکت میں
 اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوتی ہے۔ چرب
 شرکت تو عقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہ کرایہ کیے گئے اور یہ شرط
 ہووے کہ کرایہ آپس میں تقسیم ہوتا رہے گا تو یہ شرکت فاسد ہے
 اور اجرت خچر کی خچروالے کو اور اونٹ کی اونٹ والے کو ملے گی
 اور ایک دوسرے کے اگر لادے اور اٹھانے میں مدد کرتا رہے گا تو
 ہر ایک اجرت مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۳۶) جب ایک کام میں ایک شخص کار گیر ٹہرا اور دوسرے کا
 بیٹا جو اسکی پرورش میں ہے ملکر کام کرتے ہیں تو اجرت اسکی
 ہے اور اسکا بیٹا مددگار رہے گا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت
 لگانی میں اسکی مدد کرتا ہے تو درخت اس شخص کا ہے
 اور اسکا بیٹا اس میں شریک نہوگا۔

بحث سوم شرکت وجوہ کے مسائل کا بیان

ماوہ (۱۳۹۹) جیسا یہ جائز ہے کہ مال جو خرید کر لاوین برابر ہو
ویسا ہی یہ بھی جائز کہ ایک دو ٹلٹ سود کر لادے اور دوسرا
ایک ٹلٹ کیونکہ مساوات شرط نہیں ہے۔

ماوہ (۱۴۰۰) ربح کا استحقاق شرکت وجوہ میں لمجا طصمان
وذمہ داری کے ہے۔

ماوہ (۱۴۰۱) ضمان و ذمہ داری مال کی قیمت کے باعتبار حصہ ہوتی ہے

ماوہ (۱۴۰۲) ربح میں حصہ ہر شریک کا باسنا بار اوس مال کے ہے

جو یہ خرید کر لای ہیں نصف نصف و تو ربح بھی نصف نصف

ہوگا اور اگر ایک دو ٹلٹ لایا ہی اور دوسرا ایک ٹلٹ تو

ربح بھی اوسط تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لیتی شرط

کیا گیا ہے نامعتبر و نامقبول اور جب یہ شرط یہ کہ اسباب

نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ٹلٹ اور ایک کا ایک

ٹلٹ تو یہ شرط نامقبول ہے بلکہ ربح بھی نصف نصف ہوگا

ماوہ (۱۴۰۳) نقصان اور سارہ بمقدار اپنی اپنی حصہ مال کے

ہے جو خرید کر لائی ہیں خواہ دو دو ملکہ خرید ہی ہوں یا ایک

خرید کر لایا ہے۔ اگر نصف نصف مال لائی ہیں ہر سارہ بھی نصف

نصف ہوگا اور اگر ایک دو ٹلٹ مال لایا اور دوسرا ایک ٹلٹ

لایا تو خسارہ بھی دو ٹلٹ اور ایک ٹلٹ ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اس میں تین فصلیں ہیں۔
فصل اول مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۴۰۴) جس عقد میں ایک شخص کا مال ہو اور دوسری کا
عمل ہو اس کو مضاربت کہتی ہیں اور مال والا رب المال اور
عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

مادہ (۱۴۰۵) مضاربت میں ایجاب و قبول رکن ہے۔
مثلاً رب المال نے کہا کہ یہ روپیہ مضاربہ لو اور اپنی دانی کے
موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ٹلٹ اور ایک
ٹلٹ ہوگا یا یہ کہ تم یہ روپیہ اس مال ٹھہراؤ اور اس میں
ربح ہم میں اور تم میں مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضارب
منعقد ہو گئے۔

مادہ (۱۴۰۶) مضاربت دو قسم پر ہے ایک مطلقہ دوم مفیدہ۔
مادہ (۱۴۰۷) جس میں زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بائع
اور مشترک متعین نہ ہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مفیدہ ہو
کہ اتنی دن تاک یا اسی بلکہ میں یا یہ ہے قسم خاص تجارت
یا فلاں ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مفیدہ ہے۔

فصل ثانی در شرط و کتابیان -

مادہ (۳۰۸) شرط یہ ہے کہ رب المال وکیل کر کے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لائق ہو۔

مادہ (۳۰۹) اور شرط یہ ہے کہ اس مال ایسا ہو کہ شرکت میں اس مال ہونے کے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور مکان اور لوگوں کے ذمہ پر جو قرض ہے اس مال نہیں ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زر و ثمن اس مال کر کے مضاربت کر لو تو صحیح ہو گا یا رب المال نے کہا کہ فلاں کے ذمہ پر جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کر دیا کہ اتنی قرش ہیں اور مضاربت کرو تو بھی صحیح ہو گا۔

مادہ (۳۱۰) اور شرط یہ ہے کہ اس مال مضارب کو بالکل سپرد یا جاوے۔

مادہ (۳۱۱) صبا شرکت العقد میں اس مال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت میں بھی شرط ہے کہ اس مال متعین و معلوم ہو اور بیچ میں حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو۔ لکن مطلق ذکر ہوا کہ بیچ مشترک رہے گا نہ نصف نصف و با جاوے گا۔

مادہ (۳۱۲) جب ان شرطوں میں سے کوئی شرط بھی نہ ہو مثلاً بیچ میں حصہ مشاع نہ ہو بلکہ یہ بھر ایک اتنی قرش رب المال لے گا تو مضاربت فاسد

فصل سوم مضاربہ کی احکام

ماوہ (۱۴۱) مضاربہ میں ہے کہ راس لللال اس کی پاس و رعیت ہے۔ اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بھی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے رجب میں شریک بھی ہے۔

ماوہ (۱۴۲) باعتبار مضاربہ مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جس طرح ہو سکے تجارت کری اور جتنی امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجالائیگا، لاریج حاصل کرنے کے لئے خرید و فروخت کرتا رہیگا۔ لیکن غبن فاحش اگر خرید یا تو خاص اس کا ذمہ ہے مضارب میں شامل نہوگا۔

دوم جائز ہے کہ مال منجھتا رہی نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ چو اور حسب مہلت کہ تاجر وغیرہ معلوم اور عادت سے وہی مہلت بھی دیکھا نہ مہلت دراز کہ نابین میں عادت نہیں ہے۔

سوم جو مال کہ بیچا ہے اس کی زریشن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے

چہاں اگر کسی اور کو بیع اور شرا کے لئے وکیل بھی کر سکتا ہے پنجم مال مضاربہ کا ودیعت رکھنا اور رضاعت دینا اور گدہ رکھنا اور گدہ کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے۔

ششم اپنی اپنی اور دینی کے لئے سفر بھی کرنا جائز ہے۔

ماوہ (۱۴۱۵) مضاربیت مطلقہ میں یہہ جائز نہیں ہے کہ مال مضارب اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربیت دیوی اگر سب مضارب والوں کے عادت ہے کہ مال مضاربیت اور اپنا مال ملا دیتی ہیں تو یہہ بھی حرام ہوگا۔

ماوہ (۱۴۱۶) اگر مضاربیت مطلقہ میں رالمال نے یہہ کہہ دیا کہ تم اپنی رے پر جو مناسب ہو کر لے رہو تو اپنی مال کے ساتھ مال مضاربیت ملا بھیگا اور اور کسی کو مضاربیت بھی دیکھا اور یہہ کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جائز نہ ہوگا۔

ماوہ (۱۴۱۷) اگر اپنا مال اور مال مضاربیت دو نو کو ملا لیا تو حسب قدر ربح اسکے خاص مال کا ہے وہ بھی لیگا اور جو ربح مال مضاربیت کا ہے وہ دو نو آپس میں جب قرار داد باہمی تقسیم کریں گے۔

ماوہ (۱۴۱۸) مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال با اجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہو گے۔

ماوہ (۱۴۱۹) مضارب کو مضاربیت کے لئے اگر کچھ سفر کرتا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربیت میں سے ہوگا۔

ماوہ (۱۴۲۰) جو شرط کہ رب المال نے مضاربیت میں قرض کی اس کے ربح و خرچ

ماوہ (۱۴۲۱) مضارب نے اگر شرط کے خلاف کہا اور مجاز نہ رہا تو
خاصب تصور ہو گا۔ اسی لئے فایده اور خسارہ جو یعنی اور دینی
میں واقع ہو گا وہ سب اسی پر پڑیگا۔ اور اس المال اگر تلف ہو گا تو ضمان دیگا
ماوہ (۱۴۲۲) رب المال نے منع کر دیا تھا کہ مال مضاربیت فلان جا
نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پر اسنی اوسکا خلاف کیا کہ اوس جانے
لے گیا یا قرض بیچا۔ اور زر ریشن یا مال تلف ہو گیا تو ضمان دیگا۔

ماوہ (۱۴۲۳) رب المال نے جو مدت مضاربیت کی مقرر کی تھی
اوسکے گزرتے ہی مضاربیت فسخ ہو جاتی گی۔

ماوہ (۱۴۲۴) رب المال نے جب مضارب کو موقوف کر دیا تو
ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بھی ہو جاوے ورنہ جب تک کہ اوسکو
اطلاع نہ ہوگی سب تصرفات اوسکی جائز ہوں گے اور بعد اطلاع
اوسکو جائز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچ کر نقد کر
اور بہ نقد موجود ہے اوس میں کچھ تصرف نہ کرے۔

ماوہ (۱۴۲۵) مضارب اپنی عمل کے عوض حقدار ربح کا ہے کہو کہ
خمس کہ بھی مستقیم ہوتا ہے اسی کے حوصلہ کہ مضارب نے ہٹا لیا تھا
۱۵۱ اوس کا مستحق ہو گا۔

ماوہ (۱۴۲۶) رب المال سبب اپنی مال کے بیج کا مستحق ہے

اسی لئے مضاربِ فاسدہ میں کل رجبِ مال کا ہے اور مضارب
اجر مثل بانی گا مگر اس مقدار سے کہ وقتِ عقد قرار پاتا تھا زیادہ
نہ لے سکیگا بلکہ اگر رجب حاصل نہ ہوگا تو کچھ نہ پائیگا۔

ماوہ (۱۴۲۷) اگر مالِ مضاربت میں نقصان ہو انوپہلے رجب میں اس کے
تکمیل کیجاوے نہ راس المال میں سے اور رجب اگر کافی نہ ہوگا تو
اس وقت راس المال میں سے تکمیل کریں گے اور مضارب کے وہ
کچھ لازم نہ ہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

ماوہ (۱۴۲۸) بہر حال خسارہ اور نقصان رب المال کے سرے
اگر یہ شرط پڑی تھی کہ دو نو بردار دیوگا تو یہ شرط مقبر نہیں
ماوہ (۱۴۲۹) جب رب المال مر گیا یا بخون ہو گیا تو مضارب
فسخ ہو جائی گے۔

ماوہ (۱۴۳۰) اگر مضارب بے تفصل حساب کے مر گیا تو اس کے

ترکہ پر ضمان ہوگا دیکھو ماوہ (۸۰ و ۸۵)۔

باب ستم مزارعت اور مسافاتی بیاعین این سید و فصل میں
فصل اول مزارعت کا بیان۔

ماوہ (۱۴۳۱) ایک شخص کی زمین ہے اور دوسرا اس میں
کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونوں کے شریک اس کو نہایت

مزارعت و زراعت کہتی ہیں۔

مادہ (۴۳۲) شرکت مزارعت کا رکن ایجاب و قبول ہے زمین و اُکی
کاشتکار کو کہا کہ میں نے تجھ کو یہ زمین زراعت کے لئے دی ہے یہ زمین
سے تیرا حصہ اس قدر ہو گا اور کاشتکار نے کہا کہ میں نے قبول کیا
یا میں راضی ہوا یا ادر کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کرے
یا کاشتکار نے زمین واسے سے کہا کہ تو مجھ کو اپنی زمین زراعت
لئے دی کہ میں اس میں زراعت کروں گا اور زمین والا راضی ہو گیا
تو عقد مزارعت منعقد ہو گے۔

مادہ (۴۳۳) دو نو کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہیں ہے

اسی لئے تمیز دار اذن والا اثر کا عقد مزارعت کر سکتا ہے۔

مادہ (۴۳۴) شرط یہ ہے یا تو قسم زراعت اور خمس

متعین ہو جائی یا تقسیم رہی کہ جو چاہے سو بونی۔

مادہ (۴۳۵) یہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ شائع مثل

نصف و ربع وغیرہ متعین ہو جائی اگر حصہ متعین نہ ہوا یا یہ کہا

کہ سوائی حاصل کے اور کچھ دیوین گے یا حاصل میں سے اتنی

سیر دین گے تو یہ عقد صحیح نہیں ہے۔

مادہ (۴۳۶) شرط یہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو

۳۰۰
اور زمین کاشتکار کو سونپ دی جائی۔

مادہ (۷۳۳) اگر بشرط مذکورہ من سے کوئی شرط
پنہ پائی جائی تو عتد فاسد ہوگا۔

مادہ (۷۳۴) عتد صحیح میں جو شرط ایس میں شھر گئی ہو
اوسی پر محاصل تقسیم ہوگا۔

مادہ (۷۳۵) عتد فاسد میں کل محاصل ختم والی کا
اور شخص ثانی اگر صاحب زمین ہے نو زمین کی اجرت مثل
اور اگر کاشتکار ہے تو اوسکے عمل کی اجرات مثل پاویگا۔

مادہ (۷۳۶) زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کہ پستی تیار نہ ہو
تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہی گا اوسکے وارث منع نکرین
گے۔ اور اگر کاشتکار مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہیں بدستور
کام کرتے رہیں گے زمین والا اوکو منع نکرینگا۔

فصل دوم مساقات یعنی درختوں کی بربر کہنی
اور پانی دینی کے بیان میں۔

مادہ (۷۳۷) ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانے
وغیرہ دیکرا دکی تربیت کرتا ہے اور یہ بھرا کہ محاصل دونوں
مشترک ہوگا تو یہ شریعت مساقات ہے۔

ماوہ (۱۴۴۲) عقد مساقات میں ایک باب قبول رکن ہے
درخت والی نے کہا کہ یہ درخت بن نے شکوہ سافا کے
نئی دی اوس میں جو پہل ہوگا اس حصہ تیرا ہے اور دوسرے
نے قبول کر لیا تو مساقات منعقد ہو گئی۔

ماوہ (۱۴۴۳) شرط یہ ہے کہ دو نوعا قداقل ہوں۔
ماوہ (۱۴۴۴) جب مزارعت میں حصہ مشاع شرط ہے اسہی
اس میں بھی شرط ہے۔

ماوہ (۱۴۴۵) درختوں کا عامل کو سونپ دینا شرط ہے۔
ماوہ (۱۴۴۶) حسب شرط باہمی پہل تقسیم ہونگے۔

ماوہ (۱۴۴۷) عقد فاسد میں تمام پہل درخت والے کے ہیں
اور عامل کو اجیر شل۔

ماوہ (۱۴۴۸) اگر درخت والا مر گیا تو عامل جب تک کہ
پہل بک چکے بدستور کام کرنا رہے گا اس کے وارث
منع نکر سکیں گے اگر عامل مر گیا تو اس کے وارث
اگر چاہیں تو بجائے اس کے کام کر لے رہیں درخت والا
انکو منع نکر سکیگا۔

کتاب یازدہم وکالت کا بیان۔ اسپن ایک مقدمہ اور تین بابیں
مقدمین وہ اصطلاحات فقہیہ ہیں کہ وکالت سے متعلق ہیں۔

(دوا ۱۴۴۹) کسی کو اپنے قائم مقام کر کے اپنا کوئی کام اوسکو
سپرد کر دینا وکالت کہتے ہیں جو شخص مقرر کرے وہ موکل کہلے گا کہ ہے اور جو مقرر
کیا جائے وہ وکیل ہے اور جس کام کیلئے مقرر کرے وہ موکل یعنی بفتح کا ہے۔

(دوا ۱۴۵۰) کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بھیجا رالت ہے
اور اس میں کسی قسم کا تصرف نہیں ہوتا ہے یعنی والا امر مل کہلے ہیں ہے
اور جو کچھ چاہے وہ رسول ہے اور جس کے پاس بھیجا ہے وہ امر الی بفتح میں ہے
باب اول۔ وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

(دوا ۱۴۵۱) رکن وکالت ایجاب و قبول ہے۔ موکل نے کہا کہ
میں نے تجھ کو خاص اس کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ میں نے قبول کیا
یا کوئی اور کلام کہا جو قبول پر دلالت کرے یا کچھ نہ کہا بلکہ جس کام کیلئے
وکیل کیا وہ کام کرنے لگا تو یہی قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد
ہوگی۔ اور اگر ایجاب کے جواب میں اس نے کھا کہ میں وکالت قبول نہیں کرتا
ہوں۔ اور یا کھا کہ میں نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہ ہوگی۔ اس کے بعد
اگر وکالت کرنے لگا تو جائز نہ ہوگا۔

(دوا ۱۴۵۲) کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن (یعنی حکم)

رمادہ ۵۳۵ (۱۴۵۳) کام کر نیکے بعد اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی نے بے اطلاع و بے اجازت ملک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

رمادہ ۵۴۵ (۱۴۵۴) رسالت وکالت مبین ہے مثلاً ایک صرف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اس سے قدر قرضی لا دے تو چھ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی چھ پیغام دیکر بھیجا کہ فلان شخص فلان گھوڑا خریدتا ہے۔ دلال نے کھا کہ میں نے وہ گھوڑا اس کے ہاتھ بیچا تو چھ گھوڑا اس کو پہنچا دے۔ اس نے چھ گھوڑا اس کو پہنچا دیا اور چھ دلال نے نکھاتھا وہ بھی کہہ دیا مرسل اور دلال کے درمیان بیچ منعقد ہوگی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔ اور یہاں ہی ایک شخص نے قسائی سے کھا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اس کے ہاتھ آٹا گوشت بیچ پکا کر قسائی ہر روز گوشت اس کے ہاتھ پہنچنے لگا تو چھ نوکر صرف واسطہ اور رسول نہ وکیل۔

رمادہ ۵۵۵ (۱۴۵۵) اتفاقاً حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً اتفاقاً نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خرید لیا تو چھ وکالت ہے

اور اگر آقا نے خود خریدا اور نوکر سے کھا کہ تو وہ مال لے آؤ تو یہ
صحت رسالت ہے۔

(ما ۵۵۶) وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اس میں کوئی کام
خاص یا مدت معین وغیرہ نہیں ہوتی اور کبھی شرط وغیرہ بھی مقید ہوتی ہے مثلاً
ایک شخص نے دوسرے کو کھا کہ جب فلان تاجر بھیاں آئے گا تو اس کے ہاتھ سے
گھوڑا میرا لے لیا تو یہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب بھیاں آئے گا تو چپکا ورنہ
یا وقت مقرر ہوا مثلاً کھا کہ نسیان کے چنے میں میرا جانور بھیا تو اسی چنے میں
چپکا نہ بھاسکے اور نہ قبل اسکے۔ اور ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ قیمت
مشین ہو مثلاً کہا کہ ایک نہرا قریش کو بھیا۔ اتنے ہی کوچ کی گانہ کم کو۔

باب دوم وکالت کے شرطوں کا بیان

(ما ۵۵۷) شرط یہ ہے کہ مولے جب کام کے لئے وکیل کیا کر
وہ خود بھی اس کے لئے پر قدرت کہتا ہو۔ ایسے ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون
کسی کو وکیل بھین کر سکتے ہیں۔ اور تمیز دار لڑکا اگر ایسے کاموں میں کسی کو
وکیل کرے کہ اس کے حق میں ضرر نہ ہوں۔ مثلاً سچہ کرنا اور صدقہ دینا گودلی بھی
اجازت دی تو جائز بھین ہے۔ اور اگر نفع کے کاموں میں کسی کو وکیل کیا
مثلاً بھلنا اور صدقہ لینا گودلی اجازت نہ دی تو بھی جائز ہے اور اگر
ایسے کام میں کہ اس میں نفع اور ضرر دونوں متصور ہیں مثلاً بیع و شرا۔ اگر

لڑکے کو ولی کی طرف سے اجازت ہی تو وکالت جانی ہے ورنہ بی اجازت
ولی کے وکیل نہ ہوگا۔

(مادہ ۸۵۵) بھیجی شرط ہے کہ وکیل عاقل باتمیز ہو اور بالغ ہونا
اوسکا شرط نہیں ہے اسلئے لڑکا جو باتمیز ہو وکیل ہو سکتا ہے گو ماذون
اور اس صورت میں عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہوینگے نہ اسلئے لڑکے پر۔
(مادہ ۸۵۹) جننے کام کہ خود کر سکتا ہے سب میں دوسرے کو وکیل
کر سکتا ہے یعنی بیع و شراعت اور کرایہ دینے میں اور کرایہ لینے میں اور گر و تیریز
اور گر و لینے میں اور ودعت دینے میں اور ودعت لینے میں اور ہبہ کرنے میں
اور ہبہ لینے میں اور صلح کرنے میں اور ابراء میں (یعنی معاف کرنے میں)
اور نالاش کرنے میں اور شفعہ کے طلب کرنے میں اور ترکہ وغیرہ تقسیم
کرنے میں اور قرض ادا کرنے میں اور قرض کے لینے میں اور مال قبضہ
کرنے میں۔ پر شرط بھیجی ہے کہ جس کام پر کسی کو وکیل کرے وہ کام

متعین اور معلوم ہوئے
باب سوم وکالت کے حکام اور میں چھ فصل میں
فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

(مادہ ۸۶۰) لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور ہن اور ودعت اور
قرض اور شرکت اور مضابہ اور ناخار دعویٰ پر صلح ان سب کو وکیل اصل

موکل کے ساتھ متعلق کرے ورنہ صحیح نہ ہوگا

دعا ۱۴۶۱۵ بیع اور شرار اور اجارہ اور اقرار پر صلح میں بھہ شرط

غیر ہے کہ موکل کے ساتھ ان متعلق کرے۔ بلکہ وکیل اپنی ہی ساتھ متعلق کر لیتا
یعنی بھہ کہے کہ میں نے خریدا تو صحیح ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں ملک
موکل کی ہی ہوگی۔ اگر وکیل نے موکل کے ساتھ عقد متعلق کی تو وکیل ہی پر عقد
سب احکام وارد ہونگے۔ اور موکل کی طرف اگر عقد متعلق کی تو موکل پر احکام
عقد وارد ہونگے۔ اور وکیل ان صورت میں صرف رسول رہیگا مثلاً وکیل نے
موکل کا کچھ مال بیچا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر
جبر کیا جائیگا کہ بیع مشتری کو پونچا دے اور زرغن مشتری سے وصول کرے
اور اگر بیع کا کوئی اور عقد رخل آیا اور زالش کر کے بیع لے لی تو مشتری وکیل
اپنا زرغن لیگا۔ اور اگر وکیل نے کچھ مال خریدا اور اپنے ہی طرف متعلق کیا
اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بائع سے مال لیگا اور اگر موکل نے زر قیمت بغیر
دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا۔ اور بھہ مال عیب دار نکلا تو وکیل ہی
الش کر کے واپس کرنے کا مجاز ہوگا۔ اگر وکیل نے کھا کہ میں نے بیع مال
موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تو سب احکام
عقد کے موکل پر وارد ہونگے۔ اور وکیل اس وقت صرف رسول ہے۔

دعا ۱۴۶۲۵ رسالت کے بل حکام مثل پر وارد ہونے پر رسول پر

(مادہ ۱۴۶۳) بیع اور شرا اور ایفاء اور تنفیاء دین اور قبضہ مال میں وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا۔ اور رسول کا قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جبکا وہی حکم ہے۔

(مادہ ۱۴۶۴) قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بیجا اور ناجبی اس تک پر بیجا بھی نہ تھا کداستہ میں تلف ہو گیا تو جبکہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی قرض لینے کے لئے بیجا اور اس کے پاس تلف ہو گیا تو قرضخواہ کا مال گیانہ قرضدار کا قرضدار ہی ہو گیا۔

(مادہ ۱۴۶۵) ایک شخص نے دو آدمیوں کو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام اکیلا نہ کر سکیگا۔ پر عدالت میں تلاش یا ادعویٰ دین یا ودیعت ان دونوں میں سے جو کوئی کر دے گا تو صحیح ہو جائیگا۔ یا ایک شخص کو انجام کا رپر اور دوسرے کو آغاز پر وکیل کیا تو ان میں سے جو کوئی تمام کام کرے گا تو درست ہوگا۔

(مادہ ۱۴۶۶) بے اجازت موکل کے وکیل دوسرے کو وکیل بھیج کر کہتا ہے اگر صریح اجازت دے یا بھیجے کھا کہ تیری راسی میں جو آوے وہ کھڑا رہو۔ اگر دوسرے کو وکیل کیا تو بھیجے شخص وکیل اہل موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اس کے موقوفہ کرنے سے یا اس کے مرنے سے بھیجے وکیل ثانی موقوف نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۶۷) اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا۔ اور اگر اجرت قرار چین پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی چین ہے تو اجرت

نہ پانچا بلکہ متبرع ہوگا۔

فصل دوم وکالت بالشراء کا بیان یعنی جب کسی کو مال خریدنے کا

(مادہ ۱۴۶۸) حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۹ لازم ہے کہ کار وکالت

متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہو سکے ورنہ کا مجہول کیونکر جالاسکتا ہے۔ ایسی

لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اس کے جنس بیان ہو و اگر بیان جنس کافی نہ

اس کے بہت قسم ہیں تو لازم ہے ایک نوع اور اس کی قیمت بیان کر دین۔ اور

جنس بھی بیان نہ ہو یا بیان ہو پر انواع بہت مختلف ہیں اور نوع بھی متعین نہ ہو

اقبیت بھی بیان نہ ہو تو وکالت صحیح نہ ہوگی پر اس وقت کہ وکالت عام ہو مثلاً

کھا کہ گھوڑا خرید و تو یہ وکالت صحیح ہے اور جو کھا کہ کپڑا خرید و تو ضرور ہے

کہ اس کا بیان ہو کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور بیان قیمت بھی ضرور ہے

کہ ایک طاقت اتنے روپیہ کا۔ اور اگر جنس کا بیان نہ کیا اور کھا کہ ایک جانور

چار پایہ لادو یا کپڑہ یا اطلس لادو اور نہ نوع کا بیان ہے نہ نمونہ کا تو صحیح

نہیں ہے اور اگر کھا کہ کپڑہ یا اطلس ج تیری رای میں آوے خرید لاؤ تو

یہ وکالت عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑہ چاہے خریدے۔

(مادہ ۱۴۶۹) جب اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بھی مختلف

ہوتی ہے مثلاً روئی اور شے ہے اور کتان اور شے ہے اس لئے خام روئی

اور خام کتان بھی مختلف ہیں۔ اور ایسے جب مقصد جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ۔

اوس سے موزے وغیرہ نبائے جاتے ہیں۔ اور ان سے غالیچہ وغیرہ
مختلف نبائے جاتے ہیں۔ اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس مین اور رومی اور
جنس مین۔ گوچھ سب اونکے ہیں مگر ساخت پر ملک کے جدا جدا ہے۔

(ماو ۵۵۰ ۱۴) اگر وکیل نے غلام حکم موکل کیا یعنی موکل نے کھانہ غلام
جنس مین سے خریدنا اور اس نے اور جنس مین سے خریدا تو موکل کا کام ادا
نہیں کیا بلکہ وکیل کے ذمہ پڑ گیا اگرچہ اس میں فائدہ زیادہ ہو

(ماو ۵۵۱ ۱۴) موکل نے کھانہ مچھو ایک منیڈ ہالاد و اوس نے بیٹھ خریدی
موکل کے لئے نہ ہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے۔

(ماو ۵۵۲ ۱۴) موکل نے وکیل کو کہا تو غلام قطعہ زمین خریدے کہ
اوپر مکان بنایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا یا کہا کہ غلام قطعہ
جوبلی خرید و وکیل وہی احاطہ میں جوبلی خرید گیا۔

(ماو ۵۵۳ ۱۴) اگر کہا کہ میرے لئے دودہ خریدو اور مجھے بیان کیا
کہ کس جوبڑ کا دودہ لاؤ تو جو دودہ کہ معروف اور رواج خرید لایگا۔

(ماو ۵۵۴ ۱۴) موکل نے کھانہ میرے لئے چاول لاؤ تو وکیل مار پھوڑ
جو چاول اوسکو ہاتھ آئیٹھکے لے لیا۔

(ماو ۵۵۵ ۱۴) جوبلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا
ضروری ہے ورنہ صحیح نہیں ہوگا

(مادہ ۵۵۷) جب تک کہ موتی اور یا تو سرج کی قیمت بیان نہ کرے
وکالت صحیح نہ ہوگی۔

(مادہ ۵۵۷) جو چیزیں کہ مقدار پر خریدی جاتی ہیں ان کی مقدار اور

بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنی کیل یا اتنے سیر گہیون اتنے روپیہ و نہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۵۵۸) کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلیٰ یا ادنیٰ

یا اوسط معلوم ہو صحیح محض ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لڑکے

مثلاً تیرا یہ پر چلائے والے نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لادو

اوسکے موافق خریدنا چاہئے نہ میں ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا خرید لا اگر خرید گیا

دبیل کا سو کا نہ موکل کا۔

(مادہ ۵۵۹) موکل نے جو قید لگاے اوسکے خلاف نہ کیا جاوے

و نہ بکس پر پڑ گیا نہ موکل پر۔ مگر اوس صورت میں کہ فائدہ اوسکا زیادہ اور ہر

ہو۔ تو موکل ہی کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دھنار قمر شکو فلانی جو بی خریدو

اس نے کچھ زیادہ پر خرید اتوجا نیز نہ ہوگا اور اگر کم پر خرید اتوجا نیز ہے

یا کہا کہ قمرضی پر خرید و اوس نے نقد پر خرید اتوجا نیز نہ ہوگا اور اگر کھا کہ نقد پر

خرید و اوس نے قمرضی پر خرید اتوجا نیز ہے

(مادہ ۵۶۰) اگر کھا کہ فلان چیز خرید لا دو وہ آدمی خرید لا یا اگر تقسیم

نہ نہ ہوگا اتوجا نیز ہے ورنہ محض مثلاً موکل نے کہا کہ ایک طاقت خرید و اوس نے

آدھ لیا جائز نہ ہوگا۔ اور اگر کہا جھپٹیل کیوں خریدو وہ بن کیل لایا جائز ہے
(مادہ ۱۴۸۱) موکل نے لکھا کہ جبہ کیلے کپڑا لادو وہ ایسا اون کی کپڑا
لایا کہ جبہ کے قابل بھین ہے جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۲) جیسا قیمت شل کے ساتھ بننے کیلے وکیل ہو سکتا ہے
ویسا ہی بن قیاس پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزیں کا نرخ بند ہوا ہے اور بن
غیر قلیل بھی جائز بھین ہے۔ اور بن فاحش پر تو کسی حال خریدنا جائز نہ ہوگا
(مادہ ۱۴۸۳) اگر وکالت کی وقت قیمت کا بیان نہ ہوا تو نقد ہی دینا
لازم ہوگا۔ مثلاً وکیل نے بیع متوائضہ کی یعنی کوئی چیز بیع کے قیمت میں دی
موکل کے لئے خریداری نہ ہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی۔

(مادہ ۱۴۸۴) اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے
ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اسی موسم کے ساتھ جاری رہے گی مثلاً ایک
شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خریدو تو ظاہر ہے کہ جاڑے کیلے
جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سفر میں چڑ گیا تو جائز ہے
(مادہ ۱۴۸۵) جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہو "وسکو آپ" کے لئے

بھین خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدے گا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے
اور قیمت سے زیادہ پر خریداجو موکل نے قیمت منفر کی تھی یا عین فاحش پر خرید
یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خرید اتوا وکیل کا ہوگا نہ موکل کا۔

(۱۴۸۶۵۵۵) موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلان گھوڑا خرید لاؤ
وکیل نے کچھ نہ کھانا مان نہ بھین اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خرید نیکی
موکل کے نام پر خرید اتو موکل کا ہوگا۔ او بنانا نام لیا تو اسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا
مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف و عیب دار ہونے سے پہلے کھا کہ عیب
موکل کا ہی اسکا عیب قول صحیح و مقبر ہوگا اور تلف او عیب دار ہونیکے بعد
کہا کہ عیب اس کا گھوڑا ہے تو مقبر ہوگا۔

(۱۴۸۷۵۵) ایک شخص کو وہ عرصہ میں نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے مال خرید لو۔ اب وقت فرید نے کے جبکہ عرصہ پر خرید اہوگا اوسکا ہوگا۔

(۱۴۸۸۵۵) وکیل بالشراء نے یہاں مال موکل کے ہاتھ حیدر یا صحیح

(۱۴۸۹۵۵) وکیل نے جو مال خرید اہوگا موکل کو نہ دیا تھا کہ اوس میں

میب نکلا تو وکیل خود ہے واپس کر سکتا ہے موکل کے حکم کے کچھ حاجت نہیں ہے اور اگر موکل کو دیکھا تھا تو بے حکم موکل پسند کر لیگا۔

(۱۷۹۰۵۵) وکیل نے اگر قریب پانچ سو روپے تو موکل پر قرض ہو گا
وکیل اس سے فوراً نہ لے لیگا اور اگر کوئی نقد پر خریدتا تھا پھر بیع نے
صلحت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے آٹھ سو روپے لے سکتا ہے۔

۱۴۹۱ء) ویکس بالشرائے اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی اور مال پر
توبہ فرمایا وہ اپنے موکر سے قیمت فوراً لے لیتا ہے۔ بلکہ جب تک کہ یہ ہے

قیمت نہ لے لے مال نہ دیگا اختیار ہے اگرچہ بائع کو قیمت ادا نہ کی ہے۔
 (داد ۱۴۹۲۵) وکیل کے پاس قضا من عند اللہ مال تلف ہو گیا تو موکل کا
 مال گیا قیمت کامل دیا ہو گا۔ اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لئے
 مال رد کا اور تلف ہو گیا تو وکیل قیمت دیگا۔

(داد ۱۴۹۳۵) وکیل باشرابے افون موکل کے اقالہ کا مجاز نہیں ہے۔
فصل ثالث۔ وکالت بائع کا بیان یعنی جب کسی کو مال بخیر کا وکیل کرے
 (داد ۱۴۹۴۵) مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا کہہ اوس میں کچھ
 تفصیل قیمت دیکھو کے نہیں ہے) تو اس کو اختیار ہے حصر مناسب جابیے
 قیمت قابل ہو یا بہت ہو۔

(داد ۱۴۹۵۵) جو قیمت موکل نے مقرر کر دے اوس کے بیچا جائز نہیں ہے اگر
 بیچ یا تو موکل کے اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر مال مشترک ہو دیا تو بیع منعقد ہو گئی وہیں
 نہ ہوگی اور موکل بنا ز نقصان وکیل سے لے لیگا۔

رہا (داد ۱۴۹۶۰) وکیل بائع اس لئے وہ مال نہیں خرید سکتا کہ جسکی بیچ کا وکیل ہوا ہے
 (داد ۱۴۹۷۵) اور اس کے ہاتھ بیچا درست نہیں ہے کہ جسکی گواہی اس کے
 حق میں منہول نہ ہو۔ قیمت زیادہ سے جائز ہے اگر موکل نے یہ حکا کہ تجھ کو اختیار
 جسکی ہاتھ چاہے بیچے اوس نے ان ہی لوگوں کے ہاتھ میں نقل پر بیچ یا تو جائز ہے
 (داد ۱۴۹۸۵) وکیل مطلق تقدیر اور قرض پر بیچ سکتا ہے مگر قرض کے وہ کہا

موت ہوگی جو سوداگروں میں دستور ہے نہ اس سے زیادہ۔ اور اگر
موتل نے کھدیا کہ نقد پر جیسا یا میرا مال نقد بیکہ میرا قرض ادا کر دو تو قرض پر
محض بیچ سکتا ہے۔

(مادہ ۱۴۹۹) جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اس کا نصف ہنر
بیچ سکتا ہے کیونکہ اس کے ٹکڑے کرنے میں ضرر ہے اور اگر ضرر نہ ہوگا تو
نصف بیچنا بھی جائز ہے۔

(مادہ ۱۵۰۰) وکیل نے اگر قرض پر کچھ مال بیچا تو اس زمین کے عو
رہن یا قبضے لے سکتا ہے اور اگر رہن تلف ہو گیا یا قبضہ غلبہ ہو گیا تو وکیل ضمان
(مادہ ۱۵۰۱) جب موتل نے وکیل کو کھا کہ بیعہ مال رہن یا کنیل لے کر
بیچنا تو ضرور ہے کہ بے رہن اور بے قبضہ لئے یہ بیچے۔

(مادہ ۱۵۰۲) جب تک کہ مشتری زمین ادا نہ کر دے وکیل بیع اپنی
پاس سے ادا نہ کرے گا۔

(مادہ ۱۵۰۳) موتل بھی زمین مشتری کے لے سکتا ہے اگرچہ بیعہ کام وکیل کا تھا
(مادہ ۱۵۰۴) جب وکیل بیع اجرت ہو تو اوپر ضرور محضین کے گد زمین وصول کرے
موتل کو پہنچا دیو۔ بلکہ موتل کو اپنی طرف وکیل کر دے کہ اپنا زمین وصول کرے
اور اگر وکیل ایسا شخص ہے کہ بی اجرت کام محضین کر سکتا مثلاً دلال تو بالضرور زمین
مشتری سے وصول کر کے موتل کو پہنچا دیگا۔

(مادہ ۱۵۰۵) وکیل یا بیچ حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کر سکتا ہے مگر اپنے موکل کو قیمت ضرور دیکھا یہ اقالہ موکل پر جاری نہ ہوگا۔

فصل چہارم جو مسائل کہ مامور کے ساتھ متعلق ہیں۔ جو حکم کرے وہ آمر ہے اور جس پر حکم کیا جاوے مامور اور مامور علیہ ہے اور جس کام کا مامور ہوگا (مادہ ۱۵۰۶) آمر نے مامور کو کھاکہ میرا پر جو طمان کا یا بینہ لال کا قرض دے وہ ادا کر دے مامور کا دین ادا کر کے اس کے لے لیا اس نے یہ کھاکہ بانہ کھاکہ تم میرا دین دیکر مجھے لے لینا پہلے تم میرا دین دو تو میں تم کو دے دوگا (مادہ ۱۵۰۷) آمر نے حکم دیا کہ میرا دین جو کھوٹے درہم میں وہ ادا کر دے مامور خالص درہم ادا کی یا آمر کھاکہ میرا دین جو خالص درہم میں ادا کر دے اس نے کھوٹے درہم دیدی تو دو صورتوں میں مامور آمر کھوٹے درہم لے گا نہ خالص اگر مامور اپنا مال قرض خواہ کے ہاتھ بیچے یا ادا درہم قیمت دین میں مجرا دیا تو آمر سے مفہم دے جو ادا کیا ہے لے لیا۔ اور اگر میں مثل سے زیادہ گویا تو آمر کو بیضا اختیار ہے کہ اصل قیمت مامور کو دیدے اور زیادہ اپنے دین میں مجرا دے۔

(مادہ ۱۵۰۸) آمر مامور کو حکم دیا کہ مجھ کو یا میرا مال و عیال کو بیچ دے مرہ بچاؤ ہے تو بچہ مامور آمر کو بیچ کر لے لیا مگر بعض عادت اور رواج موافق ہوگا خواہ شرط واپسی کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور ایسی ہی اگر حکم کیا کہ میرے ایک چوہلی بنادو موافق رواج و عادت کے چوہلی بنادو یا بیچ کر لے لیا۔ گو شرط بیچ لیکسی ہوئی ہو یا نہ ہوئی

(مادہ ۱۵۰۹) آمرنے مامور کو کہ تو فلان کو اسے تیرے روپیہ قرض یا سلفہ
 یا عقیقہ دید کہ پھر میں نکود و گنا اگر اس نے ادا کیا تو آمر ^{اسے} اور اگر نہیں دیا تو آمر نے
 وہ کچھ دیکھا وہ واپس لے لیا یا میں ادا کر دو گنا تو مامور کہ مریا ایسی نہیں دے گا اور
 جس پر خرچ کیا ہو وہ ایسا سو کہ آمر کے عیال میں کیا اور کے شریک کے عیال میں ہے تو
 بھ خرچ حسب رواج و عادت ضرورت قابل واپسی کے ہے گو شرط کر لگئی ہو دیکھا وہ ۳۶
 (مادہ ۱۵۱۰) آمر کا حکم اور کی ملک پر جاری ہو گا مثلاً آدھے نیکم دیا کہ عیال
 دریا میں پھینک دے مامور نے دریا میں پھینک دیا اور وہ یہ جاننا کہ یہ مال
 اس کا خین ہو کسی اور کا تو مال والا مامور اپنے مال کا سامان لگاتا مامور
 جب کہ آمر مامور پر مجبور ہو ۔

(مادہ ۱۵۱۱) آمر نے مامور کو کہا کہ تم پھر جو کسی کا سلفہ قرض کی اپنی پاس ادا
 کر دے اس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دو گنا اگر نہ یا تو ضرر مل جائے گا ورنہ وعدہ خبر کیا جاوے
 (مادہ ۱۵۱۲) مامور پر آمر کا قرض کیا یا کچھ نقد و دینیت آمر نے اس کو کہا کہ
 مجھ پر کسی کا قرض تو ادا کر دو تو مامور پر ادا دین کیلئے مجبور ہو گا اور اگر آمر نے کہا
 کہ میرا فلان مال بیکہ قرض ادا کر دے اگر وکیل مریا بے اجرت ہو تو اوپر جبر نہ ہو گا
 اور اگر اجرت والا ہے تو اس سے جبر نکال لیا جائیگا ۔

(مادہ ۱۵۱۳) قرض دار نے مجھ پر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرض خواہ کو
 دے آو تو اور قرض خواہ اس میں سے کچھ نہ لے سکیں گے اور نہ مامور کسی اور قرض خواہ کو

ادیشن دیکھ لیا صرف اسی کو دیکھا کہ قرضدار اس کا نام لیا۔

(مادہ ۱۵۱۴) آمر نے کچھ درہم مامور کو دی کہ فلان کہیابت قرض کے پہنچا دے مامور کے پہنچانے سے پہلے مامور کو خبر ہو گئی کہ آمر مر گیا تو یہ درہم ترکہ میں شامل ہونگے قرضخواہ ترکہ سے انہا قرض وصول کرے گا۔

(مادہ ۱۵۱۵) آمر نے مامور کو کچھ درہم دی کہ فلان کو پہنچا دے مگر جب تک کہ میری دستاویز کے پشت پر جو اس کے پاس سے وصول نہ ڈلو اوے یا بعد اقبض الوصول نہ لکھ دے اس کو یہ درہم نہ دینا۔ مامور نے دستاویز کے پشت وصول ڈلوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدی بان اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار دوبارہ لیو تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لے گا۔

فصل پنجم وکالت بالخصوص کا بیان (یعنی شخص مقدمہ میں کسی وکیل ہو)

(مادہ ۱۵۱۶) مدعی اور مدعا علیہ دونوں اپنا کسی کو وکیل کر سکتے ہیں اور یہ شرط نہیں کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہو۔

(مادہ ۱۵۱۷) وکیل بالخصوص اگر حاکم کے روبرو اقرار دعویٰ کرے تو

جائز ہے ورنہ محض یعنی کسی اور جگہ اقرار کرے گا تو معتبر نہ ہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا

(مادہ ۱۵۱۸) مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصوص کیا اور

اقرار کرنے سے منع کیا تو اس کا اقرار صحیح نہ ہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کرے گا تو جائز نہ ہوگا اور وکالت موقوف ہو جائے گا دیکھو مادہ ۱۵۶۵ کا نتیجہ

(مادہ ۱۵۱۹) وکیل بالخصوص وکیل بالقضی یعنی مرعابہ کے لئے بیٹھا مجاز
ضمن ہے جب تک صراحتہ اجازت نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۲۰) ایسے وکیل بالقضی وکیل بالخصوص ضمن ہو سکتا ہے
فضل ششم وکیل کے موقوف ہونے کا بیان

(مادہ ۱۵۲۱) موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کر دے مگر جب اس سے
کہہ کر حق متعلق ہو گیا تو موقوف نہ کر سکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گر دیا تو عقد
ہن کے وقت اس کے بعد مدیون نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پر چکر
نہ رہن ادا کر دینا رہن ہی اجازت مرہن وکیل کو موقوف نہ کر سکیگا یا معی طلب پر
مرعابہ کسی کو وکیل بالخصوص کیا تو معی محبت میں مرعابہ علیہ اسکو موٹو نہیں کر سکتا
(مادہ ۱۵۲۲) وکیل خود بھی وکالت استغفا دے سکتا ہے مگر جب اس کے ساتھ
حق غیر متعلق ہو زجر کا روکالت اس کے ادا کیلئے لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۳) موکل جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم
نہ ہو اسے اسکا تصرف جائز ہوگا۔

(مادہ ۱۵۲۴) وکیل جب خود استغفا دیو تو ضرور کہ موکل کو بھی خبر کر دینا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۵) وکیل قبض الدین کے اطلاع میں موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو
جدا کر وکیل کیا گیا تو بے اس کے اطلاع کے موقوف نہ ہو سکیگا اور اگر مدیون نے
وکیل کو دین دیے بار دہ اس کے موقوفی کے خبر پہنچے تو دین بری ہو جائیگا۔

(۱۵۲۶۵۷) کار وکالت جب تمام ہوا وکیل غور بخود موقوف ہو گیا
اور وکالت تمام ہو گئی۔

(۱۵۲۷۵۷) موکل کے مرنے ہی وکیل موقوف نہ ہو گیا پر جب اس کی کسی
حق متعلق ہو تو موقوف نہ ہو گا دیکھو مادہ ۷۰۔

(۱۵۲۸۵۷) وکیل وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہو جاتا ہے
دیکھو مادہ ۷۲۔

(۱۵۲۹۵۷) وکالت میراث بہن کے جب وکیل مر جائے تو اس کا وارث بھی
اس کے قایم مقام وکیل ہو گا۔

(۱۵۳۰۵۷) موکل یا وکیل مجنون ہو گیا تو وکالت باطل ہوگی۔

کتاب دوازدہم صلح اور ابراء کا بیان میں بحکم مقدمہ درچار باب ہیں۔
(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو صلح ابراء سے متعلق ہیں)

(مادہ ۱۵۳۱) جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے

(مادہ ۱۵۳۲) جو شخص یہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (دکبر لام)

(مادہ ۱۵۳۳) جس چیز پر صلح ٹہرے وہ مصالح علیہہ (الفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۴) جس مال یا جس حق کے بابت صلح کریں وہ مصالح علیہہ (دفع لام)

(مادہ ۱۵۳۵) صلح تین قسم ہے۔ اول صلح عن الاقرار یعنی باوجودیکہ دعویٰ علیہ

دعویٰ کا اقرار ہوا ہے صلح کر لین۔ دوم صلح عن الانکار یعنی دعویٰ علیہ کو دعویٰ

انکار اور اس پر بھی صلح کرنا سوم عن السکوت ^{تقریباً} نہ مدعا علیہ کو اقرار اور نہ انکار علیہ سکوت ہے صلح

(مادہ ۱۵۳۶) ابراء دو قسم ایک ابراء استفاط دوم ابراء استیفاء اول وہ

کہ کل یا جزئی کو معاف کرنا اس کتاب میں اسی قسم ابراء بحث ہے دوم اچن کے وصول

کرنے کے اقرار کرنا کہ میں اپنا حق جو فلان پر تھا لیلیا یہ قسم اقرار میں شامل ہے۔

(مادہ ۱۵۳۷) اپنی کسی دعویٰ خاص کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے۔

(مادہ ۱۵۳۸) اپنی جگہ دعویٰ اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے۔

باب اول کون کون صلح اور ابراء کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۳۹) شرط یہ ہے کہ مصالح ماقبل ہو گو مانع نہ ہو اس مجموعہ اور

مخلوبہ میں جو چیز اس کے صلح صحیح ہیں اور وہی یا دون کے وہ صلح کہ اس میں

ضرر نہ ہو صحیح ہو مثلاً جسی مادہ پر کسی نے کچھ دعویٰ کیا اور اس نے اسکا اقرار کر کے صلح کر لی صحیح ہے۔ اور جسی مادہ نے مطالبہ بین مدت اور مدت پر صلح کر سکتا ہو اگر جسی مادہ کے پاس گواہ کامل بین تو کچھ کم مقدار پر صلح بخین کر سکتا ہو اور اگر اس کے پاس گواہ بین بین اور مدعی علیہ غالباً حلف کر گیا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بیکہ قیمت پر صلح کر گیا تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

دما ۱۵۴۰ (۱۵۴۰) اگر جسی پر کسی نے دعویٰ کیا اور اس کے پاس گواہ بین تو اسکا باپ کسی مقدار پر صلح کر کے اس کے مال بین ادا کر دیا تو صحیح ہے اور اگر گواہ بین ہر دو لی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسی ہی اگر جسی کے پاس گواہ ہوں اور اسکا ولی اس کے دعویٰ میں سے کچھ کم کر کے مدعی علیہ صلح کرے صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر گواہ بین بین اور یقین نہ ہو کہ مدعی علیہ حلف کر جائیگا تو جس مقدار پر کہ ہو سکے ولی صلح کر سکتا ہو اور اگر ایک مال پر صلح کرے کہ اس کی قیمت زرد دعویٰ کے برابر ہو تو صحیح ہے غبن فاحش نہ ہوگا۔

دما ۱۵۴۱ (۱۵۴۱) جسی اور مجنون اور مستور یعنی مغلوب لمحو اسکا ابراء کرنا مطلق جائز ہے۔

دما ۱۵۴۲ (۱۵۴۲) وکیل بالخصومت صلح کا مجاز خین ہے اس لئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کر لیا تو جائز نہ ہوگا۔

دما ۱۵۴۳ (۱۵۴۳) ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھ پر جو ناش ہوئی اوس پر صلح کر لو۔ اگر اس نے صلح کر لی تو صحیح اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہو تو وکیل بھی نہ صلح دیکھا اگر وکیل نے صلح عن اقرار اسطور کی گویا

آپ ہی صلح کرتا ہو تو وکیل سب سے ہی ز صلح طلب ہو گا۔ اور پھر وکیل موکل سے لڑ سکیگا کیونکہ یہ صلح بمنزلیہ کے ہے۔

(مادہ ۱۵۴۴) ایک فضولی بے اجازت اور بی اطلاع اہل مقدمہ صلح کر لے

(۱) اب یا تو یہ فضولی خود ضامن بھی (۲) یا اپنے مال پر صلح کی کہ اس میرے

مال پر صلح ہے۔ (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود اس کے طرف اشارہ کر کے

کہا کہ میں نے اس پر صلح کی۔ (۴) یا نہ ضامن ہو نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال موجود پر

صلح کی بلکہ مطلق صلح کے اور ز صلح درمیان تو ان چاروں صورتوں میں صلح صحیح ہے

اور یہ شخص فضولی تبرع ہی اور اس چوتھی صورت میں اگر ز صلح نہیں دیا تو صلح موقوف

ہیگی اہل مقدمہ جائز کریں گے تو صحیح ہوگی ورنہ محض یعنی صلح طہال اور دعویٰ بقوام ہوگا

باب دوم مصالح علیہ و مصالح عنہ احوال اور شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۵۴۵) مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجای بیع کے ہو اور اگر دین ہو تو

بجای من کے ہو اسلئے مصالح علیہ وہی چیز ہو سکتی ہے جو بیع میں بیع ہو سکتی ہے یا من

(مادہ ۱۵۴۶) مصالح علیہ مصالح کا مال و ملک ہو۔ اگر غیر کا مال صلح میں دینا تو صلح جائز

(مادہ ۱۵۴۷) مصالح علیہ و مصالح عنہ دونوں معلوم اور متعین ہوں یا بشرطیکہ

ایسا مال ہو کہ جس میں قبضہ ضرور ہو معلوم ہونا ضرور نہیں مثلاً ایک شخص نے ایک شخص کو مکان

دعویٰ کیا اور اس مدعی علیہ اس پر یا غیب کا دعویٰ کیا اب صلح اس پر ہوگی کہ شخص حاصل ہے یا

دعویٰ دست بردار ہو جائز نہیں۔ اور اگر مدعی نے ایک شخص پر مکان کا دعویٰ کیا اور

مدعی علیہ اوسکو کچھ دیکر صلح کر لیا تو صحیح اور اگر مدعی مدعی علیہ کو کچھ دیکر صلح کرے کہ وہ مکان اوسکو دیدی تو یہ صلح جائز نہ ہوگی۔

باب سوم مصالح غنہ کا بیان بہن دو فصل بہن فصل اول مال موجود و متعین کے بابت صلح کرنا

(مادہ ۱۵۴۸) دعویٰ مال عین بہن اگر اقرار ہوا اور مال عین پر صلح عن اقرار ہو تو یہ بمنزلہ بیع کے ہے اسلئے مصالح علیہ یا مصالح غنہ عین خیای عیب اور خیائ شرط اور خیائ زور جائز ہے بہن اور اگر زمین، تشفعہ بھی جاری ہوگا اور مصالح غنہ عین اگر کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو جتنا مدعا علیہ کے حق لیا گیا ہے اس قدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ میں دیکھا اور اگر مصالح علیہ میں کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو مدعی علیہ کے اس قدر لیکھا مثلاً مدعی اگر کا دعویٰ کیا مدعا علیہ اقرار کیا کہ جھگڑے کا ہے اور اس پر کچھ روپیہ دیکر صلح کر لی اور مدعی علیہ کے پاس گھر ہا تو یہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی مدعا علیہ کے ہاتھ بیچ گیا اور ب حسب احکام بیع اوس میں جاری ہونگے۔

(مادہ ۱۵۴۹) اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کی مثلاً ایک شخص نے بزم کا دعویٰ کیا اور مدعا علیہ اقرار کر کے یہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گھر میں مدعی سکونت پیرے تو گویا مدعی اپنے حق کے عوض اوسکا گھر کر لیا۔

(مادہ ۱۵۵۰) صلح عن الاثار اور صلح عن السکوت مدعی حق میں معاوضہ اور مدعا علیہ حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا اور بالفعل مناعت قطع کرنا، اسلئے نیز

مصلح علیہ میں دعویٰ شفعہ ہوگا۔ اور زمین مصلح عنہ میں دعویٰ شفعہ نہ ہوگا۔ اور

مصلح عنہ کل یا جز کسی کا حق نخل آیا تو مدعی زر مصلح مدعا علیہ کو دیکھا اور مدعی کو اختیار کر کے
 حقدار پر مالش کرے اور اگر مصلح علیہ کل یا جز کسی کا حق نخل آیا تو مدعی علیہ پر پناہ دعویٰ کرے
 (مادہ ۱۵۵۱) اگر کل دعویٰ کسی قدر پر مصلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغیچہ کا دعویٰ
 کیا اور نصف پر مصلح کر کے اپنی قبضہ میں لے لیا تو گویا باقی دعویٰ دست بردار ہوا اور پناہ
 فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنی مطالبات اور حقوق صلح کرنا
 (مادہ ۱۵۵۲) ایک شخص نے اپنی کسی حق کا دعویٰ کیا اور ایک مقدار پر صلح کر
 گویا باقی حق ترک کر دیا یعنی کچھ حق اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بہی کیا۔

(مادہ ۱۵۵۳) اگر کسی حق کے لئے مقرر ہو فوراً لے سکتا ہے اور بھیجہ صلح ہوئی کہ ایک
 مدت پر لے گا تو گویا اپنا حق جلد اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۴) سکھ نہ کہہ سکتا ہے کہ کوئے لٹکے پر صلح کر لی تو جائز ہے
 گویا اپنا حق خالص شدہ کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۵) دعویٰ حقوق مثل حق الشرب و حق المسرور وغیرہ میں بھی صلح
 جائز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ ہوگا۔

باب چہارم صلح اور ایراء انکام اور اس میں دو فصل ہیں۔

فصل اول جو مسائل کہ احکام صلح متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۵۶) جب صلح تمام ہو چکی تو کہ فی اوس کو جو نہ کر سیکے یعنی مدعی ضرر

در صلح کا مالک ہوگا اور اس کا دعویٰ بالکل زایل ہو جائیگا۔ اور مدعا علیہ در صلح مدعی
والینہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۵۷) جب دونوں میں سے کوئی مرجح و تواضع کے وارث کو صلح کا اختیار نہیں

(مادہ ۱۵۵۸) جب صلح بغیر معاوضہ کے واقع ہو تو برضا و باہمی دونوں کا صلح
اور صلح کے مجاہدین اور جب بغیر سقاط کے واقع ہو تو کسی کو اختیار کا حق نہیں دیکھو
(مادہ ۱۵۵۹) جب مدعا علیہ در صلح اس لئے دیا کہ حلف محفوظ رہے تو مدعی کا حق

خصوصیت جاتا رہا اور مدعی علیہ حلف نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۶۰) بدل صلح ابھی مدعی کو دنیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھ میں ہلف ہو گیا

اقد وہ ایسا مال تھا کہ متعین ہو سکتا تھا یعنی نقد و منقولہ متعین نہیں ہو سکتے ہیں

اگر یہ صلح عن اقرار ہوئی تو مدعی کو بدل یا جزا صلح عنہ کا مدعا علیہ طالب ہوگا اور اگر
صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی تو مدعی کا دعویٰ قائم ہوگا دیکھو مادہ (۱۵۴۸) اور

(۱۵۵۰) اور اگر بدل صحیح دین کا کہ باوجود متعین کے متعین نہیں ہو سکتا ہی تو صلح میں

کچھ خلل نہ ہوگا بلکہ مدعا علیہ بقدر درہم تلف ہو نہیں اور قدر ادا کرے گا۔

فصل دوم وہ مسائل کہ احکام ابراہیم متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۶۱) جب مدعی یہ کہد یا کہ فلان سے تلخ و دعوین ہیں یا او سپر

کچھ حق نہیں ہے یا جو دعویٰ میرا فلان پر اس میں فانی ہو یا وہ دعویٰ ترک کر دیا او سپر

میرا کچھ حق باقی نہیں ہے یا میں نے اس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعا علیہ یہی ہو گیا۔

(مادہ ۱۵۶۲) جب اس طرح مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھ حق مدعی کو نہ رہا سب

ساقط ہو گیا دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۳) ابراہیم کو قتل تک جو جو امور و حقوق تھے ان کو بری ہو گیا اور

ابراہیم کے بعد جو امور پیدا ہو گئے ان سے ابراہیم نہ ہوگا

(مادہ ۱۵۶۴) جب مدعی کسی خاص دعویٰ مدعا علیہ کو بری کیا تو اس سے ہی بری ہوگا

اور اس کے بابت دعویٰ نہ سنایا جائیگا اور اس کے سوا اور حق بری نہ ہوگا اگر مکان دعویٰ کے

بری کیا تو اسی بری ہوگا نہ اور دعویٰ زمین وغیرہ سے۔ دیکھو مادہ ۵۱

(مادہ ۱۵۶۵) جب یہ کہہ سب دعویٰ فلان کو بری کیا یا اس پر کوئی حق ہمیشہ

نہ ہوگا تو یہ ابراہیم عام کہ اس کے پہلے کا کوئی دعویٰ سمجھ نہ ہوگا۔ بلکہ یہاں تک کہ ایک

شخص کو ابراہیم عام کر کے یہ دعویٰ کرے تو ابراہیم پہلے فلان کا قبیل تھا یا جس کو میں نے

ابراہیم عام کیا اس کے ابراہیم پہلے تو اس کا قبیل تھا تو یہ سب دعویٰ سمجھ نہ ہوگا دیکھو مادہ (۶۶)

(مادہ ۱۵۶۶) بالیج نے کچھ مال بچکے زرغن منتری کے لیے لیا یہ منتری جملہ حقوق

جو بیج اور زرغن سے متعلق ہیں بالیج کو بری کر دیا اور ایسی ہی بالیج سب دعاؤں جو زرغن سے

متعلق ہیں اس کو بری کر دیا اور ایک دوسرے نے دستاویز اس میں لکھ دی اور

بیج کا کوئی مقدار بخلا تو بالیج کے ابراہیم کا کچھ فائدہ ہوگا بلکہ منتری بالیج زرغن سے لیا ہوگا

(مادہ ۱۵۶۷) جس کو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہوں اگر یہ کہہ کہ میں نے زرغن سے

سب مدیون کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچھ حق نہیں رہا تو یہ ابراہیم عام نہ ہوگا اس لئے

اگر کہا کہ فلان محلہ والوں کو بری کیا اور محلہ واجہہ شخص معین مین تو ابراء صحیح ہے ۔

(مادہ ۱۵۶۸) ابراء کیلئے قبول شرط نہیں، مگر محاسب ابراء مین اگر عدلیہ

ابراء رد کر دے کہ مین ابراء اور معافی نہیں چاہتا ہوں تو ابراء نہ ہوگا اور اگر عدلیہ نو

قبول کر لیا اور پھر رد کر دیا مقبض ہوگا قبول ہی کا اعتبار ہوگا اور محال نہ اگر محال علیہ
یا مکتول نہ فیصل کو بری کیا اور اہوں نے رد کر دیا تو بری نہ ہوئے۔

(مادہ ۱۵۶۹) میت کو قرض خواہ بری کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۷۰) اگر بیمار اپنے مرض موت مین اپنے وارث کو دین بری کرے

صحیح نہ ہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۱) اگر بیمار کا ترکہ اوروں کے دین مین مستغرق ہو اور اس نے جاری مین ۱۱

ایک قرضہ کو بری کر دیا صحیح نہیں ہوگا۔

کتاب سیزدهم در بیان من این چار باب ہیں

باب اول اصطلاحات فقہ جو تشریح متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۷۲) جب کوئی شخص کہے کہ مجھے فلان کا یہ حق ہے تو مجھے کہنا اقرار ہے اور

کہنے والا مقرر (مکلف) اور جب کا حق بیان کیا وہ مقرر (مکلف) اور حق مقرر (مکلف) اور

(مادہ ۱۵۷۳) مقرر کا اقرار بالغ ہونا شرط اس لئے کہ صغیر اور مجنون اور

مجنون اور اور مصوبہ کا اقرار صحیح نہیں اور نہ ان کے ولی اور وصی کا اقرار صحیح

اور جن امور میں تیسرے لڑکے کا ذوق ہونا صحیح ان میں اس کا اقرار بھی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۵۷۴) مقرر کا فعل ہونا شرط ہے اگر کوئی شخص نے صغیر کے لئے اقرار

کرے تو صحیح ہے اور دنیا والا ہے۔

(مادہ ۱۵۷۵) مقرر اپنے رضا سے تشریح صحیح ہے اس لئے اقرار جبر

الکام صحیح نہیں ہے بلکہ اگر (۱۰۶۲۵)

(مادہ ۱۵۷۶) مقرر مجبور نہ ہو کیونکہ کتاب جبر کے فصل دوم و سوم و چارم

(مادہ ۱۵۷۷) شرط ہے کہ ظاہر وال قہر ایک کا مذہب کرے مثلاً ولی اللہ کہ جنت

اسکی تصدیق کرے اگر عید کہے کہ میں بالغ ہوں معتبر ہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۸) مقرر معمول نہ ہو یعنی ایسا شخص نہ ہو کہ تعین نہ ہو اگر ایسا ہو

کہ تعین ہو سکتا ہو مثلاً کہا کہ یہ مال جو میرا تعین اعلان نہیں کرے منی و اس کا سو چار

صحیح نہیں ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعین نہیں ہوگا استناد اگر کہا کہ ان

دو نوٹن شخصین کی ایک۔ کہ ہے یا فلان محلہ میں کیا کتا اور محلہ واچہ آدمی معلوم ہو
تو بصورت میں تعین ہو سکیگا اقرار صحیح، اور جب تک کہ ان دو نوٹن کا یہ مال تو مقررے
لیکر ان دو نوٹن کے دین اگر متفق ہیں تو دونوں نوٹن کر رہیں اور اگر متفق نہیں ہیں تو حیدر
مقررے حلف لیں کہ یہ مال اس کا حصہ ہے اور اس کو نوٹن کی حالت میں خول کیا تو دونوں
یہ مال مشترک رہ سکیگا ورنہ جس کی حالت کا ٹکول کیا جائے اس کا مال ہوگا اور اگر دونوں کے لئے
حلف لگیا تو مقررے کے دعوے کا غلبہ ہوگا اور مال مقررے کی پاس رہے گا۔

باب دوم اقرار کے صحیح ہونے کا بیان

(ماو ۹۵۷) جیسا اقرار معلوم صحیح ہو اقرار مجہول بھی صحیح ہے یعنی جو عقد کہ بہا
صحیح ہو اس میں اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلاں کا مال میرا ہے اس میں تاہن یا نہیں چرایا
یا تین شخص کیا ہو تو عقدا مانع اور مردہ اور محض بن اقرار صحیح اور اس کے حکم ہوگا کہ
مال کی تصریح کرے اور جو عقد کہ بہا ہے صحیح نہیں ہے اس میں اقرار مجہول بھی صحیح نہیں ہے
مثلاً اقرار کیا کہ میں نے مال بچا تو بچ مجہول صحیح نہیں ہے یہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے یا کسی مال کا یہاں
آ رہا مجہول کیا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے یہ اقرار بھی صحیح نہیں ہے اسی لئے مقررے چہ نوٹن کہ مال کی تصریح
یا (ماو ۹۵۸) منکر کا قبول کرنا ضروری نہیں ہے اور اس کے خلاف کر کے رہا ہو سکیگا
اگر مل رہا ہو تو مل رہا ہوگا اور اگر کچھ مل رہا ہو تو مل رہا ہوگا اور باقی میں اقرار صحیح ہوگا
(ماو ۹۵۹) اگر اور مقررے بہا اقرار میں خلاف کیا تو صحت قرار میں کچھ خلاف ہو
تاہن نہ تھا کہ ایک ہزار روپیہ قرض اور منکر کہ کہ قیمت مال بیع ہو تو بہر حال اقرار صحیح ہے۔

(ماوہ ۱۵۸۳) کسی ایک کے مال صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعویٰ صلح کرنا اقرار دعویٰ بخیر مثلاً ایک شخص کہہ کہ تمہیں میرا کچھ ہزار روپیہ عین اوس نے کہا کہ ساڑ سات سو روپیہ پر صلح کر لے۔ تو یہ ہزار روپیہ کا قرضہ اور اگر اوس ایک ہزار روپیہ عدالت عین دعویٰ کیا اوس نے کہا کہ ساڑ سات سو روپیہ صلح کر لے تو یہ قرضہ بالمدعی نہیں بلکہ یہ صلح عن المدعی واسطے کہ کبھی صلح دعویٰ اسلم ہوئی کہ رفع شرع ہوا اور صلح محض ہے (ماوہ ۱۵۸۴) ایک شخص کے پاس ایک ماں اوس نے دوسرے سے کہا کہ یہ مال میرا تھا بھجپا بھجوا کر آیا دیا عاریت دیا یہ کہ دے یا ودیعت دیا اوس دوسرے نے کہا کہ یہ مال ودیعت رکھو اور اوس نے قبول بھی کیا اس کی بیعت ہو کہ یہ مال دسکی ملک نہیں ہے (ماوہ ۱۵۸۴) اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھ قرضہ کرے مثلاً یہ کہ فلاں شخص میں تو انکا تو میں تیرا قرضہ ہوں تو یہ قرضہ باطل ہے اور اگر کسی وقت کاغذ منعین صحیح ہو مثلاً یہ کہے کہ فلاں مہینہ شروع ہو گا یا دوسرا ہو گا تو بنی تہا قرضہ ہوا کہ کیونکہ یہ کہنے سے اسکا کوئی مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ ۱۴۰۰

(ماوہ ۱۵۸۵) حصّہ شائع کا اقرار مثلاً مقرر کہے کہ اس حویلی میں نصف یا ثلث فلاں کا اور مقرر بھی مضیق کرے صحیح ہے تو تقسیم کر کے قبضہ دیتے ہیں بلکہ مرگیا ہو گیا شیعہ مقرر اقرار کی صحت کا مانع نہیں ہے۔

(ماوہ ۱۵۸۶) کوئی آدمی جو شکرہ سے اقرار کرے صحیح ہے اور زبان واسطے کسی نے کہا کہ بگو فلاں اتنا روپیہ دینا میں اس نے سر ملا تو یہ قرضہ صحیح نہ ہوگا۔

۱۵۸۹ء) اگر مفر کے کہیں نے قرار دیا ہو گا تو مقررہ کہ قسم دیں گے

(۱۵۹۰ء) مثلاً زیہ نے افریقا کی ایک بکر کا مجھ پر تاج قرنِ حُجّ اور بکر نے مکہ کا

میل قرض نہیں ہے۔ بلکہ خالد کا سہی اور خالد نے بھی اس کی تصدیق کی تو خالد کا ہے وہ فرض ہوگا مگر بکریہ سے روپیہ وصول کر کے خالد کو دیگا نہ کہ زید پر چکر لگے کہ خالد

روپیہ ادا کر دے دیئے اگر قبضہ مسدود نہ کیا، اور دیدیا تو پھر ہر ایک اضافہ کا سیکھا
بلکہ یہ بری الذمہ ہو جاوے گا

فصل دوم ہنگامہ اور نام مستعار کا نفی کرنا

یعنی مال سے اپنی ملک کے نفی کرنا کیونکہ مستعار ہے اور اور کا کیا حکم ہے۔
(مادہ ۱۵۹) ایک شخص نے یہ کہہ کر کہ میرا فلان مال فلان شخص کا ہے تو میرا
اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ یہ ہے کہ ان کا مال فلان کو ہیہ کیا ہے اسنو اسی مجلس میں
قبضہ و تسلیم ضرور ہوگا نہ یہ تمام و کامل نہ ہوگا یہ وہ صورت ہے کہ میرا مال غیبی کو
اپنے ذات کے ساتھ متعلق کیا اور اگر چہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ چھ لکھا کہ مال جو مجھ سے
منسوب وہ فلان کا اور میرا اس میں کچھ علاقہ نہیں تو اس صورت میں اس شخص کی ملک اس
مال سے نفی کر کے اقرار کیا کہ بھلا مال جو لوگ میرا تھاتے ہیں وہ سب اس کا ہی اسی لئے
جو مال کہ اقرار وقت تک اس کے طرف منسوب کرتے ہیں سب مقررہ کا ہے اور مقررہ
ملک اس کے مال اور اس کے بعد جو مال کہ مقررہ کے پاس آوے گا وہ مقررہ کا ہوگا مقررہ کو اس
کچھ حق نہ ہوگا صورت میں اس شخص نے ظاہر کیا کہ میرا ملک جو اس مال پر تھی وہ مستعار
صیقت میں اور نہ لکھا کہ ایک مقررہ ہی اس صورت میں ملک مستعار کے نفی لگتا ہے۔

(مادہ ۱۵۹) اگر آپ دوکان کا قبضہ خرید کہ جس میں نام مقررہ کا ہے مقررہ کو دیکر

کہا کہ یہ وہ کان تیری ہے اور قبضہ میں برنامہ شمار لکھا گیا تھا اور نہ قیمت بچھاؤ
مال تھا تو یہ نہ رہتا کہ وہ دوکان مقررہ کی ہے نہ مقررہ کی۔

(ماود ۳۵۹) اسی طرح ایک تسک قرض کا مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہ زونک تیرا ہی اور میرا نام فرضی مستعار لکھا گیا تھا تو یہ اقرار کر کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقر لہ ہی ہے۔ ان دونوں صورتوں میں نام مستعار کے نفی لگائی۔

(ماود ۴۵۹) یہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار صحیح و مقبہر ہے۔ اس مقر کے مرتبہ بعد اسکی وارثوں کو اس میں کچھ حق قرض نہ ہوگا اور اگر یہ اقرار نفی ملک اور نفی اسم مرض موت میں کر گیا تو اسکا حکم اس فصل میں مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

(ماود ۵۵۵) جس مریض میں غالباً موت کا ڈر ہے۔ اور غلطاً یہ خیال ہے کہ مرد کے ہاں ہر عمل کے اپنے کام ضروری درست نہ کر سکے اور عورت اب گہر میں رہ کر انہی کا ضروری درست نہ کر سکے اور ایک سال کے اندر مر جائے تو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنی اس نے او چلنے پر ہنسی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو

وہ صحیح و تندرست اس کے تصرفات جب تک کہ مرض کی شدت نہ ہو اور حال تغیر نہ ہو مثل تندرستوں کے معتبر ہونگے اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مر گیا تو وقت تغیر میں ہونے کا (ماود ۵۹۶) اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہیں ہے یا صرف زوجہ ہی ہے اور یا

ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہیں ہے اور انہوں نے ایسی مرض موت میں یہ اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوج کا ہے یا زوج کا ہے تو یہ اقرار صحیح ہے اور داروغہ بیت المال کو اوس میں کچھ تعرض نہیں ہو چکا ہے۔ اور اگر کسی غنی کے لیے اقرار کیا کہ یہ مال متروکہ فلان کا تو

بیمہ موت / اوس میں داروغہ بیت المال تعین نہ کر سکیگا۔

(ماودہ ۱۵۹۷) مرض میں آوارث کیلئے اگر کچھ اقرار کیا اور پھر تندر ہو گیا تو یہ
اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

(ماودہ ۱۵۹۸) مرض موت میں کسی مال متعین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا
اور مر گیا تو اور وارثوں کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہوں نے جائز رکھا تبہ ورنہ اقرار
نہ کر لہو ہو جائیگا اور اگر مقرر کی زندگی میں اور وارثوں نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تھی تو
اوسکے بعد جوع نہیں کر سکتے ہیں اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ میں نے اپنا مال
جو فلان وارث کے پاس مانٹ رکھا تھا لیلیا یا اوس وارث کا مال جو میرے پاس مانٹ تھا
تلف ہو گیا تو یہ اقرار بہر حال معتبر اور ایسی اگر یہ اقرار کیا کہ میں نے فلان پر تھا
میرے فلان فرزند کے وصول کر کے مجھ کو بچا دیا تو یہ اقرار قابل اعتبار اور ایسی ہی اگر یہ اقرار
کیا کہ میرے فلان فرزند کے ہر جو میرے پاس مانٹ تھی یا عاریت تھی میں نے جیکے پانچ ہزار روپے
اوسکی قیمت خرچ کر ڈالے ہیں تو یہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ میں سے ادا کئے جاویں گے

(ماودہ ۱۵۹۹) وارث وہ شخص ہو کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہو اگر

وقت اقرار وارث نہ ہو مثلاً ایک جنبی عورت کیلئے اقرار کیا اور پھر اوسکی سانبہ بنجاکر کے
مر گیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگر وقت وفات وارث ہو اور وقت اقرار وارث نہ ہو تو وقت
کسی کے درمیان محروم تھا اور جب سبب زایل ہو گیا تو وقت وفات وارث ثابت ہوئی
مثلاً مقرر کے فرزند کہ اسلئے مقرر کے بہائی محروم اب قضاء فرزند مر گیا تو وہ اقرار کہ

بہائی کیلئے کیا گیا جاری نہ ہوگا کیونکہ بہائی ہر حال وراثت کی موت رکھتا ہے (۱۶۰۵)۔
 (مادہ ۱۶۰۵) جس کام کو مرض موت میں ظاہر کر کہ میں یہ کام حالت صحت میں کر چکا ہوں
 مثلاً مرض موت میں اقرار کر کے کہ میں اپنے بیٹے سے انا قرض حالت صحت میں نے چکا ہوں تو اقرار
 حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بی اجازت اور وارثوں کے یہ اقرار مقبول نہ ہوگا۔ اور یہی اگر
 مقرر نے مرض میں کہا کہ میں اپنا فلان مال فلان وارث کو صحت میں یہ کہ چکا تھا تو جب تک کہ گواہوں
 ثبوت ہو یا اور وارث قبول نہ کریں بھلا اقرار جاری نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۰۱) مرض موت میں اجنبی کیلئے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اور سکیلے
 اقرار کر دے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہر حال صحیح اگر اس کا اقرار طرح ہوتا تھا
 کہ وقت اقرار کے بھلا مال مقرر مقرر کو وراثتاً ملا تھا یا اس نے خریدا تھا یا کسی اس کو بھلا
 کہا تھا تو لحاظ کیا جا کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تھا یا نہ تھا اگر نہ تھا تو یہ اقرار بہر حال
 اور قبضہ شرط ہے۔ اور اگر تھا تو وصیت متصور ہوگی اور ان دونوں صورتوں میں اقرار وارث یا غیر
 (مادہ ۱۶۰۲) دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت میں یا حالت مرض میں یہیب تصرف
 بچ و شر اور غیر لازم ہو و اس قرض پر مقدم کہ حالت مرض صرف اقرار لازم ہو اگر پہلے
 دین صحت ادا ہو گا پہلے اس کا ترکہ کچھ بچ گیا تو بھلا دین مرض کہ اقرار ہی ادا ہو گا۔ یہی طرح
 اگر مرض موت میں کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اس کا بھی حکم یہی ہے کہ پہلے ادا
 دین صحت ادا ہو گا اگر کچھ بچ گیا تو دین مذکور ادا ہو گا۔

(مادہ ۱۶۰۳) مرض موت میں بھلا اقرار کیا کہ میں اپنا قرض جو فلان اجنبی پر تھا

وصول کر چکا ہوں اگر یہ قرض حالت مرض میں ذمہ پر چنبی کے لازم ہوا تو ایسا قرض صحیح ہے
 پر حالت صحت کے قرض خواہ مقدم ہونگے اور اگر حالت صحت میں قرض لازم آیا تو بعد حاصل
 صحیح خواہ مرض کی حالت صحت کا قرض ہو یا نہ ہو مثلاً مریض نے کہا کہ میں جو مال فلان
 اجنی کے ہاتھ میں بیچا تھا اس کی قیمت تمام لے چکا ہوں تو یہ قرض صحیح اور اسکے
 قرض خواہ اس قرار پر مواخذہ کر سکیں گے اور اگر یہ قرار کیا کہ حالت صحت میں بیچا اور مرض میں
 قیمت لی تو بھی صحیح اور حالت صحت کے قرض خواہ اس قرار پر مواخذہ کر سکیں گے۔

(مادہ ۱۶۰۴) مریض مجاز نہیں کہ ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرض خواہوں کو نہ
 اور اگر مرض میں کچھ خریدا یا قرض لیا ہے وہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۰۵) کسی کے قرض کا مرض میں کفیل ہونا منزلہ اخیل کے ہی اسلئے اگر مرض میں
 ایک وارث قرض کا کفیل ہوا تو یہ نکالت جاری نہ ہوگی اور اگر اجنبی کا کفیل ہوا تو ثلث مال از
 جائز ہوگا۔ اور اگر مرض موت میں یہ قرار کیا کہ میں کفیل ہوا تھا تو بعد حال تعبیری قرض قرض مقدم
 باب چہارم بذریعہ خط و کتابت کے اقرار کرنے کا بیان

(مادہ ۱۶۰۶) بذریعہ خط و کتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح جیسا بانی صحیح کو یکو مادہ (۶۹)

(مادہ ۱۶۰۷) ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میرا قرار ہے دستا وزیر لکھدی کہ فلان آدمی کے

اتنے روپیہ مجھے قرض میں آؤ اور پہلے ہی تمہارے دی تو یہ ایسا اقرار ہے جیسا اپنی ہاتھ لکھ دیا ہے

(مادہ ۱۶۰۸) سوداگر دن کے دفتر پہی کہاتہ میں یہ لکھا جاتا کہ فلان آدمی کا

ہمبلا قرض بجای اقرار بالمشافہ ہے

(مادہ ۱۶۰۹) خود لکھا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی مہر کر دی اور موافق قسم و عادت کے دستاویز کا عنوان وغیرہ لکھا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہ ہی اور ایسی ہی جو رسیدیں ذوق بالحق لکھے جاتے ہیں بجای اقرار کے ہیں

(مادہ ۱۶۱۰) باوجودیکہ یہ دستاویز لکھی اور مہر بھی کر دی ہے مگر اگر قبضہ ہوگا اور دین جو دستاویز میں ہو لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا اٹھا کر نہ پاس تو اس کا خطا ہی اور اس کی مہر ہے کہ اس کے خطا اور مہر کو جانتے ہیں تو یہ ان کا دستاویز ہوگا اور اگر خطا اس کا معروف نہ ہو تو اس کے کچھ عبارت لکھوائینگے اور دونوں خطا اس میں سے کسی کا مہر ہوگا دیکھا وین گے اور انہوں نے یہ کہہ لیا کہ یہ دونوں ایک ہی شخص کے ہاتھ کے ہیں ان کا قبضہ نہ ہوگا اور قرض لازم ہوگا بہر حال جس دستاویز میں شبہ جوٹا ہو جو عمل کیا جائیگا اور اگر دستاویز میں شبہ جوٹا ہو وہ بھی دستاویز لکھنے سے اور قرض اٹھا کر نہ پاس تو اس کا خطا ہی ہو تو اس کے خلاف لی جاگی کہ نہ یہ میری سند اور نہ میں مقروض ہوں

(مادہ ۱۶۱۱) جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ ساتھ درست اور دستاویز مرگیا اور اس کے ولہ بھی اس کے مقروضوں نو وارث اور دین کرینگے اور اگر منکرین تو جب تک خطا و مہر متوفی کے دستاویز کے معلوم معروف نہ ہوں وہ سپر عمل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۱۲) متوفی کے ترکہ میں ایک تیلی نکلی کہ اس میں کچھ نقد ہوا اور اس کے خط سے یہ لکھا ہوا کہ فلان کا یہ مال میرے پاس مانتا ہوں مال والا لے لیا اور کچھ ضرورت کسی طرح کی اثبات کی نہ ہوگی۔

کتاب چہارم دعوہ کا بیان اس میں ایجنڈہ اور دو باب ہیں

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقیہہ جو دعوی سے متعلق ہیں)

(مادہ ۱۶۱۳) حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوی حق طلب کرنا لا مدعی اور

جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔

(مادہ ۱۶۱۴) مدعا جو چیز کے طلب کرتے ہیں اور اس کو مدعا بھی کہتے ہیں۔

(مادہ ۱۶۱۵) مدعی پہلے ایسا کلام صادر کرے کہ اس دعوہ کے خلاف ہو اور اس کو تناقض کہتے ہیں۔

باب اول

دعوی شرطوں کا اور اس کے احکام کا اور اس کے دفع کرنے کا بیان اس میں چار فصل ہیں

فصل اول دعوی کے صحت کے شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۶۱۶) مدعی اور مدعا علیہ کا قائل ہونا شرط اس لئے مجنون اور بے اختیار کا

مدعی نہیں ہو سکتا اور ان کے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہو سکتے ہیں۔

(مادہ ۱۶۱۷) مدعا علیہ متعین ہو معلوم ہو نا شرط اگر مدعی پہلے کہ اس کا قانون میں ایک

س پیرا تناقض صحیح نہیں اس کو تسلیم کرنا مدعا علیہ ضروری ہے۔

(مادہ ۱۶۱۸) مدعا علیہ عدالت میں حاضر ہونا شرط اگر خود نہ آوے اور وکیل بھی نہ ہو

یہ پیرا جملہ کتاب القضا میں مذکور ہوگا

(مادہ ۱۶۱۹) مدعا کا معلوم و معین ہونا شرط اگر دعوی معمول ہوگا تو صحیح ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۰) مدعا کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا یا با اشارہ یا اس کا سبب حال یا

مثلاً شے منقول اگر عدالت میں موجود ہو اٹھارہ کافی، اور اگر عدالت میں موجود نہیں، تو اس کے سبب حال بیان کرنا اوقیت تہا ناضر ورا حکم و صف و تصر کہتے ہیں اور اگر زمین اور مکان حدود و راجعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسی کے ذمہ زمین، تو اس کی مقدار اور حسن اور قبح کا بیان کرنا ضرور ہے اگلے مادوں میں اس کا ذکر ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲) عدالت میں جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اس مال کو اٹھارہ کر کے یہ کہنا کہ یہ مال میرا اور اس شخص کا قبضہ ناحق ہیں اس کا طالب ہون کافی ہے اور اگر موجود نہ ہو اور بی صرفت ہو سکے عدالت میں حاضر کر سکتے ہیں تو ضرور کہ عدالت میں حاضر کرنا تا مدعی اور حلف اور گواہی کے وقت اور پر اشارہ کیا جاوے اور اگر بی صرفت عدالت میں آنا ممکن نہیں ہو تو مدعی ضرر اس کا حال اوقیت بیان کر دے۔ مگر دعویٰ غضب اور بہین میں بیان تہ ضرر نہیں آتا۔ یہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرہ کی غضب ہوئی صحیح ہے۔

(مادہ ۱۶۳) اگر چند چیزوں کا دعویٰ کیا جو سب مختلف ہیں تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور ہے اس میں اس کی قیمت کہنا کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۴) اگر دعویٰ زمین اور مکان کا، تو ضرور کہ جس جگہ واقع ہے اس کی آویز اور گائون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اس کے چار یا تین حدی ذکر ہوں اور ان حدود کے مال کو نکالنا اور اس کے باپ دادا کا نام بھی مذکور ہو۔ اور شخص نامہ مور کا نام لینا کافی ہے اس کے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہیں ہے اور ایسی ہی نامور حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہیں ہے نہ دعویٰ میں شہادت میں اور ایسے ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میں

اوس جایی کا معنی ہون کہ جسکے حد و دوسرے قبائل میں درج نہیں۔

(ما ۱۶۲۴) اگر حد و زمین سب بیان کی اور مقدمہ استیصال میں خطا ہوئی تو دعویٰ صحیح ہے

(ما ۱۶۲۵) ضروری ہے کہ دعویٰ تقدیم میں نہ یعنی سونا چاندی اور نفع مثلاً سکے

ال عثمان یا سکے لکڑی اور وصف مثلاً سکے خالص ہو باکہ ٹا۔ اور مقدمہ مثلاً ایک ٹا

بیان کہ نام ضروری اور یہ ہے اگر ایک ہزار قرش کا دعویٰ کیا تو باعتبار رواج ملکہ دعویٰ صحیح ہے۔ اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہیں مگر ایک کا رواج زیادہ ہے تو جسکی قیمت کم ہو وہ دوسرے سے

(ما ۱۶۲۶) اگر دعویٰ کسی شے معین کا ہو تو یہ کہنا کافی کہ یہ میرا مال ہے اور سب تک

کہنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر دعویٰ دین کا ہو ضروری ہے کہ سب بیان ہو کہ ایک کسی مال کی قیمت ہے یا زکوٰۃ یا عین کو کس سبب ہے۔

(ما ۱۶۲۸) اقرار سے نئی منتر نئی پیدا نہیں ہوتی جو حق کہ پہلے ثابت ہو قرار

اوسکی نظر کر نیکے لئے ہوتا ہے یہ نہیں ہے کہ اقرار ایک حق نیا پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے اقرار با

ملک کا نہیں ہوتا یعنی ایک شخص دعویٰ کرے کہ چونکہ مدعا علیہ اقرار کیا تھا کہ یہ شے

میرا ہے اس لئے میں اوسکا مال ہوں تو یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے۔ اور اگر دعویٰ کرے کہ یہ مال

میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار ہے کہ چکا ہے تو دعویٰ سموع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ کہہ کہ فلاں ہے

میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعویٰ صحیح ہے اور اگر یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا قرض ہے اور

کیونکہ اوس نے اقرار کیا تھا تو دعویٰ صحیح ہوگا۔

(ما ۱۶۲۹) دعویٰ سموع ہوگا جو قابل ثبوت بھی ہو ورنہ محال کا دعویٰ

مسموع نہیں ہو سکتا، مثلاً ایک شخص اپنے گم عمر بڑے دعویٰ کرے کہ یہ میرا بیٹا، تو صحیح اور بڑے بڑے عمر والا یا اس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے، وہ دعویٰ کرے کہ یہ میرا بیٹا، صحیح ہوگا (ماوراء ۱۶۳۰) یہ بھی ضرور ہے کہ چھوٹا ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اس کا حکم وارد ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار کچھ اپنا ہاں چنان مناسب جا عاریت دیو یا حبکو جائے اپنا کوئی کرے اس پر اگر ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ مال مجھ ہی عاریت دیو کہ میں اس کے قائل ہوں یا اس کا ہمسایہ دعویٰ کرے کہ مجھ کو اپنا کوئی کرے تو یہ دعویٰ صحیح نہیں، کیونکہ صورت میں اس کا حکم نہیں ہو سکتا، کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ لازم اور ماخوذ ہو سکے

فصل دوم در دفع دعویٰ یعنی جواب دہی کا بیان

(ماوراء ۱۶۳۱) دفع دعویٰ یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعویٰ میں ایسا دعویٰ کرنا کہ اس کا دعویٰ دفع ہو جائے مثلاً اگر دعویٰ کیا کہ اتنی قرش فلان پر میرے قرض ہیں اور تمہارا کہ میں نوادہ آپکا ہوں یا تو تجھ کو پسند کہ اتنی رقم دو تو آپس میں صلح کر چکے ہیں یا یہ نہیں نہیں ملے گی یہ کہ اتنی رقم دے دے یا یہ اتنی رقم دے یا میں نے اپنے مطالبہ کا مجموعہ فلان برعوالہ یہ تو رقم مطالبہ ادا بھی کر دیا، تو یہ جواب دہی کے دعویٰ ہو گئے یا مدعی نے دعویٰ کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اس کا تو کفیل ہو تھا اس نے کہا کہ اصل میں یہ قرض دیکھا ہی تو یہ بھی دفع دعویٰ اور ایسے ہی مدعی کہ کہ یہ مال جو تیرا ہے میرا اس نے کہا کہ اس مال کا دعویٰ جو میں فلان پر کیا تھا تو تو گواہی دی تھی کہ یہ مال میرا، تو یہ بھی دفع دعویٰ، یا ایک شخص نے منوفی پر قرض کا دعویٰ کیا اور وارث نے انکار

کیا ہر مدعا علیہ وارث کہا کہ مدعا علیہ میں قرض دیکھا تا تو یہ دفع دعوی ہوگا

(داد ۱۶۳۲۵۵) مدعا علیہ دفع دعوی (یعنی اپنا جواب) ثابت کر دیا تو مدعی کا دعوی

دفع ہو گیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نہ کر سکے اور مدعی حلف کا مطالبہ تو مدعی حلف

کر گیا۔ اگر مدعی حلف کر لی تو اس کا دعوی قائم رہیگا اور اگر نہ کر لیا تو دعوی مدعی دفع ہو گیا

(داد ۱۶۳۳۵۵) مدعی ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ تھا کہ میں فلان پتیرا

قرض حوالہ کر دیا تھا کہ تم دونوں قبول ہی کر چکے تھے اور محال علیہ ہی موجود تو دفع دعوی

ہو گیا اور اگر موجود نہ ہیں تو اس کے موجود ہو چکے دفع موقوف رہیگا۔

فضل سوم کون کون مدعا علیہ ہو سکتا ہے اور کون کون نہیں۔

(داد ۱۶۳۴۵۵) مدعی کا دعوی اگر ایسا ہو کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اس پر حکم وارد

ہو سکتا ہے اور اگر دعوی انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر دعوی ایسا کہ

مدعا علیہ اقرار کرے تو بھی اس پر حکم نہیں ہو سکتا تو اس کے انکار پر مدعا علیہ نہیں ہو سکتا مثلاً

مدعی دعوی کیا کہ تیرا فلان رسول (آدمی) مال لیکھا ہے اس کی قیمت دیدا اگر وہ اقرار کرتا ضرر

اوس پر حکم اور دشمن نہیں۔ اگر کیونکہ رسول صرف واسطہ اس کو نہ ماملہ کچھ علاقہ نہیں معاملہ

طرفین پر وارد ہوا اس صورت میں مدعا علیہ انکار پر دعوی سموع ہو گا۔ اور اگر یہ دعوی

کرے کہ تیرا فلان رسول مال لیکھا ہے اس کی قیمت دیدا اگر وہ اقرار ہی کرتا تو اس پر حکم

وارد نہیں۔ کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے اور ولی اور وصی اور ولی

اس قاعدہ کا متفق نہیں کہ نکلنے والی اور وصی اور وقف کا مستولی مال تقسیم اور مال تقسیم

اقرار نہیں کر سکتے ہیں اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوپر دعویٰ کا دعویٰ مسموع ہوگا اور گواہ سنے جائیگے۔ جو معاملہ کہ انہوں نے خور کیا ہے اور سین اور انکا اقرار مقبوع ہوگا مثلاً ولی نے بضرورت شہری تیمم کا کچھ مال بجا پادہم رو اور اسکا اقرار کر لیا۔

(مادہ ۱۶۲۵) مدعا علیہ وہ شخص ہے جسکی پاس معاہدہ ہو مثلاً ایک شخص نے گھوڑا غصب کر کے کسی اور کے ہاتھ بیچ دیا تو گھوڑے والا مشتری پر دعویٰ کر لیا اگر اس کے پاس ہے اور مشتری غاصب کی قیمت لے گا۔

(مادہ ۱۶۳۶) جو مال کہ کسی کے ہاتھ بیچ گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ میں نہ ہو اصل قرار اسی پر نالش کر لیا اور اگر بائع قبضہ میں ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور بائع پر باعتبار قبضہ دعویٰ کیا جائیگا یعنی دونوں مدعا علیہ ہوں گے۔

(مادہ ۱۶۴۵) ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور ہین دعویٰ میں ضرور ذکر کر دینا لینے والا اور ودیعت رکھنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور ہین کرنے والا اور رکھنے والا اس بات میں حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور ہین اور اجارہ کسی نے غصب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور ہین اور موجر غاصب پر دعویٰ کر لینگے۔ پراسوقت اصل مالک کا آنا اور دعویٰ کرنا ضرور نہیں یعنی اصل مالک تنہا اگر دعویٰ نہیں کر سکتا جب تک کہ یہ لوگ عدالت میں نہ آئیں۔

(مادہ ۱۶۳۸) ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے فلان خریدی ہے اور قافلہ لے کر آئی کہ اسی فلان نے یہ خریدی ہے میری پاس امانت رکھی ہے تو اسکا دعویٰ مسموع نہ ہوگا اور کچھ

ضرورتاً بات کی نہیں کہ وہ وصیت ثابت کی جائے اور اس کے جواب میں اگر معنی نے کہا کہ ہاں بچہ تیری پاس آتا، مگر مالک نے میری ہاتھ جکڑ چاہا وہ کیا کرے بیجا کہ بچہ سے بین یہ حویلی اپنے قبضہ میں کر لوں اور یہ دعویٰ ثابت بھی کر دیا تو حویلی اس لئے سیکھا۔

(مادہ ۱۶۳۵) ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت کے اور اس کا فرض خواہ امانت دہ اپنے قرض کا دعویٰ کرے کہ اس کے مال امانت ادا کرے مسموع نہ ہوگا۔ پر اگر یہ ہو اگر کسی کا نفقہ واجب ہو اس کی زرا امانت ادا ہوگا دیکھو مادہ (۵۹۹)۔

(مادہ ۱۶۴۰) میلوں کے میلوں پر قرض کا دعویٰ نہیں ہو سکتا، مثلاً ایک شخص جس کا قرض

وہ اور کا قرضہ ایک یہ قرضہ دار اگر مر گیا تو اس کا فرض خواہ اس کے قرضہ دار دعویٰ کرے یا نہ

(مادہ ۱۶۴۱) ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور اس نے کسی اور سے اپنے بیچا

اب اصل مالک یہ دعویٰ کرنا کہ مشتری اول میری قیمت بین دی تو یہ مال مجھ کو دیدی جب تک کہ قیمت مشتری اول کے لئے لون مال اپنے قبضہ میں رکھو گا تو یہ دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۴۲) مدعی یا مدعا علیہ مرگا تو اس کا کوئی بھی وارث اس کے قائم مقام

ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہی وارث مدعی علیہ ہو سکتا ہے جبکہ قبضہ میں مال مدعا بہ ہو ورنہ نہیں

قبضہ میں مال مدعی بہ نہیں، وہ مدعا علیہ میں ہو سکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنے

مورث کے قرضہ کا دعویٰ کر سکتا ہے اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ دے اور تو کو حق ہو سکتا ہے

اور یہ وارث جو مدعی ہو، اپنا ہی حاصل لگائے اور لگے۔ ایسے ہی اگر کسی کے لئے کہ یہ

دعویٰ ہو تو کسی ایک وارث پر دعویٰ کر سکتا ہے اس کے قبضہ میں متروکہ ہو یا نہ ہو۔ اگر

بھی ایک وارث اقرار ہی کرتا ہے جسے موافق نہ قرض دیگا پاسکا اقرار اور دن پر مشر
 نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے اقرار کیا پر مدعی قرضہ بلوائی ثابت کیا تو سب وارث دین لیا کرینگے
 اور یہ نہ کہ سکین گے کہ ہم پر دعوہ جداگانہ دایر کر کے اپنا دعویٰ ثابت کر لیا و نہ کو بہ
 اختیار ہو کہ جو بدی یعنی دین دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اور یہ دعوہ کہ یہ گواہ ایک ہی وارث
 پاس مین نے متونی کے پاس بات رکھا تھا صرف ایسی ایک وارث پر مسجع ہوگا کہ وہ
 ذوالہدیٰ قبضہ والا نہ ہو و نہ اور یہ ہوا والیہ اقرار کرے گا تو اسے موافق اسکی حصہ کی
 فیصلہ دیا جائیگا نہ اور نہ پر اور اگر اس نے انکار کیا اور مدعی اپنا دعویٰ ثابت کیا تو حکم
 سب وارثوں پر صادر ہوگا دیکو (مادہ ۷۸)

(مادہ ۱۶۴۳) سوا۱ وراثت کے اگر کوئی اور امر باعث شرکت ہوگا تو یہ بین
 ہو سکتا کہ ایک شریک کے طرف مدعا علیہ ہو جائے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ ہوگا
 اور اس کے مقابلہ میں دعویٰ ثابت ہو جائے اس پر موافق اسکے حصہ فیصلہ صادر ہوگا نہ
 اور نہ شریکوں پر مثلاً چند امیون ایک حلیٰ زیدی اور ایک پر دعوہ دایر ہو کہ یہ حلیٰ
 مدعی کی اور اس کے مقابلہ میں فیصلہ ہو گیا تو یہ فیصلہ اہل شریکوں پر جاری ہوگا اور اس پر
 (مادہ ۱۶۴۴) جس چیز کا نفع عام مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی اور میں کوئی امر
 مندرجہ سان اور نفع عام قائم کیا تو شخص دعویٰ کر سکتا ہو خصوصیت کسی کی نہیں گے۔

(مادہ ۱۶۴۵) دو گانوں میں رہتا اور نہ شریک ہی اگر اس کے مابین بہت بین نہ
 اور یہ بین ہو سکتے ہیں تو کوئی دعویٰ کرے گا مسجع ہوگا اور اگر اس خاص معلوم ہوگا

اون سب کا یا اون کے وکیل کا حکم نہیں آتا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۴) ایک سو زیادہ اگر کاؤنٹین گول ٹھوٹو وہ غیر مخصوص مار ہو ہیں۔

فضل حیارم تناقض کے بیان میں

(مادہ ۱۶۴) ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنی پہلے دعویٰ کیا کہ یہ مہر مال ہے
پہر دعویٰ سموع نہ ہوگا اور ایسا لگے کہ کیا کہ فلاں پر میرا کچھ حق نہیں ہے اور پہر کچھ دعویٰ کیا تو
پہر دعویٰ نہ سنا دیا گیا اور ایسے ہی مدعی نے دعویٰ کیا میں اس قدر روپیہ بچکوں یا تھا کہ فلاں
پہر دکنے میں پہنچا یا مجھ کو واپس کر۔ ان کو وہ فہم کی اور دعویٰ ثبوت کیا بعد اویسکا
مدعی علیہ گناہ میں تو روپیہ اس کو پہنچا چکا ہوں تو یہ دفع اور جواب سموع نہ ہوگا۔ اور
ایسے ہی مدعی نے دعویٰ کیا یہ دوکان میری آمدعا علیہ کہہ کہ ہاں تیری اپ تو میرا ہتھ
بچے چکا مدعی انکار کیا اور مدعا علیہ ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا کہ میں نے بچی تو تھی مگر بیچ فاسد
ہو گیا تھا اس لیے بیچ نہیں ہوئی تھی اب یہ قولی مدعی کا مقبرہ نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۴) جیسا پہر صحیح نہیں ہے کہ پہلے تو اقرار کرے کہ یہ مال فلاں کا اور پہر
یہ دعویٰ کرے کہ یہ مال میرا ویسا ہی اور کسی کا کیوں یا وصی ہو کر دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ
مال اس کا ہے۔

(مادہ ۱۶۴) اگر کسی کو ابراہیم عام کیا کہ اس پر میرا حق نہیں ہے اور دعویٰ نہیں تو اسے

کسی قسم کا دعویٰ نہ کر سکیگا گڈر سی اور کا وکیل یا وصی یہ کہہ دعویٰ کر سکتا ہے

(مادہ ۱۶۴) پہلے ایک مال کا دعویٰ کر دے کہ یہ میرا ہے اور دوسری دفعہ دوسری دفعہ

- کیا صحیح نہیں، لیکن پہلے تو اسے دعویٰ کیا پھر کسی فرد کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے کیونکہ وکیل کسی معاملہ کو خاص اپنے طرف لگاتا ہے مگر اپنی ملک کو دوسرے کے طرف نہیں لگا سکتا ہے
- (ما دہ ۱۶۵۱) جیسا ایک حق و شخصوں کے جدا جدا تمام و کامل وصول نہیں ہو سکتا ہے ویسا ہی ایک حق دعویٰ جو ایک ہی سبب پیدا ہوا، و شخصوں پر جدا جدا نہیں ہو سکتا ہے۔
- (ما دہ ۱۶۵۲) وہ شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہیں مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث۔ جب ایک پہلے ایک کلام صادر ہوا اسی مقدمہ میں دوسرے کے اسکی اضافی کلام قبول نہیں ہو سکتا ہے
- (ما دہ ۱۶۵۳) مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح، مثلاً مدعی ایک نہر اور دوسرے قرض کا دعویٰ کیا اور پہر بابت کفالت دعویٰ کیا مگر مدعا علیہ قبول کر لیا تو دوسرے مستوع اور ناقض ہو گا
- (ما دہ ۱۶۵۴) جب عدالت میں ایک امر ثابت ہو جاوے تو گو یہ تناقض عدالت باطل ہو جاوے گا مثلاً مدعی دعویٰ کیا کہ میرا مال میرا مدعا علیہ انکار کیا اور کہا کہ میرا مال فلان ملک میں ہے اور میں نے خرید اسکی عدالت میں اپنا دعویٰ ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی حق میں فیصلہ دیا۔ تو مدعی علیہ کا یہ دعویٰ کہ میرا فلان مال ہے اور میں نے اسکی خریدنا حکم عام نایاب ہو چکا اسلئے مدعا علیہ بظاہر غنیمت لے سکیگا۔
- (ما دہ ۱۶۵۵) جس تناقض کا مدعی کو علم نہ ہو مخدور اور معاف ہو گا مثلاً مدعی کہ یہ خبر نہیں تھی کہ اس کے باپ کا یہ گھر خریدنا تھا کیونکہ جب وہ سفر میں تھا سفر اگر کر لیا اب اسکو قبائلیہ جو دستیاب ہوا تو اس نے دعویٰ کیا تو یہ تناقض قبول ہے۔
- (ما دہ ۱۶۵۶) ایک چیز تقسیم کیلئے کوشش کرنا اس پر دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے

اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعویٰ کر کہ یہ شئی میری ملک ہو قبول نہ ہوگا اسلاف سے ہو مگر ان
تقسیم کر لیا اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں خرید چکا تھا یا مجھ کو یہ ہوا تھا قبول نہ ہوگا اور اگر یہ دعویٰ
کرے کہ میں وقت یہی شخص تھ تو تقسیم مجھ کو ہیکا علم نہ تھا اب مجھ کو علم ہوا تو یہ شخص

(ما ۱۶۵۷) اگر کلام متناقض کسی طرح موافق ہو جائے اور مدعی اسکی موافقت

بیان کرے تو جائزہ مثلاً ایک گھر کر لیا کہ لیا اور پر کہا کہ یہ گھر میرا کیونکہ میں خرید چکا

ہوں تو یہ دعویٰ سموع ہوگا اور یہی مدعی دعویٰ کیا کہ ایک ہزار روپیہ قرض کے مدعا علیہ نے

انکار کیا اور کہا کہ میں تجھ سے کہی قرض نہ لیا تھا میں نے جو جاتا بھی نہیں پر جب مدعی نے

ثبات کر دیا تو کہا کہ میں ادا کر چکا ہوں تو یہ دفع یعنی یہ جواب یہی سبب متناقض کے قابل تھا

بہن اور اگر یہ جواب دیا کہ میں تیرا دیون نہیں ہوں اور مدعی ثبات کیا پھر اس نے کہا کہ

میں ادا کر چکا ہوں یا تو مجھ کو بری کر چکا ہے تو یہ متناقض نہیں ہے اور ایسے ہی مدعی نے

دو دعیت کا دعویٰ کیا مدعا علیہ تھا کہ تو نے میرا پس کی کچھ دو دعیت نہیں رکھا تھا چرب

مدعی ثبات کیا تو مدعا علیہ کہتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں یہ دفع قبول نہ ہوگا اگر دو دعیت

موجود نہ ہوتی تو اسکی قیمت لیا اور ایسے ہی مدعی دو دعیت کا دعویٰ کیا اور مدعا علیہ

کہا کہ پس تو تیری کوئی دو دعیت نہیں ہے مدعی ثبات کیا جب کہنا کہ میں دیکھتا ہوں تو یہ دفع

(ما ۱۶۵۸) پہلے تو کہا کہ یہ مفید ہے بانہ ہوئی ہے اور قبائلی بھی نکالا پھر کہا مفید

تھی یا سنی یا لویہ یہی تو یہ قول قبول نہ ہوگا دیکھو مادہ (۱۰۰)

(ما ۱۶۵۹) ایک شخص نے ایک مال کسی کے ہاتھ بیچا اور اس مجلس میں ایک اور شخص

موجود تھا کہ جسکے سامنے بیچ واقع ہوئی ایک بیہوش شخص دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ شخص اگر بائیں کا رشتہ زہری یا باپ کا بیٹا یا بائیں کی درویشاں دعویٰ سمجھ ہوگا۔ اور اگر جہتی ہو دعویٰ سمجھ ہوگا اور اگر بیہوش شخص دعویٰ کرے جو اس کے سامنے واقع ہوئی مشتری نے صرف مالکانہ اور یہ دیکھتا رہا نہ نکلیا ہو دعویٰ کیا کہ یہ میری ملک ہے تو دعویٰ سمجھ ہوگا

باب دوم۔ ضرورت زمانہ کا بیان۔

یعنی کون دعویٰ کتنی مدت اندر سماعت ہو سکتا ہے اور اس کے بعد سماعت نہیں ہو سکتا اور چونکہ یہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب میں ضبط کیا گیا ہے اور اس میں بعد سماعت دعا مقرر کی گئی ہے اس لئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل عربیہ تمام اہل السنۃ والجماعہ یہ سمجھتے ہیں کہ حقوق تجاری ایام و تقادم الزمان سا قطعاً نہیں ہوتے ہیں۔ اور یہ حد جو مقرر کی گئی ہے شرعی نہیں بلکہ حکمران اپنی عہد میں انتظام اور انتہام کیلئے بعد سماعت مختلف مقرر کیا کہیں پندرہ سال کہیں تیس سال اور کہیں چوبیس سال اور کہیں کچھ اور کہیں کچھ۔ اس لئے حقوق کے دعاوی کیلئے بعد دعاوی مقرر ہونا منطقی نہیں بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول چنانچہ اس کی تفصیل خبرودی آپر کشف میں خوب در تمام فرمائی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر حقوق اللہ تعالیٰ یعنی حدود میں بیشک تقادم الزمان مانع سماعت اور اس کی تفصیل باعث تطویل

یہ نیا یہ کہ چنانچہ (مادہ ۱۶۷) قابل ملاحظہ ہے (۱)

زما ۱۶۷۰ (۱۶۷۰) دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہ ہو گئے۔ دین و بیت ملک میراث اور وہ دعویٰ کہ اون میں حق انتفاع عام خلق اللہ کو نہ ہو اور کیسوا ۱۶۷۰ (۱۶۷۰)

اور وہ دعویٰ کہ جو وقت متعلق نہ ہوں یعنی زمین وقفی یا وہ دعویٰ کہ اجارہ دونوں قسم سے

متعلق ہیں دیکھو (مادہ ۲۱۵) اور وہ دعویٰ کہ تولیت شرط الخد متعلق ہوں اور وہ

دعویٰ کہ وقف پیداوار اور آمدنی متعلق ہوں کہ انجلیان اس (مادہ ۱۶۶) میں

(مادہ ۱۶۶) وقف کے متولی کا دعویٰ اور ان کو لوگ دعا دعویٰ جنکو وقف میں کرنی

ملتا ہے ۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اس کے مثلاً ایک شخص ۲۰ برس تک ایک علاقہ کی تولیت

کہا تا رہا اب ایک متولی مدعی کہ یہ آمدنی میری وقف ہے

(مادہ ۱۶۶) پندرہ برس بعد طریق خاص اوسیل اور اپنی زمین سکنے میں پانی

لینے کے حق کا دعویٰ سمجھو گا اور زمین وقف ہے پانی کا دعویٰ ہمیں برس کے بعد

سمجھو گا۔ اور نزولی زمین میں طریق خاص اور ہمیں اوصاف شرب کا دعویٰ دس برس بعد

(مادہ ۱۶۶) اس باب میں انقضای میعاد سماعت عدل متعلقہ ہی نہیں اگر بلا عدل

اہل مدت تک دعویٰ کیا تو پھر سمجھ نہ ہوگا ورنہ اگر بعد از شرع دعویٰ کیا مثلاً خیرین یا

یا محبون تھا یا مغلوبہ اس تھا اور ولی تھا یا نہ تھا یا کہیں سفر میں تھا یا نہ عا علیہ ایک

شخص زبردست اور صاحب حکومت تھا۔ تو بعد اس مدت دعویٰ ہو سکتا ہے۔ اور یہ مدت

روز بلوغ یا روز والی غلب اور حکومت کے شمار ہوگی۔

(مادہ ۱۶۶) سفر کم سے کم نین دن کا اور دن اٹھارہ گشت کا مفر اجسین چلنا

یعنی درمیانہ ہونے بہت جلد اور نہ بہت آہستہ

(مادہ ۱۶۶) روٹھر کے رہنے والے سال ایک شہر میں کہ جہان عدالت اتی سر تو

بعد مر و گرام سماعت دعویٰ سموع نہ ہوگا۔

(ما و ۵۱۶۶) عدالت میں ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہاں تک کہ پندرہ سال گز گئے تو یہ انقضائ مدت مانع سماعت نہ ہوگی۔ اور اگر عدالت میں نو دعوے دائر نہ ہوا ہو بلکہ ہر جگہ چلنے رہے ہوں اور مدت مذکور گزر جائے تو دعویٰ سماعت نہ ہوگا (ما و ۵۱۶۷) حیثیت کے لیاقت اور قابلیت دعویٰ کی پیدا ہو و مدت مذکور نہ ہو ہوگی مثلاً دعویٰ دین کیلئے مدت سماعت اس دن شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جائے کیونکہ مہلت پہلے مدعی کو حق طلب نہیں ہے مثلاً حوالہ کہ بیچا تھا اس کی قیمت کی ادائیگی کیلئے نہیں بلکہ وعدہ ہوا تھا اور جب نہیں برس گز گئے اور اسکے بارہ برس گزرے اور دعویٰ کیا تو سموع ہوگا اور ایسے ہی دعویٰ وقف مشروط الخدمت مدت سماعت اندر صرف یطین اول کیلئے مہلت ہوگا یعنی یہ نہ ہوگا کہ یطینا بعد یطین اس کا دعویٰ ہو سیکے گا۔ کیونکہ باوجود یطین اول یطین ثانی حق ہی نہیں ہے پس یطین ثانی کو جب ہے حق پیدا ہوگا کہ یطین اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعویٰ ہر موجد کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور ہر چیل بھی بعد طلاق و وفات ہر محل ہو جائے۔

(ما و ۵۱۶۸) جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر غفلت یا انیکو پتر دعویٰ کت نامی کہ اس پہلے میں نے تجھ کو اس قدر قرض دیا تھا اور اتنی مدت تک غفلت کی بعد میں دعویٰ کر کے کچھ کچھ اقدار ادا دین کی ہے تو یہ دعویٰ سموع ہوگا۔

(ما و ۵۱۶۹) جس شخص کا دعویٰ سبب انقضائ مدت اس کی زندگی میں سموع نہ ہوگا

اوسکے مرنے کے بعد اوسکے وارث کا بھی دعویٰ سمیع نہ ہوگا۔

(ما ۱۶۷۰) کچھ مدت تک موٹ دعویٰ نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نہ کیا
ہی ان تک کہ کل پندرہ برس گزر گئے تو یہ دعویٰ سمیع نہ ہوگا۔

(ما ۱۶۷۱) باج اور مشتری اور واپ اور موہوب لہ بنزلہ موٹ اور وارث کا نیز
مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس متصرف ہو گیا اور اس کے پاس جو حویلی والا ہے
وہ اس پر کچھ متصرف نہ ہوا اب یہ حویلی کی تو مشتری یعنی اگر اس قطعہ زمین میں محکوم خود کے
تو یہ دعویٰ سمیع نہ ہوگا اور ایسے ہی کچھ مدت باج اور کچھ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک
متصرف ہو تو پھر دعویٰ مشتری کا سماعت نہ ہوگا

(ما ۱۶۷۲) چند وارثوں کیلئے فوت، سماعت عارض ہوئی مگر ایک کیلئے صغیر
کسی قدر سے مدت سماعت عارض نہیں تو یہ شخص عوی کر سکتا ہے اور اپنا حصہ پاسکتا ہے
اور یہ فیصلہ اور دیکھنے کے لئے مفید نہ ہوگا۔

(ما ۱۶۷۳) عتف کہ ایک زمین کا گراہ دار اوسکا اسکو ہمیشہ قرار ہے
پندرہ برس بعد دعویٰ ملک نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص کہ یہ لینے کا منکر ہے اور اصل
مالک یہ کہتا ہے کہ میں اپنی زمین ملک کیا ہے پھر اس کے جملہ وارث دیا نہا اور بن زر کہ یہ لیتا ہے
اور کہتا ہے کہ میں اس کے وارث ہوں تو اس مدت کے بعد دعویٰ سماعت ہوگا اگر یہ
اسکی شہادت ہے اور اس نے اس کے بعد مالک دعویٰ سمیع نہ ہوگا۔

(ما ۱۶۷۴) اگر بیہ انقضاء زمانہ راز کے ساقط نہیں ہوتا ہے ایسی ہی

اگر عدلیہ نے عدالت کے برحق دعویٰ کا اور اصرار کیا تو عدلیہ کو فیصلہ دے دے
اور اس مدت کے لئے یہ نچہ اعتبار نہ ہوگا اور اگر اقرار حاکم کے یہاں تو نہ ہو
بلکہ اور کسی جگہ ہو تو عیسائیہ مدت مقررہ کے حالت انکار میں دعویٰ سموع نہ ہوگا
ویسا ہی اب بھی ہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و دھرم عدلیہ سموع نہ ہوگا
بلکہ روز تحریر سے مدت نہ گزری ہو

(مادہ ۱۶۴۵) جس اشیا کا نفع عام ہے یعنی نہ عام اور نہ عام اور چراگاہ
عام کو دعویٰ بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہ عام وغیرہ بچا پس برتن تک
نہہ رکھی تو بہ مال دعویٰ ہو سکیگا۔

کتاب پانزدہم گواہوں کا اور حلف و شکایان

(اس میں ایک مقدمہ اور چار باب ہیں)

مقدمہ وہ اصطلاحیں کہ اس کتاب سے متعلق ہیں۔

(ماودہ ۱۶۷۶) بنی یعنی گواہ حجت نوی ہے۔

(ماودہ ۱۶۷۷) تو انہ ایک گروہ ایک امر کی خبر دے اور انکا جھوٹ بات پر متفق ہو جائے عقل باور نہ کرے۔

(ماودہ ۱۶۷۸) ملک مطلق وہ کہ جس میں ملک کا کوئی سبب کا ذکر نہ ہوا اور جس میں

مثلاً یہ کہ کوئی بنی بیب وراثت کے یا خرید کے ملک ہوں وہ ملک بیب ہے

(ماودہ ۱۶۷۹) ذوالبیدوہ شخص ہو کہ مال اس کے قبضہ میں ہو یا مالکانہ تصرف کرے

(ماودہ ۱۶۸۰) خارج وہ شخص کہ اس کا قبضہ تھا اور نہ مالکانہ تصرف کرے

(ماودہ ۱۶۸۱) تحلیف دو نو متخاصمین میں ایک کو حلف دینا۔

(ماودہ ۱۶۸۲) تحالیف دو نو متخاصمین کو حلف دینا۔

(ماودہ ۱۶۸۳) حال ظاہر کا یعنی جواب حثیت موجود ہوا و سکو حکم گرداننا یعنی اوپر

کر کے حکم دینا استصحاب ہوا اور ایک ایسا امر کی بانی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے

موجود ہوا اور اس کے نہ ہونے کا گمان نہ ہو یعنی یہ حکم نہ کہ جو چیز جیسے پہلے سے تھی

ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہ استصحاب ہو فرمیکر ماودہ ۶۸

باب اول گواہی کا بیان۔ اس میں ائمہ فصل میں

فصل اول شہادت کی تعریف اور اسکی نصاب کا بیان

(یعنی کم سے کم کس قدر گواہوں جو ثبوت کیلئے دلیل کافی ہو)

(ما و ۱۶۸۴) بلفظ شہادت یعنی بلفظ اٹھد (یعنی بلفظ گواہی دینا ہون) عدالت کے متخاصمین کے بروہہ خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے دعوہ پر ہو اسکو شہادت کہتی ہیں خبر دینے والا شاہد ہو اور جسکی حق کی خبر دینے میں مشہود ملے ہو اور جسکے مقابلہ میں خبر دینے والا وہ مشہود علیہ ہو (اور جس میں مرکی گواہی دینے والا وہ مشہود بہ ہے)

(ما و ۱۶۸۵) حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب

اور جن امور میں کہ مردوں کو اطلاع نہیں ہو سکتی ہے صرف عورتوں کی گواہی قبول ہوگی۔

(ما و ۱۶۸۶) گونگہ کی اور اندھے کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔

فصل دوم۔ گواہی کیوں نہ کر دیجائے

(ما و ۱۶۸۷) عدالت کے باہر گواہی قبول نہیں ہے۔

(ما و ۱۶۸۸) لازم ہے کہ مشہود بہ گواہوں کے معائنہ کی ہو۔ اور اگر گواہ یہ کہیں کہ

میں گواہی سماعی دینا ہوں یعنی میں نے لوگوں سے سنا ہے تو قبول نہیں ہو لیکن وقف کے یا کسی کے مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنی یہ کہے کہ میں نے معتبر سے سنا ہے تو جائز ہے۔ اور

ذلات کی یعنی یہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تھا اور موت کی یعنی یہ کہ فلان روز فلان

مر گیا اور نسب کی یعنی فلان شخص فلان کا بیٹا ہے اسطور گواہی دی کہ اس میں لفظ سماعی

یعنی یہ نہ کہ میں نے سنا۔ بلکہ قطعی طور پر گواہی دی کہ حقیقت میں اسکو سننے سے علم ہوا

اور معاینہ ہوا ہو اگرچہ گواہ کی عمر سہ ماہی ہو کہ معاینہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی۔ اور اگر بہ تونہ کہا کہ میں نے شاہی بلکہ یہ کہہ کہا کہ میں نے معاینہ نہیں کیا ہے اور میں خوب جانتا ہوں اور یہ کہ خوب معروف اور مشہور ہے تو بھی گواہی قبول ہے۔

(مادہ ۱۶۸۵) اگر اور یہ کہ نہ کہا کہ میں گواہ ہوں اور گواہی دیتا ہوں بلکہ یہ کہنا میں یہ مقدمہ جانتا ہوں اور اس کی خبر دیتا ہوں تو شہادت نہ ہوگی۔ اور حاکم نے یہ پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا، اس نے کہا کہ ہاں تو گواہی ادا ہو جائیگی۔ اور اگر کسی مہر و واقف کاروں کے اس کی کیفیت دریافت کی گئی اور انہوں نے لفظ گواہی اور اس کا حال ظاہر کیا تو یہ گواہی نہیں ہے یہ ایک حالی کی خبر دیتا ہے۔

(مادہ ۱۶۹۰) جب عدالت میں شہود و لہ اور شہود علیہ اور شہود بہ موجود ہوں صرف اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام لینا ضروری نہیں اور جو اور متونی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر مدعی یا مدعا علیہ یا دونوں شہود و شہودین تو اس کا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اس کے ہی تین حال ہوتی ہے اور کچھ حجت باپ دادا کے نام کے نہیں ہے۔

(مادہ ۱۶۹۱) گواہ پر لازم ہے کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہوں اگر یہ کہ میں حدود نہیں جانتا ہوں مگر جابجائی پر جا کر حدود وغیرہ بتا سکتا ہوں تو حاکم اس کی تائید کرے (مادہ ۱۶۹۲) مدعی نے دعویٰ کیا کہ میں قبائلیں میں حدود و مندرج ہیں وہ زمین میری ہے اگر اس کے ہی کہا کہ میں قبائلیں میں حدود و مندرج ہیں وہ زمین میری ہے

صحیح ہے دیکھو مادہ (۱۶۲۳)

(مادہ ۱۶۴۳) مدعی دعویٰ کیا کہ فلان پر میری مورث کی اتنے روپیہ لینے ہیں اور گواہوں نے

کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہ کہہتا ہے اس پرین کافی ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ یہی کہیں کہ وہ متوفی کا یہ وارث ہے یا متوفی کے دین کا یہ وارث ہے۔ اور ایسے ہی اگر مال کا دعویٰ کرے کہ یہ میری مورث کا جو فلان قبضہ میں ہے اور گواہ بھی یہ کہیں کہ وہ مال جو مدعی دعو کرنا ہے متوفی کا ہے اور فلان قبضہ میں ہے۔ کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۴۴) مدعی دعویٰ کیا کہ متوفی کے ترکہ میں میرا اثنا لیا ہے اور گواہ بھی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اثنا کہ وہ کہتا ہے لیا، کافی ہے کہنا ضرور نہیں ہے کہ متوفی پر اس کے مرثیہ کا اثنا باقی تھا۔ اور ایسے ہی اگر کسی کا دعویٰ مال متعین ہے تو یہی حال ہے (مادہ ۱۶۹۵) مدعی کہتی ہے کہ ایک عویٰ آیا اور گواہوں نے کہا کہ عا علیہ مدعی کا مدیون کا ہے۔ اگر مدعی کا یہ گواہوں کے پوچھا کہ یہ بھی جانتا ہو کہ وقت دعویٰ تک جو چیز گواہوں نے کہا ہے نہیں جانتے ہیں گواہی طلب ہوگی۔

فصل سوم شہادت کے شرطوں کا بیان

(مادہ ۱۶۹۶) ثبوت شہادت و خبر کی یہ شرط ہے کہ مقدمہ پہلے واقع ہو چکا ہو۔

(مادہ ۱۶۹۷) جو کہ اسوں ہوا اسکے خلاف گواہی قبول نہیں ہو سکتی ہے ایک شخص کہ زندہ ہو اسکے مرنے پر گواہی دیکھا یا ایک گھر کہ آباد اسکی ویران ہو پر گواہی دیکھا قبول نہیں ہوگی

(مادہ ۱۶۹۸) وہ شہوتہ کہ خلاف ہے قبول نہیں ہو سکتی ہے

(مادہ ۱۶۹۹) شریعت میں گواہی اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کریں۔ اسی لئے نفی محض گواہی نہیں ہو سکتی ہے مثلاً گواہ کہے کہ فلان یہ کام نہیں کیا۔ اور فلان چیز فلان کی نہیں ہے۔ اور فلان مدیون فلان شخص کا نہیں، مگر نفی متوازن مقبول ہے۔ مثلاً مدعی کہے کہ میں نے اس قدر روپیہ فلان کو فلان محلہ میں فلان وقت پہنچایا۔ اور مدعا یہ گواہ لایا کہ میں اس وقت اس محلہ میں نہ تھا بلکہ دوسرے محلہ میں تھا تو یہ گواہی متوازن قبول ہوگی اور دعویٰ مدعی کا مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۰۰) جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اس میں احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب مضرت سے محفوظ رہے یا یہ احتمال ہو کہ اپنی گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کرے یا تو وہ گواہ قبول نہیں ہے۔ اسی لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اولاد کے لئے گواہی ما اور نانی کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اولاد کے لئے مقبول نہیں ہے۔ اور ایسی ہی زوج زوجہ کیلئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہ نہیں ہو سکتی ہے۔ مگر اور قریب داروں کی ہجیر۔ ایک ایک دوسرے کیلئے گواہی قبول ہے کہ اس میں امید وراثت و منفعت نہیں ہے اور ایسی ہی اس خادم کی کہ اس کی معاش آقا پر ہو اور گورہ اجیر خاص کے متاجر کیلئے جائز نہیں ہے اور ایسی شریک کی گواہی شریک کیلئے مقدمہ شریکت میں۔ اور کفیل کی گواہی مکفول لہ کے لئے کہ مکفول بہ ادا کرے یا نہیں کرتا مگر اسکے سوا اور سب مقدمات میں گواہی ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۱) دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہے اگر دوستی آرتبہ کو پہنچے کہ ایک دوسرے کے مال میں تصرف مالا نہ کرتے ہیں تو گواہی ایک ایک دوسرے کی مقبول نہ ہوگی۔

(ما ۵۲۰۶) شرط یہ ہے کہ شاہد اور مشہور علیہ بین دینی عداوت نہ ہو۔ اور نہ وہ عداوت معروف اور مشہور ہے۔

(ما ۵۲۰۳) جو شخص کہہ سکتا ہو شاید بین ہو سکتا مثلاً تیم کا دسی اور وکیل اپنے پیغمبر اور اپنے موکل کے گواہ بنیں ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ اسی مقدمہ میں مدعی ہی ہو سکتے ہیں۔ (ما ۵۲۰۴) شہادت کسی شخص کی اپنی کام پر مقبول نہیں اس لئے وکیل اور دلال یہ گواہی نہیں دے سکتے ہیں کہ ہم نے یہ مال بچا تھا اور حاکم جو ایک کے حکومت سے منسوب ہو گیا وہ یہ گواہی نہیں دے سکتا ہو کہ میں نے اپنے موقوفی کے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا۔ اور یہ گواہی دے سکتا ہو کہ فلان شخص نے میرے در و بر و میرے موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تھا۔ (ما ۵۲۰۷) شرط یہ ہے کہ گواہ عادل ہو اور اس کے حقائق بہ نسبت افعال بہت ہوں اسی جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو کہ جس کے بارے میں اور حیا زایل ہو جاتی ہو مثلاً ناچنا اور مسخرہ بن اسی شخص کے گواہی مقبول نہیں ہے۔

فصل چہارم شہادت کا دعویٰ کے ساتھ موافق ہونا

(ما ۵۲۰۶) شہادت دعویٰ کی ہی موافق ہو تو مقبول ہے، ورنہ نہیں اور صرف لفظی موافقت ضرور نہیں بلکہ دعویٰ اور گواہی دونوں ایک معنی ہونا ضروری ہے۔ مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ فلان پاس میری ولایت ہے یا میرا مال اس شخص نے چھین لیا اور گواہی دی کہ دعا علیہ ذی باغصب کا اقرار کیا تھا تو یہ گواہی قبول ہو اور ایسے ہی قرض دار مدعی ہو کہ میں قرض ادا کر چکا ہوں اور گواہی دی کہ قرض خواہ اسکو معاف کر چکا ہے تو گواہی مقبول ہے

(مادہ ۷۰۷) موافق ہونا گواہی کا دعویٰ کیلئے دو طرح کے یا مقدار دونوں میں برابر ہو یا گواہی میں نسبت دعویٰ کے ہونے کا دعویٰ کے کہیں دو برس کے اکل مال کا مالک ہوں اور گواہ دو برس کے یا ایک برس کے بلحاظ دین تو صحیح ہے اور ایسے دعویٰ ایک ہزار روپیہ کا دعویٰ کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دے تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہوگی۔

(مادہ ۷۰۸) مقدار دعویٰ کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اس صورت میں گواہی مقبول ہوگی کیونکہ دونوں میں اختلاف نہیں مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جائے تو قبول ہوگی کیونکہ دونوں میں اختلاف نہیں مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جائے تو قبول ہوگی۔

قبول ہوگا کیونکہ دعویٰ نے کہا کہ یہ مال دو برس کے میری ملک ہے اور گواہ کہ میں برس سے ہے تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی اور ایسے ہی دعویٰ پانچ سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور گواہ ایک ہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی قبول نہیں ہوگی مگر دعویٰ نے کہا کہ یہ ایک ہزار روپیہ قرض تھی اور مدعا علیہ پانچ سو روپیہ کہ گواہوں کو اس کی خبر نہیں تو یہ گواہی قبول ہوگی۔

(مادہ ۷۰۹) دعویٰ مطلق ملک کا دعویٰ کیا کہ یہ باغ میرا ہے اور گواہوں نے ملک عقید بیان کیا کہ یہ باغ دعویٰ خریدار نے حاکم نے دعویٰ کو چھپا کہ تو بیب خریداری دعویٰ ہے اس نے کہا ہاں تو قبول ہے (کیونکہ دونوں میں مطابقت پیدا ہوگی) اور اگر دعویٰ کہا کہ اور بیب جس میں دعویٰ ہوا ہوں یا یہ کہا کہ میں بیب خریداری دعویٰ نہیں ہوں تو گواہی بیب اختلاف کے مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۷۱۰) دعویٰ ملک عقید کا دعویٰ کیا کہ یہ باغ میری ملک ہے کیونکہ میں خریدار ہوں اور بیب کا نام نہ لیا یا کہا کہ میں کسی سے خریدار اور گواہوں میں مطلق بیان کہ یہ باغ

مدعی کا ہے تو گواہی قبول کیونکہ دعویٰ مذکور جو بائع کا ذکر مبین ہی بمنزلہ ملک مطلق کی ہو
 اور اگر مدعی تمام لیا اور کہا کہ یہ باغ منقولہ ہے خریدار ہی اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہیں
 تو گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ گواہی میں تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہے کہ مدعی اور اس کے
 بھی مالک ہوگا جو پہلے حاصل ہوئی ہی اور ملک مفید میں تا بیع خریدار ہی باغ کا مالک
 ہونا ثابت ہوتا ہے تو اس صورت میں گواہی ملک بہ نسبت دعویٰ ملک مفید کے
 زیادہ ہے اس لئے گواہی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۱۱) اگر اسی جو دعویٰ مخالف ہی مقبول نہیں ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے
 ہزار روپیہ مانگ ہی اور گواہ کہتا ہے کہ فرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہ مال میرے
 باپ کا ترکہ ہے میں وارث ہوں اور گواہ کہتا ہے کہ ماکا ترکہ ہی تو اس اختلاف کے سبب
 گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل خمس خود گواہوں میں اختلاف کا بیان

(مادہ ۱۲۵) جب گواہ آپس میں مختلف ہوں ایک کہو کہ ہزار قریں ہو گئے اور دوسرے
 کہ چاندی کی توپہ گواہی قبول نہیں ہوگی۔

(مادہ ۱۳۱) قاعدہ ہے کہ فعل ایک ہی جا اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہے نہیں
 ہو سکتا ہے کہ ایک کام دو جا باد و وقت واقع ہو تو ایک جا اور ایک وقت ایک کام ہوگا
 اور دوسرے جگہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا جو گواہی ایسی امر میں مختلف ہے کہ اس سے
 اصل فعل میں اختلاف ہوتا ہے قبول نہ ہوگی مثلاً غضب اور ادا دین ایک گواہ کہتا ہے کہ یہ مال

فلان وقت اور فلان جہانیا تھا اور دوسرا گواہ اور وقت اور ایک جگہ نکلتا تو اگر قبول ہوگی کیونکہ ایک مال کا جچین لینا، وجہ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ وہ نصیب اور اور یہ غضب اور اسے اور اسے ہی ادا دین ورنہ گو اسی تو ایسے امور میں مختلف ہو گئے مشہور یہ ایسا ہے کہ انکی خلتا دوسرے میں فرق نہیں ہوتا، کیونکہ وہ فعل سن بن مگر قول میں یعنی اور قاعدہ کہ قول چار جگہ صادر ہو سکتا ہے مثلاً ایک گواہ کہ میں نے فلان جگہ فلان وقت وصایت کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہ بتلاتا ہے تو یہ گواہی قبول ہوگی بلکہ یہ کہ دونوں جگہ گمرو۔

آیا شلایع اور شرع اور اجارہ اور کفالتہ اور حوالہ اور بیہ اور بین اور دین اور قرض اور قرض پر کرنا اور وصیت قولی میں کیونکہ قول جا بجا مکرر ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۴۱) رنگ یا سبز اور مادہ میں اختلاف ہو تو گواہی قبول نہ ہوگی یعنی ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کی گائی تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے تو ایک گواہ کہتا ہے کہ سیل تھا، دوسرا کہتا ہے کہ کافی تھی تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۵۵) جب قیمت میں اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مان لکھا تھا دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ کو بکانتا تھا تو گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل ششم گواہوں کے ترکہ کا بیان

۱۔ یہ دریافت کرنا کہ گواہ شفعہ اور متفقے میں یا فاسق و فاحشہ ہیں (مادہ ۱۶۵) جب گواہ گواہی دیکھیں تو حاکم معاً علیہ کو نیبہ اس گواہی کے بابت کیا کہتا ہے یہ دونوں میں یا نہیں اگر اس نے کہا کہ یہ سچ ہے اور عادلین میں گویا اور اگر لیا

اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جائیگا اور اراوس نے کہا کہ مجھے جو پین یا عادل بینہ مگر اپنی گواہی پر
خطا کی یا مقدمہ بھول گئے یا عادل بین مگر مدعا بہ کو نہیں لیجاتے ہیں تو حاکم فیصلہ نہ دیو گی بلکہ
گواہوں کا عادل ہونا یا نہ ہونا حقیقتہً اور علانیہ دریافت کر گیا۔

(مادہ ۱۷۱) گواہ جس کو کوٹا ہو اسی گروہ میں دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا
حال مدرسہ مدرس اور مقدمہ دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی تو فوج میں اوسکا حال پوچھا
اور اگر منشی ہو تو اہل دفتر دریافت ہووے اور سوداگر کا حال سوداگروں کے اور ہر شخص کا حال
اوسکے خاندان کے اور عوام کا حال محلہ اور گاؤں والوں سے پوچھا جاوے

(مادہ ۱۷۵) تزکیہ سر اسی ہے کہ حاکم ایک در فی ہر کہ اوسکو مسطورہ کہتے ہیں مدعی
اور مدعا علیہ کا نام اور دعویٰ اور گواہوں کا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی
جای سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس کو وہ مشہور تھے سب
لکھے اور اوپر اپنی مھر لگاواور بند کر کے اونکے پاس کہ مفر ہو کہ میں یہ سچہ اور وہ اوسکو
کہول کر پڑھیں گے اور ہر گواہ کے نام نیچے عدول و مقبول الشہادۃ میں تو عدول نہ غیر عدول
لکھ دیں اور کسی کو بلکہ لائیو اے کو اوپر اطلاع نہ دیوین اور بند لافافہ پر اپنی مھر لگا کر حاکم پاس دیا
(مادہ ۱۷۹) اگر اوس مسطورہ میں عدول و مقبول الشہادۃ ہونا گواہوں کا نہیں لکھا گیا

بلکہ ایسا کلام لکھا ہو جو صراحتہً یا دلالتہً جرح، مثلاً یہ لوگ عادل نہیں ہیں یا ہم اونکا حال نہیں
جانتے ہیں یا مجھ کو احوال نہیں یا اللہ اعلم یا کچھ بھی نہ لکھا گیا تو اونکی گواہی مقبول نہیں اور
یہ لکھا گیا ہو کہ یہ گواہ عادل و مقبول الشہادۃ میں تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت

(ما ۲۰۵۵) ۱۷۔ علانیہ تزکیہ میں کونکر کے حالات میں بلا جائیں اور اہل مقدمہ کے رویہ

اونکی گواہوں کا تزکیہ کیا جائے یا نایب کو مع اہل مقدمہ اور گواہوں کے مکر کے پاس مسجد یا جگہ کہ وہ علانیہ اونکا تزکیہ کر دیں۔

(ما ۲۱۵۵) ۱۸۔ احتیاطاً داد امر کی ہو وین ورنہ کافی تو ایک ہی ہے۔

(ما ۲۲۵۵) ۱۹۔ تزکیہ علانیہ میں لصاب اور ب شرایط شہادت کی ضرورت میں فرق اتنا ہے کہ لفظ شہادت ضرور نہیں ہے۔

(ما ۲۳۵۵) ۲۰۔ جب ایک مقدمہ میں گواہوں کا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہو گیا تو ضرور نہیں کہ ہر بار اور ہر مقدمہ میں تزکیہ کرنا رہے بلکہ چاہے چاہے تک ضرورت تزکیہ کی نہیں ہے اور چاہے کہ گواہ

(ما ۲۴۵۵) ۲۱۔ تزکیہ سے پہلے یا بعد عا علیہ یہ جرح کرے کہ ان گواہوں کو اس

گواہی میں یا تو فائدہ حاصل ہوا اور یا ان پر کچھ ضرر زایل ہوا، تو حاکم اس سے ثبوت طلب کرے گا اگر ثابت کرے گا تو گواہی قبول نہ ہوگی اور اگر نہ کرے گا اور تزکیہ کیا ہوا، تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ کر کے فیصلہ کرے گا۔

(ما ۲۵۵۵) ۲۲۔ اگر کسی مکر کے گواہوں کا تزکیہ کیا اور کسی نے اوپر جرح کیا تو جرح پر عمل ہوگا۔ یعنی انکی گواہی پر فیصلہ نہ ہوگا۔

(ما ۲۶۵۵) ۲۳۔ گواہوں کو انکی جگہ اور یا کہیں چلے گئے تو حاکم تزکیہ کر کے مقدمہ فیصلہ کرے گا۔

تذنیب گواہوں کو حلف دینے کا بیان

(ما ۲۷۵۵) ۲۴۔ اگر عا علیہ بہ صراحت کرے کہ گواہوں کو حلف دیجو کہ وہ اپنی گواہی میں

گو اسی میں کذب نہیں پائے اور سو ونگی اسی کو تقویت ہوتی ہو تو حاکم اذکو حلف دیکھا اور
 یہ کہ ہنگامہ اگر حلف کرتے ہو تو گو اسی قبول ہوگی ورنہ نہیں (روایت شاید اسلام قبول
 کی عدالتیں جاری ہوگا ورنہ کسی سہ سلف میں مقول نہیں بلکہ فقہ کی کتابوں میں صاف
 لکھا ہے سلف الشہود ظالم یعنی گواہ کو حلف دینا ظلم ہے۔

فصل ہفتم شہادہ جو اپنی شہادت سو پر جاری
 (مادہ ۲۸۷) گواہ کو اسی دیکر فیصلہ پہلے حاکم رو برو اپنی گو اسی پر جائیں تو گواہ

گو اسی ہی نہیں گئی اور اذکو تغیر ہوگی۔
 (مادہ ۲۹۱) اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سو رجوع کی تو حاکم حاکم بدتور جاری

اور گو اسوں ضمان دیکھا لازم ہوگا دیکھو مادہ (۸۰)۔

(مادہ ۳۰۱) اگر اگر ایک گواہ پہلے اور نصاب شہادت اپنی اتی ہو تو مقدمہ میں حرج نہیں

مگر اول گواہوں تغیر ہوگی۔ اور اگر نصاب باقی نہیں ہے تو اگر ایک یہ گیا ہو تو نصف
 فیصلہ ضمان دیکھا اور اگر دیا زیادہ ہو تو نصف فیصلہ سب ملکر ادا کرینگے۔

(مادہ ۳۰۱) شرط یہ ہے کہ حاکم کے رو برو گو اسی سو رجوع کریں نہ کہ کسی

جگہ اگر رجوع کرینگے تو اعتبار نہ ہوگا اسی لہذا اگر علیہ یہ کہ یہ فلاں جگہ اپنی
 گو اسی سو رجوع کرے تو سمجھ نہ ہوگا اور اگر ایک حاکم کے رو برو گو اسی دے
 اور دوسرے حاکم کے رو برو گو اسی سے پہر گئے تو مقبر ہوگا۔

فصل ششم تو اثر کا بیان

(مادہ ۳۲۷) گو اسونکا بہت ہونا کچھ معتبر و مفید نہیں ہے یعنی اگر ایک کتاب
گواہ زیادہ ہوں تو اسکو کچھ ترجیح نہوگی جب تک کہ درجہ تواثر نہ ہو دے۔

(مادہ ۳۲۸) تواثر سے علم یقین کا اسی اثر تواثر کے خلاف گواہ نہیں ہو جائیگا۔

(مادہ ۳۲۹) جیسا تواثر میں لفظ شہادت شرط نہیں ہے ایسی ہی اسکا
عادل ہونا بھی دریافت نہیں اسی اثر مخیر بہ کچھ ترکیب نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۳۳۰) تواثر میں کچھ مقدار محسن ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا
جھوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہ ہو دے۔

باب دوم تحت تحریری یعنی دستاویز وغیرہ در قریب
قطع کا بیان آئیں و فصل میں
فصل اول تحت تحریر کا بیان

(مادہ ۳۳۱) کسیکے خطا و زہر عمل نہیں ہو سکتا کسی مگر جب تحریر میں
جمل کا شبہ نہ ہو تو اسی پر فیصلہ ہو سکتا ہے کچھ حاد و سر شونکی نہیں ہے۔
(مادہ ۳۳۲) برادرت اور احکام فتر شاہی جلساں تیسے محفوظ ہوتے
ہیں اس لئے اون پر عمل ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۳۳۸) فرمان بادشاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہیں
اون پر عمل ہوتا ہے اور انکا بیان کتاب قضا میں آویگا۔

(مادہ ۳۳۹) حاکم صرف اپنی اقصیت سے کسی تحریر پر عمل نہ کر سکیگا

مگر جب کسی محکمہ کے دفتر میں محفوظ ہو کر (ڈاؤنٹیل) ہو سیکے گا۔

فصل دوم قریبہ قاطعہ کا بیان

(مادہ ۲۴۰) حکم کا ایک سبب قریبہ قاطعہ ہی ہے۔

(مادہ ۲۴۱) جو علامت کہ اس سے یقین حاصل ہو کہ وہ قریبہ

قاطعہ ہے مثلاً اگر شخص گہرے پھوٹی لہو کی بہری ہوئی نیکر جو آگ
کے قضاہ میں نہیں لگتا ہو اس شخص کے نزدیک ہو اٹھا ہے اور کوئی
کھلا اور اس گہرین سو ایاں شخص کے نزدیک ہو اٹھا ہے اور کوئی

نہیں تو یہ بھی قریبہ کہ سوا اسکے اور کوئی اس کا قاتل نہیں ہو اور اور
احتمالات کی طرف رجوع نہ کرے کہ اس نے خود ہی اپنا کلا کاٹ لیا ہو

دیکھو مادہ (۲۴۵) اور ۲۴۷

باب سویم حلف دہی کا بیان

(مادہ ۲۴۲) حکم کا ایک سبب حلف کرنا ہی ہے اور اس سے

مکمل کرنا ہی ہے یعنی جب دعویٰ اپنا دعویٰ ثابت کرنے سے عاجز ہو

اور مدعا علیہ سے قسم طلب ہو تو مدعا علیہ سے قسم لی جائیگی۔ اور

اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ تو ظان کا وکیل ہو اور اس نے انکار کیا تو اس

امر پر حلف نہ لی جائیگی اور وہ شخص مدعی میں کہ شخص یہ کہتا ہے کہ میں

یہ مال ظان سے خریدتا ہوں اور مال الہمی سے کرنا ہے اور مدعا علیہ یعنی مال

ایک کے ہاتھ سے دیا گیا ہے اور دوسرے کے ہاتھ سے لیا گیا ہے اور اس سے

کے انکار کے بابت حلف اوردن ہوگی اور کرار یہ لینا اور سہ لینا یہی
ایسا ہی ہے۔

(ماوہ ۴۳۷) قسم خدائی لے کر کہ میں نے قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالیٰ
کی اور وہ بھی ایک بار۔

(ماوہ ۴۴۷) قسم اوز کول و نو حاکم کر دو جو نہو لایم سہ نہ اور جگہ یہ۔

(ماوہ ۴۵۷) حلف ہوا اوسی شخص کو کہ اوس پر حلف وارد ہوئی ہو
اور کوئی نہ کر سکیگا مثلاً او کا وکیل نہ کر سکیگا مگر وکیل حلف لیتی کا مجاز ہے۔

(ماوہ ۴۶۷) حلف بطلب عی کے نہیں لے جاسکتی ہے اور حاکم بے

طلب عی کے چار مقدمہ میں خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص
کہتہ فی کہ ترکہ کسی حق کا مدعی ہوا و سکو حاکم یہ حلف دے گا کہ تو نے یہ
حق اپنے مال میں نہیں لینا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ اور نہ اس کو معا

کیا اور نہ اسے حج حوالہ کیا اور نہ متونی کا کوئی مال اس کے بدلے تیرے پاس

گرجی یا سکو نہیں الاستطار کہتہ میں (یعنی حلف غریم المیت) دویم کہ کسی مال
کا کوئی حق دار کٹر اسوا و سکو یہ حلف دے گا کہ یہ مال تو نے بچا ہے اور نہ یہ کیا ہے

اور نہ تیری ملک سے کسی طرح یہ مال نکلا ہے۔ سوم جب تیری بخیار عیب مع

دہیں کرتا ہے تو اس کو یہ حلف دے گا تو اس سے مع نہ صراحتہ اور نہ دلالتہ رضی

اور نہ اس میں بالکائنہ تصرف کیا ہے۔ (ماوہ ۴۷۷) چہارم بے

شفعہ کا قصہ شیعہ کے خصمیں حاکم دہلی کے تہ تیغ کو یہ حلف دیا
کہ تو نے کسی طرح اپنا حق شفعہ باطل نہیں کیا۔

(مادہ ۱۷۷) اگر طلبہ علمی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روڑ
نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روڑ و حلف دے گا۔

(مادہ ۱۷۸) اپنے فعل پر قطعاً حلف کر گیا یعنی یہ کہہ گا کہ یہ شے

ایسی ہی یا یہ کام ایسا نہیں ہے اور دوسرے فعل پر قسم بعدم علم
کر گیا یعنی یہ کہہ گا کہ مجھ کو علم نہیں ہے کہ فلاں نے یہ کیا تھا۔

(مادہ ۱۷۹) حلف دوم پر ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے

کہ بیع ہوئی یا شرا ہوئی دوم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قائم
اور باقی ہے یا نہیں۔

(مادہ ۱۸۰) جب ایک شخص کے کئی دعویٰ ہوں تو سب میں ایک
ہی حلف کافی ہے۔

(مادہ ۱۸۱) جب علمی علیہ نے حلف صحیحہ اٹھا کر کیا کہ میں حلف

نہیں کرتا ہوں یا دلالتہ اٹھا کر مثلاً اذریعہ مع رہا تو حاکم حکم دے گا کہ اگر
نکول کیا۔ اور بعد کی میرا حلف کرنا چاہیگا تو قبول و مقبہ ہو گا۔

(مادہ ۱۸۲) گونگے کی قسم بشارہ ہوگی اور ایسی ہی افکا گونگے
بھی اشارہ سے ہوتا ہے۔

مادہ ۵۳۷ (۱) جب دعویٰ لے لیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہے
اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ ہیں میں حاضر کرنا ہوں یا کہا کہ فلاں فلاں
کے سوا اور کوئی گواہ نہیں ہے اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ اور
بھی ہیں تو یہ قول اس کا مقبول ہوگا۔

باب چہارم متنازع ابدیکایان (یعنی کسی آدمی جو ایک شر
یر مدعی ہوا و سمین جافضل میں

فصل اول ذوالید یعنی صاحب قبضہ مونیکیان

مادہ ۵۳۸ (۱) لازم ہے کہ زمین متنازع ہو گواہوں نے قبضہ ثابت
ہو دے نہ طرفین کی تصدیق برعکس نہیں ہو سکتا ہے کہ مدعی کے

دعویٰ پر مدعی علیہ انہ قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اس کی

ذوالید ہو گیا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین اس میں ایک دوسرے کی تصدیق

کرنا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے ہر طرح تصدیق کرے کہ میں نے قبضہ

یہ زمین خریدی تھی باتوں نے میری زمین غصب کر لی تھی تو اب طرفین

کے تصدیق ہو گئی کہ یہ حاجت گواہوں نے اثبات کی نہیں ہے۔ اور

اسی سے مشقوں پر ذوالید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہو سکتا ہے۔

مادہ ۵۵۵ (۱) دو شخص مدعی ہیں کہ ہر ایک انہ قبضہ کا دعویٰ کرتا ہے۔

دونوں اپنے گواہ لائے تو دونوں کا قبضہ تسلیم ہونا ثابت ہوگا۔

اور اگر ایک عاجز ہو اور دوسرے کو اسہو سننے ثابت کر دیا تو یہ شخص
 ذوالہید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونوں اپنا قبضہ ثابت نہ کر سکیں
 تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعویٰ پر قسم کھائیگا اگر دونوں قسم سے نکل کر رہیں
 تو دونوں کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکل کر لیا اور دوسرا
 حلف کر لیا تو حلف والا صاحب قبضہ تصور ہوگا۔ اور نکلنے والا خارج
 اور اگر دونوں قسم کھائی تو زمین پر جب تک کہ اصل حال نہ کشف ہو گا کوئی
 صاحب قبضہ تصور نہ ہوگا۔

فصل دوم کون سی گواہ معتبر ہوتے ہیں اور کونسی نامعتبر
 مادہ ۵۶ (۱) دو شخص ایک مال میں تصرف میں اور ایک مدعی ہے
 کہ میں مالک مستقل ہوں اور دوسرا مدعی ہے کہ میں اور وہ دونوں مشترک ہیں۔
 اور دونوں گواہ لای تو مدعی با استقلال کے گواہوں کا اعتبار ہوگا اور اگر دونوں
 مالک تفل ہو نیکی مدعی میں اور دونوں گواہ لائے تو دونوں مشترک مالک ہوگا
 اور اگر ایک نے ثابت کر دیا اور دوسرا عاجز ہو گیا تو وہ ہی مالک مستقل
 ہوگا نہ یہ عاجز۔

مادہ ۵۷ (۱) دعویٰ ملک مطلق میں کہ تاریخ اسکی معلوم ہو جائے
 گواہ قبول ہوتے ہیں مثلاً ایک مدعی کہ میرا بیٹا اور مدعا علیہ تاجی پور
 قاضی اور مدعا علیہ کہ میرا بیٹا کہ میرا قبضہ تو غلط ہے گواہ قبول ہوگا۔

مادہ ۵۸ (۱) جس ملک مقید میں کہ تاریخ یا دن ہوا اور سبب ملک ایسا ہو کہ
 بار بار پیدا ہو سکتا ہو مثلاً شہادہ ہمنزلہ ملک مطلق کے ہوا میں ہی خانہ
 کے گواہ معتبر ہوتے ہیں۔ ہر جب ہر ایک مدعی کہ میں نے فلان شخص
 سے یہ کہ خریدی ہو تو قبضہ والے گواہ مقبول ہوں گے مثلاً ایک شخص مدعی ہو
 کہ یہ دو کام میرے زید سے خریدی ہو اس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کر لیا۔
 اور مدعا علیہ نے والید کہتا ہو کہ میں نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہوا اس لئے
 میرے قباضہ ہوا ان اس صورت میں گواہ خارج کے مقبول ہوں گے اور اگر ذوالید
 یہ کہہ کر کہ میں نے یہ دوکان زید سے خریدی اس لئے میرا قبضہ ہوا تو اس صورت میں
 گواہ قبضہ والے کے مقبول و معتبر ہوں گے نہ خارج کے۔

مادہ ۵۹ (۱) ملک مقید میں جن ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہیں
 ہو سکتا ہو مثلاً نتاج (یعنی حیوانات کا بچہ جناب) مدعی کہتا ہو کہ یہ بچہ میرا
 میرا اور میرے گھوڑے۔ یہ پیدا ہوا اور صاحب قبضہ ہی یہی دعویٰ
 کرتا ہو تو قبضہ والی کی گواہ قبول ہوں گے۔

مادہ ۶۰ (۱) جس ملک کی تاریخ معلوم ہو وہ میں گواہ اس کے مقبول ہوں گے
 کہ جبکہ ہر قدم ہو۔ مثلاً مدعی کہتا ہو کہ یہ جو بلی ایک سال ہوا میں نے خریدی ہو
 اور ذوالید کہتا ہو کہ یہ جو بلی میرے باپ کا ہے جو بچ بس ہو کہ مرگیا
 ہو اس لئے میں اس کا وارث ہوں تو ذوالید کے مقبول میں۔

اور اگر ذوالیہ بھی کہہ کر چھوڑ دے کہ میرا باپ مر گیا اور میں اس کا وارث
ہوں اس لئے اس صورت میں گواہ خارج کے نہیں ہونگے اور جو شخص
مدعی کو کہہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے اور وہ مر گیا ہے
کہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے وہ اپنی اپنی مالک
ہو سکتے ہیں جدا جدا بیان کرتے ہیں اس کے تاریخ مقدم ہوگی
اوس کے گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۱ (۱) دعویٰ ہوتی ہے کہ تاریخ مقدم ہوئے گواہ
مقبول ہو گئے۔ اگر تاریخ ذوالیہ کا یہ ماہ لی گئے کے مواقع نہیں ہر بلکہ
خارج کی تاریخ اوس کے مطابق ہو تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر
وہ تاریخ دعویٰ کے مطابق نہیں ہے یا تاریخ معلوم ہی نہیں ہے تو ذوالیہ
کے گواہ سلفہ کے گواہ ذوالیہ سے قبضہ میں چھوڑ دیا جائیگا۔

مادہ ۱۷۲ (۱) جو شخص کہہ کہ ذوالیہ کا یہ ماہ لی گئے کے گواہ قبول ہونگے
مثلاً ابج زیادہ کہتا ہے۔ اور شتری کم۔ یا شتری بیع زیادہ کہتا
ہے اور بیع کم جس کے گواہ ذوالیہ کے گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۳ (۱) ملک کے گواہ مقدم ہیں عاریت کے گواہوں پر
ایک شخص کی یا اس ایک مال پر وہ کہتا ہے کہ فلاں نے میں سے حریہ
ہو یا اس سے نہیں کیا ہو اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو عاریت پر دیا

۳۷۴
توسیر مال واپس کر دی تو خرید آسی کے یا سبہ کر گواہ قبول ہو گیا نہ عاریت کے۔
مادہ ۱۷۶۴ (بیع کے گواہ سبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر
مقدم ہیں۔ اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہیں مثلاً ایک شخص نے مدعی کو کہہ دیا
جو یہ مال تیرے ہاتھ بیچا تھا اس کی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تو نے
مخکو سبہ کیا تھا تو گواہ بیع کے مقدم ہو گیا نہ سبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵ (عاریت میں گواہ مطلق مقبول ہو گیا نہ مقید نہ عین کہتا ہے۔
کہ میں نے چار دن کے واسطے اپنا گھوڑا تجھ کو عاریت دیا تھا تو نو روزہ پہنچ کر
واپس نہ دیا اور پانچویں دن تیری سوار سیسے مر گیا۔ اور سبہ کر گواہ گزار کے
مدعا علیہ کہتا کہ تو نے مطلق دیا تھا چار دن ہی نید نہ کافی تھے اور اگر
گواہ گزار کے تو سبہ کر گواہ قبول ہو گئے۔

مادہ ۱۷۶۶ (ایک وارث مدعی کو کہہ ورث نے اپنی صحت میں سبہ
مال مخکو سبہ کیا تھا۔ اور وارث کہتی ہیں کہ مرض موت میں سبہ کیا تو
اوس وارث کر گواہ قبول ہو گیا نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷ (عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہیں جنون اور مغلوب الحواجز
ہونے کے گواہوں پر۔

مادہ ۱۷۶۸ (ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہو چکے ہیں اور
دوسرے کر گواہ اوس امر کے قذیح ہے۔ یکے میں تو نو حادث ہو چکے

گواہ مقدم ہو نہ مگر مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ سبب بدر و جویری ملکیت
ہو قدیم ہے اور جب کے گہرین سے ہو کر ہستی ہو وہ مدعی ہے کہ جدید
اور نو حادث ہو اور دونو گواہ لاسے تو اسکو گواہ قبول ہونگے جو
جدید ہو نہ مگر مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۹ (جو طرف راجح ہو اس کے پاس ثبوت نہیں ہے
تو طرف مرجوح سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بھی نہ ہوگا تو اس
سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۰ (جب مرجوح گواہ قائم کر چکا تو راجح گواہ حاضر لایا
قابل التفات نہ ہونگے۔

فصل سوم کا قول مقبول ہو اور ظاہر حال کسکو لڑو حکم کرنا ہو
مادہ ۱۷۱ (زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گہرین رشتہ میں ایک سبب
کے مدعی ہو زوج کہتا ہے کہ میرا ہی اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔
اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب
ایسا ہے کہ خالص زوج کے لائق ہے مثلاً تلوار و بنڈوق وغیرہ یا دلو
کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت میں زوجہ
کے گواہ مقبول ہونگے اور اگر دونو کے پاس گواہ نہیں ہیں تو زوج ہی
قسم لی جائیگی اور اسکی قسم مقبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے

کہ صرف زوجہ کے لایق ہی مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہوگی اگر دونوں
 کے پاس گواہ نہیں ہیں تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی بیہ دعویٰ
 کرے کہ میں نے بنوایا یا میں نے بچا تو اسی کا قول مع قسم کے قبول
 ہوگا مثلاً زوج کہو کہ بیہ بالیاں میں نے بنوائی ہیں تو اسی کی قسم قبول کرے
 (یا زوجہ کہے کہ بیہ ڈال میں نے مول لی ہے تو اسی کا قول
 مع قسم معتبر ہوگا۔)

مادہ ۷۷۲ (۷۷۱) جب ان دونوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کا وارث
 اس کے قائم مقام ہوگا۔ ان میں سے جو کوئی زندہ ہو اور دعویٰ ایسی
 ہو جس کا ثبوت کے لئے لایق ہے اور ثبوت کیلئے پاس نہیں ہے
 تو اس میں از حد کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونوں مر گئے اور
 اسباب پیدا نہ ہو کہ دونوں کے لئے سزاوار ہے تو زوج کو وارثوں کا
 قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۷۷۳ (۷۷۲) وارث چاہتا ہے کہ بیہ ایسی ٹیلے اور یہ سب کہتا ہے
 کہ شے موصوبہ تلف ہو گئی تو اس کا قول قبول ہے جب قسم کر نہیں
 کرے (مادہ ۷۷۴) ایسی بیہ مردہ لوگ کہ شریعتاً امانت دار ہیں اور ان کو
 اپنی بیبات کے نتیجہ میں قسم کے قبول پر مثلاً دولت کا مالک ہے اس کا
 دعویٰ کرے اور روایت کہنہ والا کہہ کر اس پر بیجا چکا ہے تو قسم قبول

اور اگر قسم کر بچنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔
 مادہ ۱۷۷ (۱) ایک بیون نے اپنی دین کو کچھ دیا تو پھر اس کا یہ کہنا کہ
 میں نے تشریف میں خوب کیا ہے قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷ (۲) ایک شخص نے چکی کراہی لی اور مدت کو اندر پانی بند
 ہو گیا اور بابت ہی گذر گئے اور ستاجر چاہتا ہے کہ کراہی اتنی دنوں کا
 کہ پانی بند ہو گیا تھا وضع کر لے۔ اور دونوں میں خلاف پڑا اور کسی کے پاس
 گواہ ہی نہیں ہیں۔ تو دیکھنا چاہئے کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً اگر
 دین والا یا بیخ دن کہتا ہے اور ستاجر دس دن بتلاتا ہے تو ستاجر کا
 قول مع قسم قبول ہوگا اور اگر پانی کی بابت اختلاف ہے کہ مالک
 انقطاع الی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعویٰ کے پانی بند ہے
 تو قول ستاجر مع قسم قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول
 موجبات قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷ (۳) پانی کی مالی میں اختلاف ہو کہ پانی والا مالی کا قیدیم ٹوٹا
 بیان کرتا ہے اور جبکہ گھر میں سے مالی بہتی ہو وہ کہتا ہے کہ حادث
 ہے اور دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں اب وقت دعویٰ کو دیکھا جائے کہ
 پانی بہتا ہے یا معلوم ہے کہ پانی پہلے بہتا تھا تو پانی والے قسم لے لے کہ
 میل حد نہیں ہے اور اگر مالی میں ستاجر کا خیال ہے

معلوم نہیں ہے تو گہروالی قسم لینگے کہ سبیل قدیم نہیں ہے۔
فصل چہارم مخالف کر بیا نہیں یعنی وہ مقدمات کہ حسین
طرفین پر حلف ادا ہوتی ہے

مادہ ۱۷۷۸ (۱) بائع اور مشتری میں شیئ اور مبیع اور ان کے وصعہ
اور جس کو اختلاف ہوا تو شخص گواہوں سے اپنا دعویٰ ثابت کریگا
اور سکو فیصلہ ملے گا۔ اور اگر دونوں کے پاس وجہ ثبوت نہیں ہے تو دونوں
کو یہ کہیں گے کہ ایک دوسرے کے قول پر راضی ہو جائیں یا بیع نسخ کریں
اور اگر ایک دوسرے کے قول پر راضی نہ ہوں تو دونوں کو حلف دینگے مگر
مشتری پہلو قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم نہ کرے گا یا باضرر دوسرے
دعویٰ ثابت ہوگا اور جو دونوں قسم کہا گئے تو حاکم بیع نسخ کریگا۔

مادہ ۱۷۷۹ (۱) مستاجر اور موجرین بابت اجرت کو اختلاف ہو جائے
وہ روپیہ کہتا ہے اور موجر بندہ روپیہ تو جو گواہوں سے ثابت کرے گا
اور سب حتمی فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونوں گواہ لائے تو موجر کے گواہ قبول
ہونگے اور دونوں اگر عاجز ہوئے تو دونوں قسم کہا گئے مگر پہلے مستاجر کو
قسم دیجائیگی۔ اور جو بکاول کریگا اس پر حکم نکول دیا رہوگا۔ اور اگر
دونوں قسم کہا گئے تو حاکم اجارہ نسخ کر دیگا۔ اور اگر مدت ابھار دین
یا مسافت میں اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جائیگا کہ جیسے دونوں گواہ لائی

ترہ ستاجر کے گواہ قبول ہو گیا اور اگر دونوں پر حلف آئی گی تو سوچ پر حلف
دار رہو گی۔

مادہ ۱۷۸۰ (۱) جب مع جبر اور ستاجر میں بعد انقضائے مدت اختلاف ہو
جیسا ابھی مذکور ہوا تو ستاجر کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور اس
صورت میں تحالف نہیں ہے۔

مادہ ۱۷۸۱ (۱) اگر اثنا مدت اجارہ میں بابت اجرت کو اختلاف
ہو تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا
اور بابت اجرت ماضیہ کے ستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲ (۱) اگر بیع مشترک کے پاس تلف ہو گئی یا وہ میں ایسا
عیب پیدا ہو کہ واپس نہیں ہو سکتی ہو اور اب اختلاف ہوا تو تحالف
نہوگا صرف مشتری حلف کرے گا۔

مادہ ۱۷۸۳ (۱) بابت ادارت کے موجد ہو یا معجل اور بابت
شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے بالخصوص کے
تحالف نہیں ہے بلکہ ان سب صورتوں میں منکر قسم

کہا گیا۔

کتاب شانزدہم۔ قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی
کرنے کا بیان

اس میں ایک مقدمہ اور چار باب ہیں۔

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہ جو قضا سے متعلق ہیں۔

مادہ ۱۷۸۴ قضا حکم کرنے کو اور حاکم مونیکو کہتے ہیں

مادہ ۱۷۸۵ حاکم وہ ہے کہ جس کو سلطان اسلئے مقرر کرے۔
لوگوں کو دعویٰ و خصوصتوں کا موافق شریعت کو فیصلہ کیا کرے۔

مادہ ۱۷۸۶ مقدمہ میں جو قطعی فیصلہ حاکم کر دیوے وہ حکم ہے اور

اوسکی دو قسم ہیں۔ ایک یہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم یہ

محکوم علیہ پر لازم ہو جاوے مثلاً یہ کہے میں نے حکم کیا ہے جزیہ کا

تجہیر دعویٰ ہوا ہے وہ تو ہونچا دے۔ اسکو قضاء الالزام اور

قضاء الاستحقاق کہتے ہیں دویم یہ ہے کہ حاکم مدعی کو ہٹانے

سے منع کر دے مثلاً یہ کہدے کہ تیرا کچھ حق نہیں ہے یا تجکو لازم

کی مخالفت ہے اسکو قضاء التبرک کہتے ہیں۔

مادہ ۱۷۸۷ محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہو دے اور وہ قضاء الالزام

میں تو حق ہے کہ اوسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا اور قضاء التبرک میں

نہیں سے باز رہے گا۔

مادہ ۱۷۸ (۱) - حکم عدالت سے چل کر کیا گیا۔

مادہ ۱۷۹ (۱) - محکوم اسے جس کے لئے حکم دیا گیا۔

مادہ ۱۸۰ (۱) - مدعی اور مدعى (۲) مایہ ذیل کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کریں اور اس کو حکیم کہتے ہیں اور شخص کو حکم کہتے ہیں اور اس کا رد و نوبت وہ ہیں اور حکم ہی کہتے ہیں بضم سیم اور فتح حا و فتح کا ف شد و -
مادہ ۱۸۱ (۱) - جو مدعی علیہ کہ عدالت میں نہ آ سکے اور اس کے لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کر دے اور اس کو وکیل مسخر کہتے ہیں۔

باب اول حاکموں کا بیان آئین چار فصل میں۔
فصل اول - حاکم کے اوصاف یعنی حاکم کیسیا ہونا چاہئے۔

مادہ ۱۸۲ (۱) - لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجھدار و تقسیم امانت دار خوشنیت و ارماتن والا ہو۔

مادہ ۱۸۳ (۱) - لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعویٰ کے فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شرعیہ کی قضا کی جائے۔

مادہ ۱۸۴ (۱) - حاکم کو مردم شناسی ہی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تیز لڑکا اور مغلوب الخواس اور اندھا اور بہیرا کہ چار سے بھی نہ سن سکے حاکم نہیں ہو سکتا ہے۔

فصل دوم - حاکم کو آداب کا بیان (یعنی حاکم پر کیا کیا لازم ہے)

مادہ ۱۷۹۵) حاکم کو لازم ہے کہ عدالت میں ایسی کام نہ کر جس سے ہیبت اور رعب اٹل ہو ورنے مثلاً عدالت میں لوگوں سے بچ و شرا اور ان کے ساتھ نرم کلامی نہ کرے۔

مادہ ۱۷۹۶) اہل مقدمات سے سوغات اور بدینہ نہ لیا کرے۔

مادہ ۱۷۹۷) کسی مقدمہ کے لیے بیان ضیافت کو نہ جائے۔

مادہ ۱۷۹۸) ایسی کوئی حرکت نہ کرے جس سے ہمت اور ہنگامہ

پیدا ہو ورنے یعنی کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے (دعا از عدالت)

میں کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتھ سے اور نہ سر اور نہ

آنکھ سے کسی کو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (بانہرم) کرے

یا ایسی زبانیں کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجھو۔

مادہ ۱۷۹۹) حاکم کو لازم ہے کہ دونوں مقدمہ والوں میں بدل

کرے یعنی دونوں کو برابر بیٹھائے اور دونوں کی طرف برابر دیکھو اور دونوں

سے برابر گفتگو کرے یعنی یہ نہ ہو کہ ایک سادہ و بزرگوار سے کلام کرے

اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بوسہ لے اگرچہ ایک تہرا

ہو اور دوسرا کمینہ ہو۔

فصل سوم حاکم کی کارگزاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰) حاکم عدالت اور حکم جاری کرنے کے لئے بادشاہ کا

وکیں اور باب ہے۔

مادہ ۱۸۰ (حاکم اربعین قبض اور مخصوص ہر مثل ایک شخص کو ایک سال کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد ازاں اور پہلے اوس سے اوچیں قبض کا کام مقرر ہوا اسی ضلع میں حکم ان ریگانہ اسکے سوا اور طرف کے ہی مقدمہ کرتے لگیں اور دس جگہ میں اوسکی کچھری مقرر دی گئی ہے وہیں اجلاس کریگا اور جگہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلاں قسم کے مقدمات سماعت نہ کرنا کہ مصلحت عامہ کے لئے مانع کی گئی تو حاکم اوس قسم کے مقدمات سماعت نہ کرے لگیگا۔ یا حکم دیا کہ فلاں قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہ ہی مقدمات سماعت کرے گا اور اوس قسم کے مقدمات سماعت نہ کرے گا۔ اور جب یہ حکم دیا گیا کہ فلاں مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوس ہی مذہب پر کریگا نہ دوسرے مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکا فیصلہ جاری نہ ہوگا۔

مادہ ۱۸۰۲ جب کئی حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے لئے مقرر ہوئے تو یہ جائز نہیں ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کر دے

دیکھو مادہ (۱۴۶۵)

مادہ ۱۸۰۳) اگر بلبدہ میں کئی حاکمین مدعی چاہتا ہو تو اسے پاس نالاش کرے اور مدعی عایدہ سے ایکے پاس نالاش کرے تو مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع کرے وہیں مقدمہ چلا دیا جائے گا۔
 مادہ ۱۸۰۴) حاکم جب مغرول ہو گیا اور جب تک کہ اس کو خیر از ہوئی جو فیصلہ کر لیا صحیح ہو سکے اور اطلاع کے بعد فیصلہ کر لیا جائے گا تو صحیح نہ ہو گا۔

مادہ ۱۸۰۵) اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو مقرر کیسیکے گا ورنہ نہیں اور اس حاکم کے مرنے سے اس وقت ہونے سے نائب موقوف ہو گا دیکھو مادہ ۱۸۰۶) اسی نے اگر حاکم مر جائے تو جب تک کہ دوسرا حاکم آئے یہ نائب مقدمات فیصلہ کرتا رہے گا۔

مادہ ۱۸۰۶) حاکم نے جو کسی مقدمہ میں گواہ سننے اور اپنے نائب کو اطلاع کر دے تو نائب اوپر حاکم کر سکتا ہے کچھ حاجت دوبارہ گواہوں کی اظہار کی نہیں ہے۔ مگر شرطیکہ نائب ہی فیصلہ کرے گا مجاز ہو۔ اور اگر نائب نے گواہ سننے اور حاکم سے بیان کر دیا تو حاکم فیصلہ کر سکتا ہے کچھ ضرورت دوبارہ اس کے اظہار کی نہیں ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہیں ہے تو وہ امر کر کے حاکم نے

اوس سے دریافت کرو یا وہ اوس کی کیفیت دوسکیگا اور حاکم کے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نہ کرے گا بلکہ گواہوں کے اظہار خود لے گا۔

مادہ ۱۸۰۷) ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ موافق اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے میں بیان ہوا سن سکتا ہے (اسکی وجہ بیان نہیں کی گئی ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ پر اگر کوئی حاکم ہو تو یہ حاکم سن سکیگا والد تعالیٰ اعلم)

مادہ ۱۸۰۸) حاکم نہ اپنی اصول یعنی باپ دادا کا دعویٰ اور نہ از فروع یعنی اولاد کا دعویٰ اور نہ اپنی زوجہ کا دعویٰ اور نہ اپنی شریک کا دعویٰ اور نہ اپنا جہ خاص کا دعویٰ اور نہ اس شخص کا دعویٰ کہ اسکا بیان تفقیہاً تائید ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سماعت کر سکتا ہے اور نہ او کو حق میں فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۰۹) اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوس کے کسی علاقہ دار پر کہ جگہ اور ذکر ہوا دعویٰ کرے اور وہاں اسکو سوا اور یہی کوئی حاکم ہے تو وہاں رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہو کر سکیو اپنا حکم کریں یا اوس حاکم کے نائب کے پاس ناش کرے اگر نائب مقرر ہو۔ یا دوسری جگہ کے حاکم کے پاس راضی ہو کر مقدمہ دائر کریں اگر اسپر ہی راضی نہوں تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائیں۔

ماوہ ۱۸۱۰) باعتبار دوران مقدمہ کرا الفصل کیا جاوے جو پہلے دائرہ

وہ پہلے جو بعد دائرہ ہو وہ بند۔ مگر حسب ضرورت کسی موخر مقدمہ ہوگا
یا اتفاقاً اگر موخر جلد مرتب ہو چکا ہے تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوے۔

ماوہ ۱۸۱۱) بروقت حاجت حاکم مفتی سے فتویٰ لے لیا گیا۔

ماوہ ۱۸۱۲) جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو
مثلاً اوپر غم یا غصہ یا ہوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نہ کرے۔

ماوہ ۱۸۱۳) لازم ہے کہ مقدمات میں حاکم خوب غور و بار کیا جینی
کرے مگر بیوجہ تاخیر نہ کرے۔

ماوہ ۱۸۱۴) حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلے ایک دفتر بناوے
کہ جس میں سب دستاویزات اور فیصلجات محفوظ رہیں۔ اور بہت کوشش
سے اسکی حفاظت کریں۔ اور جب موقوف ہو جاوے تو خود یا اپنے
نائب امین کے ذریعہ ہر ہفتہ دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اسکی
جگہ پر مقرر ہوا ہے۔

فصل چہارم۔ عدالت اور اجلاس سے جو امور متعلق ہیں
ماوہ ۱۸۱۵) حاکم علی الاعلان اجلاس اور فیصلہ سے پہلے کوئی ایسی
وجہ ظاہر نہ کرے کہ بنا فیصلہ ہووے

ماوہ ۱۸۱۶) جب طرفین عدالت میں آئیں تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا

دعویٰ بیان کرے اور اگر عرضی دعویٰ تحریری ہے تو یہی مدعی سے
 تہہ منیٰ اور اسکی تصدیق کیجائے پھر مدعی علیہ سے جواب لیا جاوے
 کہ مدعی کے اس دعویٰ میں توجہ کیا کہتا ہے۔
 مادہ ۱۸۱۷ مدعی علیہ اقرار کرے تو اس پر فیصلہ کر دے ورنہ مدعی
 سے وجہ ثبوت طلب کرے۔

مادہ ۱۸۱۸ مدعی اگر ثابت کر دے تو حاکم فیصلہ کر دے گا ورنہ اسکی
 درخواست پر مدعی علیہ سے حلف لیا جائے۔

مادہ ۱۸۱۹ مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف نہ لیا تو حاکم مدعی کو منع
 کر دے گا کہ مدعی علیہ سے متعرض نہ ہو۔

مادہ ۱۸۲۰ مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کو موافق فیصلہ کر دے گا اور
 نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو سموع ہوگا۔

مادہ ۱۸۲۱ حاکم اگر حکم اور فیصلہ دیا اور موافق عمل ہوگا کی ضرورت
 نہیں ہے کہ اس پر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ جو غلطان حاکم فرمایا تھا۔ بشرطیکہ
 شبہ جعل وغیرہ نہ ہو۔

مادہ ۱۸۲۲ اگر مدعی علیہ خاموش رہی اور باوجود استفسار کے چہ نہ بولی
 وہ بیان کہو نہ نہیں تو یہ انکار تصور ہوگا۔ اور یہاں کہیں اقرار کرنا ہوں اور نہ
 انکار تو یہ یہی انکار۔ مدعی سے بہر حال ثبوت طلب کر نیلے۔

۳۸۸
مادہ ۱۰۲۳ (۱) مدعی علیہ اگر دفع دعویٰ کرے تو جیسا کہ کتاب دعویٰ اور

کتاب بینات میں بیان ہوا اس کے موافق عمل ہوگا۔

مادہ ۱۰۲۴ (۱) چاہئے کہ ایک کی تقریر کے بعد دوسرا تقریر کرے۔

ایک کا کلام تمام نہ ہوا کہ دوسرا کلام کرے۔ اگر اس صورت میں حاکم منع کرے گا۔

مادہ ۱۰۲۵ (۱) اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم سمجھ نہ لے تو ایک مترجم مقرر کیا جائے۔

مادہ ۱۰۲۶ (۱) حاکم ہر طرف سے کو صلح پر متوجہ کرے اگر کسی بہتر و زبرد فیصلہ کرے۔

مادہ ۱۰۲۷ (۱) حاکم جب مقدمہ تب کرے گا تو ایک فیصلہ کہ جس میں حاکم اخیر اور

او کو جوہ درج ہوئی تب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے۔

مادہ ۱۰۲۸ (۱) جب مقدمہ اسی طرح مرتب ہو چکا ہے۔ فیصلہ کہ خیرین یا خیر کرے۔

اب وہ فیصلہ اور حکم کرے کیا بیان۔

فصل اول حکم کی شرطوں کا بیان

مادہ ۱۰۲۹ (۱) اگر کسی نے حکم کرے یہ دعویٰ کرے کہ اس نے یہ کیا ہوئی

جب کہ اس نے دعویٰ کرے یا بت حقیقت کرے۔

سزا یا سزا کے نزدیک۔

مادہ ۱۰۳۰ (۱) اگر کسی نے حکم کرے کہ اس نے یہ کیا ہوئی

روبر و سزا کرے یا دعویٰ کرے۔ لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرے کہ اس نے یہ کیا تو وقت

حکم مدعی علیہ کا حاضر ہو کر فیصلہ کرے۔

مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل سکر کہ گواہوں کا ترکیہ ہو گا غائب ہو گیا تہہ نام کم
ترکیہ کر کے فیصلہ دے سکتا ہے۔

ماہ ۱۸۳۱ء (۱۸۳۱ء) حاکم مدعی کی وکیل کے روبرو مدعی گواہ نہ تو خود مدعی
کر روبرو فیصلہ دی سکتا ہے اگر آجای۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنی تو اس کا
وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

ماہ ۱۸۳۲ء (۱۸۳۲ء) ایک شخص نے سب رٹوں پر دعویٰ کیا ایک رٹ پر روبرو گواہ لایا
اور پیر رٹ غائب ہو گیا تو جو شخص حاضر ہوا جائیگا اس پر فیصلہ دیا جائیگا ہر بار
گواہوں کو سنی کی کچھ حاجت نہو گی۔

فصل دوم۔ مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا بیان

ماہ ۱۸۳۳ء (۱۸۳۳ء) مدعی علیہ اگر بغیر حاضر نہو نہ وکیل نہ آئے تو حاکم سب سے اوسکو حاکم کرے گا۔

ماہ ۱۸۳۴ء (۱۸۳۴ء) جب مدعی علیہ نہ آوے اور وکیل ہی نہ آئے اور کسی سبب سے

اوسکا حاضر ہونا عدالت میں ممکن نہو تو تین یا چھ نامہ دے جاری کیا جاوے۔

اس پر ہی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمائش نامہ دیوے کہ اگر تھوڑا دیر کا تو تم تیری طرف سے وکیل

کھڑا کر نیلے اور سکر روبرو دعویٰ اور لوگ سماعت کر نیو۔ اس پر ہی نہ آوے

اور نہ وکیل نہ آوے تو اب حاکم سب سے اوسکو وکیل کرے کہ وہ اوسکی حقوق کا حفاظت

نہ آوے اور مقابلہ میں گواہ مدعی کرے جب تک کہ وہ جو جاوے کہ دعویٰ صحیح نہ آوے

گواہیت دعویٰ میں تو موافق ہوں مگر وکیل نہ آوے تاہم فیصلہ دیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۵) جو فیصلہ کہ اس صورت میں ہوا ہو وہ مدعی علیہ کے پاس بھیجا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۶) بعد اس فیصلہ کے اگر مدعی علیہ حاضر ہوا اور ایسی جواب دی

گی کہ جس سے دعویٰ دفع ہو سکتا ہے تو اس پر التفات ہوگا اور اس پر لحاظ ہوگا

فیصلہ کیا جائیگا اور اگر کوئی جواب ہی ایسی نہیں ہے کہ دفع دعویٰ ہو سکے

تو وہ ہی فیصلہ صحیح تصور ہو کر تعمیل ہوگا۔

باسمعیلم۔ حکم کے بعد پھر دعویٰ کو دیکھنا (یعنی مراجعہ)

مادہ ۱۸۳۷) جو دعویٰ کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہو اور اسکی موافق

فیصلہ صادر ہوا ہو دوبارہ اسکا سماعت کرنا جائز نہیں ہے (یعنی مراجعہ سنا جائیگا)

مادہ ۱۸۳۸) اگر مدعی علیہ دعویٰ کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے موافق

قاعدہ شرعیہ نہیں ہے تو دعویٰ اور فیصلہ دوبارہ دیکھا جاوے اگر قاعدہ

موافق ہے تو وہ ہی تعمیل ہو ورنہ دوبارہ دریافت اور فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۹) اگر مدعی علیہ کو فیصلہ پر قناعت نہ ہو تو فیصلہ پر پھر غور کیا جاوے

اگر مطابق قواعد کے ہو تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۴۰) فیصلہ کی سزا اور بعد دفع دعویٰ سنا جائے۔ سلیئم اگر محکوم

علیہ نے کوئی وجہ دفع دعویٰ کو لے کر درست بیان کی اور دوبارہ دریافت

اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کر ویر و پھر مقدمہ عدالت میں

دریافت ہوگا مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ جو بیلی جو مدعی علیہ کے قبضہ میں

میرے باپ سمیراٹ ملی اور گواہوں نے یہ ثابت ہو کر فیصلہ کیا۔ پھر مدعی علی نے کہا کہ مدعی کے باپ نے میری ماں کے ہاتھ بیچ دی تھی اور قبا حاضر کیا۔ اس کی دریافت موافق قاعدہ کی ہو گئی اگر ثابت ہو جائیگا تو فیصلہ آئے منسوخ ہوگا اور دعویٰ مدعی خارج۔

باب چہارم۔ حکیم (یعنی نچایت) کا بیان۔

مادہ ۱۸۴۱ حکیم دعویٰ مال اور دعویٰ حقوق میں جائز ہے۔
مادہ ۱۸۴۲ جن شخصوں نے جسم مقدمہ میں کسی کو بیچ کیا اس کا فیصلہ انہیں پر اور اسی مقدمہ میں جائز ہوگا نہ اس کے سوا اور نہ اور دن پر ہی (مثلاً دو وارث جو کسی کو بیچ کیا تو اس کا دعویٰ اور اس کی لٹی سماعت اور فیصلہ ہوگا۔ نہ اور وارثوں کے لئے۔)

مادہ ۱۸۴۳ بیچ دو تین اور زیادہ ہی ہو سکتی ہیں۔ اور ایک شخص مدعی کی طرف سے اور ایک مدعی علی کی طرف سے بیچ ہو سکتا ہے۔
مادہ ۱۸۴۴ سب بیچ بالاتفاق فیصلہ کریں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک فیصلہ کرے۔
مادہ ۱۸۴۵ ان بیچوں کو اگر اجازت ہے تو اور بھی بیچ کٹر کر سکتی ہیں ورنہ نہیں۔
مادہ ۱۸۴۶ جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا بیچوں کو دیا گیا ہے اسی مدت میں فیصلہ کرینگے نہ اس کے بعد اور نہ اس سے پہلے۔

مادہ ۱۸۴۷ اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنی بیچ کو موقوف کر سکتی ہیں

ایک حکم کے لیکر بیخ کیا تو وہ بیخ موقوف ہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطان
اجازت ہو کہ بیخ اور نائب بتقرر کر سکے۔

۱۸۴۸ء (ج) اہم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے لیسا ہی
ایسی جو کا فیصلہ صرف اپنی اہل مقدمہ کے لئے اور صرف اسی مقدمہ میں
بہ اثبات کی بنیاد پر ہو اور فیصلہ ہو واجب التعمیل ہو گا بشرطیکہ قواعد شریعت
کے ساتھ وافق ہو۔ کوئی مقدمہ اس سے انحراف نہ کریگا۔

۱۸۴۹ء (۱۸۴۹) بیخون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہو اور
مہ افق شریعت کے ہو دے رہا ہو اسکی تعمیل کریگا۔

۱۸۵۰ء (۱۸۵۰) اگر ایک مقدمہ ایسی بیخ کو صلح کی اجازت دی۔ مثلاً
یہ شخص نے ایسی بیخ کو صلح کر لیا تو اسکا اپنا وکیل کیا اور انہوں نے موافق
شرایت کے صلح کر دی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے نہ نہ سکیگا۔
۱۸۵۱ء (۱۸۵۱) ایک شخص نے بیخ مقرر ہوئے کوئی مقدمہ فیصلہ کر دیا۔

۱۸۵۲ء (۱۸۵۲) مقدمہ راضی ہو گیا تو واجب التعمیل ہو گا دینہ نہیں دیکھو مادہ

فہرست مطالب شریعت مجبویہ ترجمہ مجلد ۱۰

صفحہ مطلب

صفحہ مطلب

۲۹	فصل سوم مسائل کیفیت بیع متعلقہ	۲	دیباچہ
۳۲	فصل چارم جو خریدن میں بیع داخل ہوتی ہے	۶	مقدمہ
	اور جو داخل نہیں ہوتی میں	۷	مقالہ پہلا فقہ کی تعریف و تقسیم
۳۶	باب سوم مسائل خفیت کے متعلقہ	۷	انسان بذاتی الطبع و ہوا، حیوانات
	فصل اول قیمت کے اوصاف احوال	۸	مقالہ دوسرا قواعد کلیہ فقہ
۳۷	فصل دوم بیع کے مسائل باعتبار فرض و غیر	۲۰	کتاب پہلی بیع
۳۸	باجیارم عقد کے بعد قیمت اور بیع میں تھک گیا		مقدمہ اصطلاحات فقہیہ
	فصل اول عقد کے بعد و قیمت کے بدلے	۲۸	پہلا باب عقد بیع
	کافیت میں اور شریعہ میں بیع میں تھک گیا		فصل اول رکن بیع
۳۹	فصل دوم عقد کے بعد قیمت اور بیع میں تھک گیا	۲۹	بیع بالتعاطی
۴۱	باجیم تسلیم اور تسلیم کا بیان	۳۰	فصل دوم موافقت ايجاب قبول
	فصل اول تسلیم اور تسلیم کی حقیقت اور قیمت	۳۲	صفقہ کا بیان
۴۲	فصل ثانی بیع کے روکنے کا بیان		فصل سوم مجلس بیع
۴۵	فصل سوم تسلیم کی جگہ کا بیان	۳۳	فصل چارم شرط بیع
	فصل چارم بیع کے ہونے کا بیان	۳۵	فصل پنجم اقالہ
۴۶	فصل چھ بیع کا ناکار اور ناکار ہونا	۳۶	قیمت متعین نہیں ہوتی ہے
۴۷	فصل ششم بیع کا ناکار اور ناکار ہونا		باب دوم مسائل متعلقہ بیع
۴۸	باب ششم خیارات کے بیان		پہلی فصل بیع کے شرائط و اوصاف
	فصل اول خیاری شرط	۳۷	فصل دوم حسن خبر کی بیع جائزہ اور حسن
۴۰	فصل دوم خیاری وصف		چنبر کی بیع جائزہ نہیں ہے
۶۱	فصل سوم خیاری لفظ		بیع باطل و بیع فاسد

۲۱۲	فصل چہارم شفعہ کا حکم	۱۷۷	کتاب پنجم غصب و تلف کا بیان
۲۱۴	کتاب ششم شہ گنو کا بیان	۱۷۸	مقدمہ اصطلاحات
۲۱۵	مقدمہ اصطلاحات	۱۸۱	باب اول غصب
۲۱۶	باب اول شرکت ملک	۱۸۲	فصل اول غصب کے احکام
۲۱۷	فصل اول شرکت ملک کے تفریق و تقسیم	۱۸۳	فصل دوم امین کے غصب کا بیان
۲۱۸	فصل دوم اعلان مشترکہ	۱۸۴	فصل سوم غاصب کے غصب کا حکم
۲۱۹	فصل سوم دیون مشترکہ	۱۸۵	باب دوم اتلاف
۲۲۰	باب دوم تقسیم کا بیان	۱۸۶	فصل مباشرہ اتلاف
۲۲۱	فصل اول تقسیم کی تفریق و تقسیم	۱۸۷	فصل دوم اتلاف شائبہ
۲۲۲	فصل ثانی تقسیم کی شرطوں کا بیان	۱۸۸	فصل سوم جو چیزیں اہ عام میں پیدا ہوں
۲۲۳	فصل سوم قسمت اطیع کا بیان	۱۸۹	فصل چہارم جنایت حیوان
۲۲۴	فصل چہارم قسمت تفریق	۱۹۰	کتاب ششم محجور و اکراہ و شفعہ
۲۲۵	فصل پنجم تقسیم کی کیفیت	۱۹۱	مقدمہ اصطلاحات
۲۲۶	فصل ششم خیار رات کا بیان	۱۹۲	باب اول محجور
۲۲۷	فصل ہفتم تقسیم کا فتح و اقالہ	۱۹۳	فصل اول محجورین کے اقسام احکام
۲۲۸	فصل ثامن تقسیم کے احکام	۱۹۴	فصل ثانی صغیر و مجنون و مسرور
۲۲۹	فصل نهم مہارہ کا بیان	۱۹۵	فصل سوم سفیہ محجور
۲۳۰	باب ششم دیوانہ اور مسایون کا بیان	۲۰۰	مدیون محجور
۲۳۱	فصل اول املاک کے احکام	۲۰۱	باب دوم اکراہ
۲۳۲	فصل دوم مہارہ کا بیان	۲۰۲	باب سوم شفعہ کا بیان
۲۳۳	فصل سوم مہارہ کا بیان	۲۰۳	فصل اول مرأت شفعہ
۲۳۴	فصل چہارم حق مرد و حق سبیل	۲۰۴	فصل ثانی حق شفعہ کی شرطوں کا بیان
۲۳۵	باب چہارم شرکت باضہ کا بیان	۲۰۵	فصل ثالث طیب کا بیان

۲۵۳ فصل اول کوئی چیز بیع اور کسی چیز میں
 ۲۵۵ فصل ثانی اشیا و شریک کی شریکیت میں
 ۲۵۷ فصل سوم عام بیع کے احکام
 ۱۵۸ فصل چارم حق الشرب کا بیان
 ۲۶۰ فصل پنجم احیاء و موت
 ۲۶۱ فصل ششم موت کا حق حرم
 ۲۶۳ فصل ہفتم شکار کے احکام
 ۲۶۷ باب یکم خرچ شریک کا بیان
 فصل اشیا و شریک کی شریکیت کا بیان
 ۲۷۰ فصل دوم نہر کے سود کا بیان
 ۲۷۲ اشیا و شریکیت عقد کا بیان
 فصل اول شریکیت عقد کی تعریف و قسم
 ۲۷۴ فصل ثانی شریکیت عقد کی عام شرط کا بیان
 ۲۷۵ فصل سوم شریکیت اموال کی خاص شرط
 ۲۷۶ فصل چارم شریکیت عقد کی قواعد کلیہ
 ۲۸۰ فصل پنجم شریکیت مفاد و ضمیمہ
 ۲۸۱ فصل ششم شریکیت غنا کا حق
 بحث اول شریکیت اموال
 ۲۸۸ بحث دوم شریکیت اعمال
 ۲۹۱ بحث سوم شریکیت وجوہ
 ۲۹۳ باب ہفتم مضاربت
 فصل اول مضاربت کی تعریف و قسم
 ۲۹۵ فصل ثانی مضاربت کی شرطوں کا بیان

۱۶۷ فصل ثالث مضاربت کے احکام
 ۲۹۸ باب ہفتم مضاربت کے احکامات
 ۲۹۹ فصل اول مضاربت کے احکامات
 ۳۰۰ فصل دوم مضاربت کے احکامات
 ۳۰۱ فصل سوم مضاربت کے احکامات
 ۳۰۲ فصل چارم مضاربت کے احکامات
 ۳۰۳ فصل پنجم مضاربت کے احکامات
 ۳۰۴ فصل ششم مضاربت کے احکامات
 ۳۰۵ فصل ہفتم مضاربت کے احکامات
 ۳۰۶ فصل اول مضاربت کے احکامات
 ۳۰۸ فصل دوم مضاربت کے احکامات
 ۳۱۲ فصل سوم مضاربت کے احکامات
 ۳۱۵ فصل چارم مضاربت کے احکامات
 ۳۱۷ فصل پنجم مضاربت کے احکامات
 ۳۱۸ فصل ششم مضاربت کے احکامات
 ۳۲۰ کتاب دوم صلح و ایصال
 مقدمہ اصطلاحات
 باب اول کون کون صلح و ایصال کر سکتا ہے
 ۳۲۲ فصل اول صلح و ایصال عنہ کی احوال
 ۳۲۳ باب دوم صلح و ایصال عنہ کا بیان
 فصل اول صلح و ایصال عنہ کا بیان
 ۳۲۴ فصل دوم صلح و ایصال عنہ کا بیان
 باب چارم صلح و ایصال کے احکام

۳۴۱ فصل اول مسائل کے احکام صلح و مصلحت پر ۲۴۹ فصل ہمارے شہادت کا دعویٰ سوا فقیہ ہونا

۳۴۲ کتاب تیسرے روزم اقرار کا بیان ۳۴۱ فصل تیسرے خود کو اس شخص اختلاف ہونا

باب اول اصطلاحات ۳۴۲ فصل تیسرے خود کو اس شخص کی تکیہ کا بیان

۳۴۳ باب دوم اقرار کی سختی کی شرطوں کا بیان ۳۴۳ تذکرہ بالکواۃ کو حلف دینا

۳۴۴ باب سوم اقرار کے احکام ۳۴۵ فصل تیسرے شہادت جو اپنی شہادت سے

پہرے

۳۴۲ فصل دوم ایک ستارہ اور نام مستعار کی نفی کرنا ۳۴۲ فصل تیسرے خود کو اس شخص کی تکیہ کا بیان

۳۴۳ فصل سوم مرض کا اقرار ۳۴۳ باب دوم حجت تحریری وغیرہ کا بیان

۳۴۴ باب چہارم بذریعہ خط کتابت اقرار کرنا ۳۴۴ فصل اول حجت تحریری کا بیان

۳۴۵ کتاب چہارم دعویٰ کا بیان ۳۴۵ فصل دوم قرینہ قاطعہ کا بیان

مقدمہ اصطلاحات ۳۴۵ باب اول دعویٰ کا بیان

۳۴۶ باب دوم دفع دعویٰ کا بیان ۳۴۶ فصل اول دفع دعویٰ کا بیان

۳۴۷ فصل دوم دفع دعویٰ کا بیان ۳۴۷ فصل اول دفع دعویٰ کا بیان

۳۴۸ فصل سوم کون کا علیحدہ سکنا اور کون کا نہیں ۳۴۸ فصل دوم دفع دعویٰ کا بیان

۳۴۹ فصل چہارم تناقض کا بیان ۳۴۹ فصل اول دفع دعویٰ کا بیان

کے لئے حکم کرنا ہے

۳۵۰ فصل ہمارے مخالف کا بیان ۳۵۰ کتاب تیسرے روزم اقرار کا بیان

۳۵۱ مقدمہ اصطلاحات فقہیہ ۳۵۱ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۲ باب اول دعویٰ کا بیان ۳۵۲ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۳ فصل دوم دعویٰ کا بیان ۳۵۳ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۴ فصل سوم دعویٰ کا بیان ۳۵۴ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۵ فصل چہارم دعویٰ کا بیان ۳۵۵ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۶ فصل ہمارے مخالف کا بیان ۳۵۶ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۷ فصل اول دعویٰ کا بیان ۳۵۷ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۸ فصل دوم دعویٰ کا بیان ۳۵۸ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۵۹ فصل سوم دعویٰ کا بیان ۳۵۹ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۶۰ فصل چہارم دعویٰ کا بیان ۳۶۰ فصل اول دعویٰ کا بیان

۳۸۶ فصل دوم عدالت اور اجلاس جو امور ۳۸۹ فصل دوم نما علیہ کے حاضر ہو گیا بیان
۳۹۰ باب سیم حکم کے بعد پر دعویٰ کو دیکھنا یعنی
مرافعتہ

۳۸۸ باب دوم قیصلہ اور حکم کا بیان
فصل اول حکم کی شرائط کا بیان
۳۹۱ باب چہارم حکیم یعنی نجایت کا بیان

تمام شد
غلط نامہ شریعت مجبوریہ ترجمہ مجملہ
کاتب کی خدمت میں بار بار اور بتا گیا یہ عرض کیا گیا یہ معروف (ی) اور یا مجہول
(ے) میں فرق کریں مگر انہوں نے بعد استعدا یا بغرض اس پر توجہ نہ کی اور اکثر معروف
مجہول کو ایک ہی شکل لکھا اور چونکہ یہ کلمہ کثیر الوجود اور کثیر الورد ہے اس لئے اس کی اصلاح
سے لاچار ہو گیا اور صاحبان با استعداد پر اعتماد کیا اور اس کو دیسی نامک کیا۔
صفحہ سطر غلط صحیح
صفحہ سطر غلط صحیح

۱	۸	ادی	ابتدی	۳۰	۷	پانچ	پانچ
۱۰	۵	اسانی	آسانی	۳۱	۶	نہ	نہ
	۷	ہے	ہے	=	۷	گئی	گئی
	۷			=	۱۰	آٹھ	آٹھ
۱۱	۱۶	بیج	بیج	۳۲	۵	کے جاے	کی جای
۱۳	=	آخر	آخر	۳۵	۱۰	صحیح	صحیح
	۱۷	قبض	قبضہ	۳۸	۲	جاہین کے	جائین کے
۱۸	=	دجی	دی	=	۱۶	ادما	آدما صر
۲۰	۱۲	سویب قیل کا	سویب قیل کی	=	۱۷	آپنا	اپنا
۲۱	۸	اپہمین	اپہمین	=	۱۷	توی	نوی
۲۵	=	عرض	غرض	۴۰	۱۲	نوشہ کا ہے تو مشنہ ی جاا	نوشہ کا ہے تو مشنہ ی جاا
۲۷	۶	=	ہے	۴۲	۱۲		

تقص لازم ہے تعینت لازم	۱۲	۴۴	ساتھ	ساتھ	۱۲	۴۴
گھر بٹوانے	۱۰	۶۴	دودھ	دودھ	۱۰	۶۴
جوشیدہ یکے جوشیدہ بیکہ	۱	۶۵	"	"	۱	۶۵
غیب	۶	"	بیع	بیع	۳	۴۵
آور	۹	"	صریح	ضریح	۱۲	"
آنکے	۱۲	۶۶	ہو گئی	ہو گئی	۶	۴۶
آنکھنی	۱	۶۷	جاری	جار	۱	۴۷
اگر گہوون	۸	۶۸	بعد	بعد	۱۶	۴۸
وہ واپس	۱۶	"	کرنے کا	کرنے کا	۱۷	"
چارہ	۱۱	۸۶	زمین ہو	زمین ہے	۴	۴۹
بہی بہی	۳	۸۹	قرش	قرش	۱۱	"
اور اجیرا کرتا	۶	۹۰	بیچا	بیچا	۶	۵۰
دونوں کو	۱۳	"	ہو	نہو	۱	۵۱
چیر	۵	۹۱	مشتی	مشتی	"	"
لاستعلال	۶	"	مین	لین	۱۳	"
درری	۷	۹۳	بالع	تالبع	۴	۵۳
اوٹھا کر	۱۳	"	اگر شیا ہی مر	اگر شیا ہی مر	۱۰	"
آب	۴	۹۵	ایک فقیر بیچتا ہے	ایک فقیر بیچتا ہے	"	"
لیا گیا	۵	"	اب دس کو بیہ	اب بیہ کو	۱۵	"
اجازت	۹	۹۶	دید کا	دید کا	۲	۵۵
لیا جائیگا	۱۰	۹۷	شہر امی	شہر امی	۶	"
اور نہ	۱۶	"	مر گیا	مر گیا	۱۲	۶۱
بیکا	۱۵	۱۰۰	قیمت جدا جدا	قیمت جدا	۱۴	"

۱۰۲	۳	اوسکا	ادھکا	۱۳۹	۱	مرسن	مرسور
۱۰۷	۲	جبر	جبر	"	۱۶	سے	سے
"	۴	کس	کس	۱۳۰	"	سے	سے
"	۸	جالبس	اوقیہ جالبس	"	۸	مردن	مردن
۱۱۱	۱۰	ٹھراے	ٹھراے	"	۱۱	رین	رین
۱۱۲	۱	نالیوی	نالیوی	"	۱۲	ننگے	ننگے
۱۱۳	۴	اجارہ	نہ اجارہ	"	۱۶	پدا	پدا
۱۱۵	۲	چوٹکے	چوٹے	۱۳۲	۵	جراوے	جراوے
۱۱۸	۱۱	علاقہ	علاقہ	۱۳۷	۱۵	ہو دے تھر	ہوئی تھی
۱۱۹	۱	تین فصل	دو فصل	۱۵۰	۳	بہ عیادت	بہ عیادت
۱۲۱	۱۲	ازرش	ازرش	تا	۷	کر دیان ہونا چاہی	کر دیان ہونا چاہی
۱۲۱	۶	کھا	کھا	۱۵۱	۱	معاراد	معاراد
"	۱۶	مون	مون	"	۱۱	اوشایا	اوشاے
۱۲۳	۶	کھا	کھا	۱۵۹	۹	اٹم	اٹم
"	۱۵	سہ	سہ	"	۱۰	نلاوے	نلاوے
۱۲۵	۶	پینچادے	پونچادے	۱۶۰	۱۷	دے	دے
۱۳۰	۱۱	نے	نے	۱۷۰	۶	اگرا	اگرا
۱۳۳	۹	وو	وو	۱۷۳	۱۳	اگرا	اگرا
"	۱۶	فصل ثالث	فصل ثانی	۱۷۵	۱	تارگے	تازگی
۱۳۷	۱۱	سیواے	سواے	"	۴	گہوری	گہوری
۱۳۸	۱۶	رامن	رامن	۱۷۷	"	غضب	غضب
"	"	رہن	رہن	۱۸۹	۱۰	انلاف کر نیب کے	انلاف کر نیب کے
۱۳۹	۱	کھے	کھے	۱۸۹	۴	بہل اے	بہل اے

۱۸۹	۴	بہل	بیل	۲۲۲	۱۵	مشتک	زرمشتک
۱۹۷	۶	سوا	سو	۲۲۵	۳	اورنا حصہ لکھو	اورنا حصہ لکھو
۲۰۳	۱۱	باب سوم	باب دوم	۲۲۶	۳	اورنا حصہ لکھو	اورنا حصہ لکھو
۲۰۴	۱۷	محرم	مجر کے	۲۲۷	۳	اورنا حصہ لکھو	اورنا حصہ لکھو
۲۰۵	۲	بجڈال	بجڈال	۲۲۸	۱۵	نخص سے	نخص سے
۲۰۶	۵	بجڈالا	بجڈالا	۲۲۹	۳	جنی	جنی
۲۰۷	۱۰	فی النفل المبع	فی النفل المبع	۲۳۰	۵	کرنا	کرنا
۲۰۸	۱	یہ	یہ	۲۳۱	۷	مین	مین
۲۰۹	۹	کے	کے	۲۳۲	۱۰	کر سے	کر سے
۲۱۰	۸	مین ہے	مین ہے	۲۳۳	۱۵	قیمت الجمع	قیمت الجمع
۲۱۱	۱۳	سنی	سنی	۲۳۴	۷	مین	مین
۲۱۲	۱	یا حکم	یا حکم	۲۳۵	۱۱	دبیر	دبیر
۲۱۳	۱۳	قیمت	قیمت	۲۳۶	۲	گر	گر
۲۱۴	۲	فتوات	فتوات	۲۳۷	۸	کر کر	کر کر
۲۱۵	۱	کنارن	کنارن	۲۳۸	۱۵	وصی	وصی
۲۱۶	۷	سنت	سنت	۲۳۹	۲	کریاں	کریاں
۲۱۷	۱۰	چیر	چیر	۲۴۰	۷	کنوی	کنوی
۲۱۸	۷	جب	جب	۲۴۱	۱۵	کم	کم
۲۱۹	۹	مشرک	مشرک	۲۴۲	۳	رہے	رہے
۲۲۰	۷	غائب	غائب	۲۴۳	۹	ناپنی	ناپنی
۲۲۱	۸	اگر	اگر	۲۴۴	۱۷	انک	انک

۲۳۶	۱۲	خاریع	اور خاریع	۱۳۲۵۵	یہ	رجہ
۱۵	۱۵	چوتہ	چوتہ	۲۵۴	۷	احرار
۲۳۷	۴	ادا	رد	۱۵	۱۵	گہانس
۲۳۸	۷	ہوے	ہوے	۲۶۵	۴	ہوے
۲۳۹	۸	جمع سونا	جمع حقوقا	۱۱	۱۱	سکا
۲۴۰	۶	والے راستہ	والے راستہ	۱۶	۱۶	برکو
۱۵	۱۵	کشرکی	کشرکی	۱۷	۱۷	دوارہ
۲۴۱	۱	بکال	مکان	۲۶۶	۱	کر سکتا ہو
۸	۸	نب	جانب	۴	۴	اگیا
۲۴۲	۱۷	نیام	عام	۶	۶	گہرے
۲۴۳	۸	لائے	لئے	۷	۷	گہری
۱۲	۱۲	فدا	(فدا)	۲۶۳	۱	فرس
۲۴۴	۴	جالی	جاسی	۸	۸	رنج
۲۴۵	۳	کھڑا کرے	کھڑا کرے	۱۶	۱۶	رنج
۶	۶	کونیکے	کونیکے	۲۶۷	۱۴	ہے
۲۵۱	۱	سکا	سکتا	۱۵	۱۵	ہے
۸	۸	ادسکا	اوسکو	۲۶۸	۱۱	رنج
۱۰	۱۰	محرے	محرے	۲۶۹	۲۵	رنج
۱۷	۱۷	رہین	رہین	۲۸۰	۱۰	بہی
۲۵۳	۱۰	اجاۃ	اجاۃ	۱۰	۱۰	عب
۱۲	۱۲	رگ	رگ	۲۸۱	۱	یا
۲۵۴	۴	اسی کی	اسی کی	۲۸۲	۱۳	اموال
۱۵	۱۵	دی گئی	دے	۲۸۳	۱۵	یکا

۲۸۸	۳	قرص	قرض	۳۱۳	۵	باشرا	باشرا
۲۹۰	۱۰	ادیکا	آونگا	=	۶	بایع	بایع
=	۱۳	برمیگا	برمیگا	=	۱۳	بایع	بایع
=	۱۶	اوتہار	اوتہار	=	۱۷	تقدیر	تقدیر
۲۹۱	۱۲	اوسکا	اوراسکا	۳۱۳	۱۱	بایع	بایع
۲۹۳	۸	دائی	راسے	=	۱۷	دلگا	دلگا
=	۱۳	قسم پرے	قسم پرے	۲۱۵	۱	بایع	بایع
=	۱۵	مقید	مقید	=	۹	یا	یا
۲۹۵	۸	اگر	پرے	=	۱۳	اصل	اصل
۲۹۶	۵	مجار	مجاز	۳۱۶	۸	امز	امز
=	۶	ر المال	رب المال	۱۶۸	۱	لینیکا	لینیکا
۲۹۸	۲	ے	ے	۳۲۰	۱۷	یادون	یادون
=	۲	بایع	میں سے	۳۲۲	۱۵	ورمطوم	ورمطوم
۲۹۹	۵	ہستم	ہستم	۳۲۳	۱۰	کاسے	کاسے
۲۹۹	۶	ے	ے	۳۲۷	۲	محال لہ	محال لہ
۳۰۰	۴	البس	آبیس	=	۵	مکفول لہ	مکفول لہ
=	۸	اجرات	اجرت	۳۲۸	۶	اور اور	اور اور
۳۰۱	۱۲	دی	دیا	=	۸	شخص نے	شخص نے
۳۰۲	۸	بنجیا	بنجیا	=	۱۲	ہجر	ہجر
۳۰۳	۱۳	بھ	سید	=	۱۳	جتہ	جتہ
۳۰۸	۱۷	مقصود	مقصود	۳۲۹	۱۳	خلا	خلا
۳۰۹	۴	بر	بر	۳۳۰	۱۱	افرار	افرار
۳۱۰	۱۵	تقدیر	نقد	=	۱۵	اگر ایک مکان کا	اگر ایک مکان کا

۶۰۰
 بود صیت کہ حضرت امام عظیم از حضرت ابو یوسف کو فرمایا رحمتہ اللہ علیہا
 اوسکا ترجمہ مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار لکھا
 جب حضرت امام ذہاب ابو یوسف کا رشتہ اور حسن سیرت اور توجہ خلائق معلوم کیا تو فرمایا
 اسی یعقوب بادشاہ کی توقیر کیا کرو اور اوسکو روبرو جھوٹ نہ بولنا اور بار بار بولنا اور
 پاس کی ضرورت علمینہ جانا کیونکہ بار بار جانین مرتبہ بلکا ہو گا پس اوس سے کسی طور پر
 جیسو اک سو دو سو ہی سہی ہیں اور فائدہ بھی لیتے ہیں کیونکہ بادشاہ اپنی جو غرت چاہتا ہو
 اور فکروں کو نہیں چاہتا ہو اور اوسکو روبرو بہت کلام نہ کرنا کیونکہ خواہ مخواہ وہ میرے کچھ اعتراض
 کرے گا تاکہ اپنی خوشی کو پیشہ ثابت کر دے کہ مکمل علم بہت ہو اور میری خطا ثابت کرے گا کہ اپنی خوشی
 میں تمہارا علم ہونا ثابت کرے اور جب اوسکی پاس جاؤ تو اپنی رتبہ کا اور اور فکروں کی رتبہ کا لحاظ
 نہ لیتا جب اوسکی پاس کوئی اور علم ہو کہ جسکو تم چاہتے ہو اوسوقت اوسکی پاس نہ جانا کیونکہ
 اگر تم کو رتبہ ہو کر شاید اوس پر رغبت کو طالب ہو تو وہ تمہارے حقین ضرر رسان ہو گا
 اور اگر تم کو زیادہ علم ہو اور شاید تم تواضع سے پیش آؤ تو سلطان کی آنکھوں میں شکوہ
 ہوگی اگر بادشاہ کوئی نوکری ملو دینا چاہے تو قبول نہ کرنا جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو
 کہ بادشاہ کو تمہارا مذہب پسند ہے تاکہ مقدمات کے فیصلہ کرنے میں کسی اور مذہب
 پر عمل کرنا نہ پڑے اور امرا اور خدمتگاران کو وسیلہ نہ کرنا بلکہ خوشی بادشاہ کو پاس
 جانے رہنا اور خدمتگاران سے الگ رہنا کہ تمہاری بزرگی قائم رہے گی اور
 بادشاہ سے عوام کے روبرو کلام نہ کرنا کہ جب ضرورت ہو اور عوام اور اہل تجارت
 سے عوامی شغلہ علمی کے اور کلام نہ کرنا کہ تمہاری محبت اور الفت
 ثابت نہ ہو ورنہ اور لوگ شوت لینے کا تمہارے گمان کرینگے اور عوام کے

ساتھ ہی اور مذاق نکرنا اور بہت بازار میں نہ پہننا اور مرامقین سے کلام نکرنا کہ یہ فقہ
 میں بیکر حوصلہ بچو نہ کیا کرنا اور انکو سر پر ہاتھ پہننا مضائقہ نہیں اور راستی میں
 اور عوام کے ساتھ نہ چلنا کیونکہ اگر وہ آگے نہ نکلتا تو ہمارے علم کو عیب لگے گا اور اگر وہ
 نہ نکلتا تو بڑے کو حقیر کر دیتے مگر عیب لگے گا اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 وہ جو بڑے پر رحم کرے اور بڑے کو حقیر کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور شاہراہ عام پر نہ بیٹھا کرے
 بلکہ مسجد میں بیٹھا کرے اور بازار اور مسجد میں نہ کہا با کرے اور آبدار خانہ میں اور سقوئی میں نہ بیٹھا کرے۔
 اور دوکانوں پر نہ بیٹھا کرے اور دیبا اور زیور اور قسم شیم نہ پہنا کرے کہ اس سے عورت پیدا
 پیدا ہوتی ہے اور رفت صحبت اپنی بیوی سے بہت باتیں اور بہت مسائل کہ وہ اور
 سے بچ کر خدائی تعالیٰ قریب نہ کرے اور اور فکری عورتوں کی حال اپنی بیوی کی سامنے

نہ لوندیوں کا حال بیان کرے کہ تم حجاب اور عورتوں کا ذکر کرے کہ تو تمہاری عورت اور مرد
 لڑکی اور بیوہ سے یا باپ یا مائیں والی عورت سے نکاح نہ کرے مگر بایں شرط کہ کوئی اوکو
 قارب سے آئے نہ پاوے ورنہ باپ کو سکایہ دعویٰ کریگا کہ اس عورت کو باپ سے جم مال
 ہے وہ سب میرا ہے اور اوکو باپ سے نکاح کر لیت ہے۔ اولاً علم حاصل کر وہ ہر مال
 حلال جمع کر دے نہ نکاح کرے ورنہ وقت تحصیل علم طلب مال باعث عدم تحصیل علم
 ہوتا ہے۔ کیونکہ شغل مال اور شغل آل و عیال علم سے محروم رکھتا ہے اور اولاد سے پریشانی
 خاطر ہوتی ہے۔ اور تقویٰ ضروری اور امانت اور نصیحت سب خاص عام کو
 ضروری اور لوگوں میں اپنی خفت نہ کرے اور تو قریب سے رہے اور لوگوں سے بہت
 صحبت بے ذکر مسائل علم نہ کیا کرے جو صاحب علم سے وہ علم حاصل کریگا اور شہر
 میں ہی کریگا اور عوام سے دین میں کلام دینی اور عہدہ کے سخت نکاح

قبول فرمایا اور اسی طرح منجملہ فرقہ اہل سنت جماعت کے تمام سلطنتیں مذہب نبوی پر عائد تھیں
کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی منجملہ سلاطین ہندوستان کے حضرت میر محبوب علی شاہ آباد
ترقی و ترقی دی گئی ہے کہ ہر صاحب علم و مہر اور صاحب فضل و قدر اس سلطنت میں مجتمع ہیں
اور حسب اپنی لیاقت کے منفع میں نظم

يسمى من القوم الذين تمكوا
وورثتموا من اهل فضل فظلم
ارضها بها من الرجال الكمل
اسكندرا وناصر ا و افضل

اندونین عدالت دار الاسلام السلول کی کارروائی اور فصل خصوصیات عرب اور دونوں
لنگے اور اسکا نام مجاہد مقرر ہو کر شائع کی گئے میحان بھی جب وہ نسخہ ہو چکا تو بہت شائقین
در پیوند ہو کر باقتضای تبلیغ اور اسلئے کہ فائدہ عام جاری ہو و مولوی محمد غلام حبیب
ہلوی اسکا ترجمہ زبان اردو میں بہت صاف کر دیا اللہ تعالیٰ انکو اسکی جزای خیر دیو اور

سب لوگوں کو اس سے فائدہ کامل پہنچے۔ نظم

حمایہ غیلان بطحاء بلفوٹع فواخت اراک بہماء صلوع

ستواج مصرع بصوت ترجع فلو نرمن یا سے بجاز مقطع

ترتین علما بعد عفو مراد و لم یبق منها غیر رسم سلیم

وَمِنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا بَكَاءَ عَلَيْهِ

بکوفه ید و انتہاء بڑھائی

فان تبغ ما يكفينك علما وخبارته

تعال الى تلك المجلة مينفع

فقد يستل قلب بجملة هاشم

كما يستل قلب بانار مربع

تصريح مولوی کمال احمد صاحب صدر مددگار سمت شری

آسمان پر کو اکب نہ صرف زینت کے لئے بناے گئے ہیں بلکہ مسافرانِ برد و بحر کے لئے

رہنمائی جو کوئی اور نکالنا اکرے وہ لجت البحر میں غوطہ کھاتا ریگا اور لقی و دوق

جنگل میں ہلکا پھلکا منزل مقصود کی راہ پناو لگا فظی سلطنت حیدر آباد کن میں باقبال

بادشاہ ظل اللہ حضرت محبوب علی شاہ باوشاہ خدا اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالیہ

برہ و احسانہ - علمای اعلام و مردانِ کام متبعین ان لوگوں کے حسنِ عداوت کا

انتظام بخوبی تمام ہوا شہر خصلِ نبی داد کو پہنچتا ہے اور رخصت اپنا حق پاتا اور ہر ظالم کو اس کا

ظلم کی نرا دئے جاتی ہے کوئی قصہ قایم نہ رہا تھا کہ کس نے بڑا عمر و آجوسا لہا سالی

مسموع تمام فروع ہو گیا حب و عدا شرعیہ انفصال حقوق ارا قلمتہ حدود جاری خصوصاً

حاکمانِ محاسب مرافعہ کے سہ سے حقیقت واقعی ہر نرمہ کی طاہر ہو جاتی اور حق و

باطل میں فوراً فرق ہو جاتا نظر

شاکیا بموافقتہ حضورنا بمرافعہ

لنزول ما فیہ تشکک او تدعی بخلافہ

ہر نون میں مولوی محمد ہاشم علی صاحب جو مجلہ کا ترجمہ کیا وہ حقیقت میں اسباب

ہو یا احکامِ الہی کے ترجمان ہیں ہر شخص اور ہر توجہ کرے نفقہ دل رکھتا ہے -

ہل تکفہن فی السماء سبحانہ

تو دھن لا شاق ان تمنع شیا

